یا اللہ
جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ (الآیۃ)

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

جدید نجدی ٹولہ نام نہاد مرکز "الدعوۃ والارشاد" اور ماہنامہ "الدعوۃ" کی شان رسالت سے عداوت اور کذب بیانی وبد زبانی کا انکشاف

مسمیٰ بہ

الدعوۃ کو دعوت صدق وانصاف

از قلم: پاسبان مسلک رضا
نباض قوم علامہ الحاج مولانا
ابو داؤد محمد صادق رضوی قادری صاحب
امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان سرپرست ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ

ناشر: مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دار السلام گوجرانوالہ

نجدی تحریک و وہابی مذہب کے پیشوا کا تعارف

سابق صدر و دیوبند مولوی حسین احمد "مدنی" نے لکھا ہے

کہ صاحبو محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلسنت وجماعت سے قتل وقتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ (انہیں کافر و مشرک قرار دیکر) ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔ وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و جملہ مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا۔ ان کے اموال ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔

بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

"چنانچہ نواب صدیق حسن خاں (غیر مقلد) نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔"

(کتاب شہاب ثاقب صفحات ۴۲، ۴۳ تا ۶۸)

حروف نجد

نجد کا "نون" ہے جو "نار" کی علامت ہے	نجد کی "جیم" "جہنم" سے ہی عبارت ہے
نجد کی "دال" بھی "دوزخ" پہ ہی دلالت ہے	نجد سراپائے خباثت و خجالت ہے
حروف نجد یہ کہتے ہیں نجدی طبقہ میں	ناریوں کی شقاوت ہے یا ضلالت ہے

(رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نجد کے لیے دُعا کیواسطے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا۔ (حدیث مشہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن ۔

حضور پرنور ۔ نبی غیب داں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ۔ من یعش منکم فسیریٰ اختلافاً کثیراً ۔ یعنی تم میں سے جو زندہ رہے گا ۔ وہ بکثرت اختلافات دیکھے گا ۔ الحدیث ۔

● چنانچہ دورِ حاضر میں جو لوگ زندہ ہیں ۔ وہ اپنی آنکھوں سے نبی غیب داں کی غیب دانی کا مشاہدہ کر سکتے ہیں ۔ کہ اختلاف در اختلاف ۔ فتنہ در فتنہ اور فرقہ در فرقہ کی کتنی کثرت ہے (والعیاذ باللہ تعالے)

● جن مختلف پہلے مشہور فرقوں کی علماء حق علماء اہلسنت نے نشاندہی اور ان کی تردید فرما کر بھولے بھالے سنی مسلمانوں کے ایمان و عقائد کا تحفظ اور مسلکِ اہلسنت کا دفاع فرمایا ہے ● تعجب ہے کہ اب ان باطل فرقوں کی شاخیں نمودار ہو رہی ہیں ۔ جن سے اہلِ سنت کا تحفظ و دفاع اور ضروری ہو گیا ہے ● اسلئے کہ کھلے دشمنوں کے حملہ کی بہ نسبت پر اسرار نقاب پوش بہروپیوں کا حملہ زیادہ شدید و خطرناک ہوتا ہے ۔ لہٰذا فقیر نے اللہ کے فضل ۔ رسول اللہ کی نگاہ عنایت اور احباب و بزرگوں کی دعاؤں سے بھولے بھالے سنیوں کو کھلے دشمنوں سے خبردار کرنے کے علاوہ نقاب پوش مخالفوں سے خبردار کر کے ان کے ایمان و مسلک کے تحفظ و دفاع کی کچھ خدمت سرانجام دی ہے ● جس کے نتیجہ میں کتاب تاریخی حقائق ۔ دیوبندی حقائق ۔ مودودی حقائق ۔ خطرہ کی گھنٹی ۔ خطرہ کا الارم اور سپاہ صحابہ کی نقاب کشائی وغیرہ کتب شائع ہو چکی ہیں اور بفضلہٖ تعالےٰ اہلِ خبر و اہلِ قدر فدایانِ مسلکِ اعلیٰحضرت علماء و عوام میں مقبول و مفید اور لاجواب ثابت ہو چکی ہیں ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم ۔

کچھ عرصہ سے ۔ نجدیوں وہابیوں کی ایک شاخ مرکز الدعوۃ والارشاد" بھی نمودار ہوئی ہے ۔ جس کا مرکز ربوہ و منصورہ" کی طرز پر منڈی مریدکے میں قائم کیا گیا ہے ۔ اور اس کا ترجمان ماہنامہ" الدعوۃ " لاہور "جدید افسانوی" انداز میں شانِ رسالت و ولایت اور سنی بریلوی مسلک کے خلاف نہایت اشتعال انگیزی دلآزاری ۔ دریدہ دہنی افتراپردازی بددیانتی اور گستاخانہ انداز میں ہر ماہ اہل سنت کے خلاف زہر اگلتا ہے کیچڑ اچھالتا ہے ۔ اور اپنی شقاوت ازلی و خبث باطنی کا مظاہرہ کرتا ہے ۔ بظاہر اس جدید نجدی ٹولہ نے دعوت جہاد کا نقاب اوڑھ رکھا ہے ۔ مگر درحقیقت اس کا مشن محبوبان خدا اور اہل سنت کے خلاف عداوت و فساد ہے ۔

والعیاذ باللہ تعالےٰ ۔ رسالہ مذکورہ کی دریدہ دہنی کے متعلق جب احباب اہل سنت نے مسلسل توجہ دلائی ۔ تو ماہنامہ رضائے مصطفےٰ " گوجرانوالہ میں اس کا تعاقب شروع کیا گیا جسمیں شائع شدہ مضامین کا مجموعہ اہل علم و انصاف کی توجہ کیلئے پیشِ خدمت ہے ۔ پڑھیں اور غور کریں ۔ کہ دشمنانِ ملک و ملت اتنے نازک ملکی حالات میں انتشار و فساد کا کیا کھیل کھیل رہے ہیں ۔ اور محبوبانِ خدا کی توہین و تحقیر اور سوادِ اعظم اہلسنت و جماعت کے جذبات کو کس بری طرح مجروح کر رہے ہیں ۔ بات صرف اختلافی مسائل تک محدود رہتی تو پھر بھی کچھ قابلِ برداشت ہوتی ۔ مگر "مرکز دعوت و ارشاد اور دعوت جہاد کے نام پر اسقدر فساد و ضلالت کذب و افتراء بددیانتی اور ہٹ دھرمی تو بہت ہی شرمناک اور قابلِ مذمت ہے ۔ اسی طرح ہم حکومت کی دوغلہ پالیسی کی مذمت کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ جو بظاہر فرقہ واریت کو کچلنے کے لئے تو بہت دھمکیاں دیتی رہتی ہے مگر "الدعوۃ" جیسے فساد و فرقہ واریت کے سرچشموں سے آنکھیں بند کئے بیٹھی ہے ۔ والعیاذ باللہ

(درس قرآن)

"کنز الایمان"، خزانۂ ایمان بہترین ترجمۂ قرآن

کس قدر افسوس ہے۔ ان بدعقیدہ لوگوں پر جو قرآن کے نام پر اس کی غلط ترجمانی سے صاحب قرآن (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق لوگوں کو بدظن اور گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور صاحبِ قرآن کا کلمہ پڑھنے والوں کا قرآن کے نام پر ان سے تعلق توڑنا چاہتے ہیں ● اور کتنی خوش نصیب ہے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات اور آپ کی مقدس و جامع شخصیت۔ جنہوں نے "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" (۱۳۳۰ھ) شائع کرکے اس محاذ پر بھی منکرین شان رسالت کو شکست فاش دی اور شانِ رسالت سے بدظن کرنے والے غلط تراجم کے بالمقابل مسلمانوں کو بہترین ترجمۂ قرآن کا خزانہ دیا۔ انہیں گمراہ ہونے سے بچالیا اور صاحبِ قرآن (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ان کا تعلق ٹوٹنے نہ دیا بلکہ بارگاہ رسالت سے ان کا تعلق جوڑا اور اسے مزید مضبوط کردیا۔ جزاہ اللہ تعالے خیر الجزاء

نجدیہ وہابیہ:۔ کا خصوصی ترجمان نام نہاد "الدعوۃ" لاہور (جس کا کام ہی محبوبان خدا کی کردار کشی اور شانِ رسالت سے عداوت و بغاوت کی دعوتِ عام ہے) کا ایک شمارہ اسوقت پیش نظر ہے۔ بغور دیکھیں کہ قرآن کے نام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک کے عنوان سے کتنی خوفناک سازش کی گئی ہے ● لکھتا ہے۔ "اللہ کے رسول کا مسلک تو وہ ہے جو آپ نے خود بیان کیا ہے۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (الآیہ) میرے رسول انہیں کہدو کہ میں اپنی ذات کے لئے نہ کسی نفع اور نہ ہی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں" (الدعوۃ اگست ۹۶ ص۱۶)

رسول دشمنی میں تحریف قرآن:۔ دیکھئے قرآن کے نام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک کے عنوان سے کتنا غلط تاثر اور کتنا بڑا دھوکہ دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ تو دوسروں کیلئے آپ کو کیا اختیار ہوگا، "الدعوۃ" کی نقل کردہ آیت کے الفاظ اور ترجمہ آپ کے سامنے ہے۔ جس سے نجدیہ وہابیہ کی رسول دشمنی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور وہ اسطرح کہ آیت مذکورہ میں (الاماشاءاللہ) کے جو الفاظ ہیں ان پڑھ اور بے خبر عوام کو دھوکہ دینے کے لئے "الدعوۃ" نے اس کا ترجمہ ہی نہیں کیا۔ جس سے ایسے لوگوں کی شقاوتِ ازلی و خباثتِ قلبی کی انتہا کا اندازہ لگائیں کہ شان رسالت سے عداوت کے باعث قرآن پاک کی عداوت و تحریفِ قرآن کے جرم سے بھی نہیں چوکتے۔ ورنہ اگر "الدعوۃ" اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کا ترجمہ بھی ساتھ لکھ دیتا تو مسئلہ آسان اور ساری صورتِ حال کا سمجھنا سہل ہو جاتا۔ شاید انہیں لوگوں کیلئے علامہ اقبال کو بھی کہنا پڑا کہ

> ؎ زمین کیا آسمان بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
> غضب ہے سطرِ قرآن کو چلیپا کردیا تونے

مزید فرمایا: ؎ خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم "بے توفیق"

واقعی۔ رسول پاک کی مخالفت و عداوت میں اگر نجدیوں وہابیوں کا بس چلتا تو اروافض کی طرح شان مصطفوی سے متعلقہ تمام آیات کو قرآن سے نکال کر قرآن کا کوئی نیا ایڈیشن شائع کرڈالتے جس کی صریح دلیل نام نہاد "الدعوۃ" کا مذکورہ آیت میں سے ترجمہ الاماشاءاللہ حذف کرڈالنے کی دیدہ دلیری اور چوری و سینہ زوری کا نمایاں عملی نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ والعیاذ باللہ

"کنز الایمان":- آیئے شان رسالت سے عداوت میں اندھا ہوجانے والے نجدیوں۔وہابیوں کے بالمقابل اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" اور شانِ محمدی کا نظارہ دیکھیئے۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کا اعلیٰحضرت نے ترجمہ فرمایا ہے۔ "تم فرماؤ۔ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں۔ مگر جو اللہ چاہے۔" (پ۹ رکوع ۱۳)

بغور پڑھئے:- اعلیٰحضرت کے ترجمہ میں لفظ "خود مختار" نے سارا مسئلہ سلجھا دیا۔ اور عشاقِ رسول کیلئے معاملہ آسان فرمادیا۔ اور اس ایک لفظ میں گویا کوزے میں دریا بند کردیا۔ یعنی میں اپنے بھلے برے کا "خود مختار" نہیں کہ خود بخود حقیقی و ذاتی طور پر اپنے نفع و نقصان کا مالک و مختار ہوتا۔ بلکہ میرا سب اختیار اللہ کے فضل و عطا سے ہے۔ اسی بات کی اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ میں وضاحت ہے جسے یہود بے بہبود کی پیروی میں "الدعوۃ" نے حذف کر کے تحریف و بددیانتی کا ارتکاب کیا۔ چنانچہ اس آیت کے حاشیہ پر "تفسیر نور العرفان" میں حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب علیہ الرحمۃ نے کیا خوب وضاحت فرمائی۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ "یعنی میں اللہ کے چاہنے سے نفع نقصان کا مالک ہوں نہ کہ اس کے بغیر چاہے چنانچہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام خدائی کے رب کی عطا سے مالک ہیں۔ رب فرماتا ہے اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ● نیز خود فرماتے ہیں کہ "مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں بخش دی گئیں" اور فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں" ● رب فرماتا ہے۔ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (انہیں اللہ اور رسول نے غنی کردیا اپنے فضل سے) "حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضور سے رفاقتِ جنت مانگی جو انہیں عطا ہوئی۔" (اور یہ سب کچھ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ رب کے چاہنے اور اس کی عطا سے ہوا

اور یہی سنی بریلوی مسلک ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سبحٰن اللہ:- اعلیٰحضرت نے "کنز الایمان" سے کیسی نورانی راہ دکھائی۔ اور ان کی روش پر علماءِ اہلِ سنت و حکیم الامت نے کیسی ایمان افروز نفیس و جامع تفسیر فرمائی۔ جزاہم اللہ تعالےٰ۔

ایک اور بے ایمانی:- ماہنامہ "الدعوۃ" نے مارچ ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں صفحہ ۲۱ پر اپنے "ایک مجاہد" کی زبانی لکھا ہے۔ کہ "ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا فاطمہ عمل کرتی رہنا یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ میرا باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اے فاطمہ میں تیرے کسی کام نہ آسکوں گا۔"

غور فرمائیے:- بغیر دلیل و حوالہ یکطرفہ طور پر شان رسالت کے خلاف کتنا غلط تاثر دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی صاحبزادی کو فرمادیا ہے کہ "میں تیرے کسی کام نہ آسکوں گا۔" تو پھر حضور کسی اور کے کام کیسے آسکتے ہیں اور انہیں کیا نفع پہنچا سکتے ہیں؟ یہی کچھ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے رسوائے زمانہ کتاب "تقویۃ الایمان" میں لکھا ہے۔ استغفر اللہ

نامعلوم:- ان لوگوں کے نزدیک شفاعتِ نبوی اور سیدہ فاطمہ کو زنانِ اہلِ جنت کی سردار اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو جوانانِ اہلِ جنت کا سردار فرمانے کا کیا مطلب ہے؟ اور وہ فضائل و کمالات پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کیوں کرتے ہیں۔

بہرحال:- یہاں قابلِ ذکر یہ چیز ہے کہ جس "الدعوۃ" میں یہ لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ کے کام نہ آسکیں گے۔ اسی "الدعوۃ" کے اسی صفحہ پر اسی مجاہد کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "امی جی ..... قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے ہاں (میں) سفارش کا تحفہ لئے آپ کا منتظر ہونگا۔" **شانِ رسالت:** سے عداوت و بدبختی شقاوت کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو اپنی ایک صاحبزادی کے بھی کام نہ آسکیں اور ایک "عامی مجاہد" ۷۰ افراد کو جنت میں لے کر جائے۔

الدعوۃ والارشاد، عظمتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے انکار کیوں؟

نام نہاد مرکز الدعوۃ والارشاد" نے نجدی وہابی تحریک کے فروغ کے لئے نہایت منافقانہ روش اختیار کی ہے۔ انہوں نے لیبل تو "جہاد و شہادت" کا لگا رکھا ہے۔ اور اس کے پردہ میں شان رسالت و ولایت بلکہ خود حضور پُرنور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم) کی عداوت کا درس اور محبوبان خدا کی کردار کشی کا پروگرام شروع کر رکھا ہے ● "الدعوۃ والارشاد" کا ترجمان ماہنامہ "الدعوۃ" بزعم خویش اپنے مجاہدین و شہداء کی قصیدہ خوانی میں تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ مگر محبوبان خدا کی تحقیر و تنقیص کے لئے نہایت گھٹیا ذہنیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اور مصدقہ غیر مصدقہ واقعات کو مسخ کر کے درباروں مزاروں کے خلاف بہت بڑھا چڑھا کر باتیں بناتا اور غلط تاثر دیتا ہے ● مگر اتنا نہیں سوچتا۔ کہ غیر ذمہ دارانہ انفرادی و عوامی باتوں کی بناپر محبوبان خدا کے درباروں اور مزاروں کے خلاف بدزبانی و دریدہ دہنی کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی روپڑی وہابی خاندان کی صاحبزادی "صائمہ ظالمہ" کے حوالہ سے بھی غیر مقلد وہابیوں اور ان کی صاحبزادیوں کی کردار کشی شروع کر دے۔ اور سب کو صائمہ قرار دے کر ان کی عیاشی و بیحیائی کا ڈھنڈورا پیٹنا اور ان کی کردار کشی کرنا شروع کر دے۔ مگر کوئی اہل عقل و صاحب انصاف علم وحیاء اختلاف کے وہابیوں کے ترجمان "الدعوۃ" کی طرح ایسا نہیں کر سکتا۔

ع ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

"تحریف فی الحدیث" - "الدعوۃ" نے احادیث میں تحریف و خیانت کر کے "اہلحدیثیت" کا ایک اور شرمناک نمونہ دکھایا ہے۔ کہ قبر پر بیٹھنے اور اس کی بے ادبی و اذیت پہنچانے کے متعلق ممانعت کی احادیث میں **لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ** (قبروں پر نہ بیٹھو) کا ترجمہ قبر کا مجاور بنکر نہ بیٹھے کا تاثر دیا ہے۔ حالانکہ یہ صراحۃً تحریف فی الحدیث اور "الدعوۃ" کی شدید قسم کی بددیانتی ہے۔ جس سے ان لوگوں کی ذہنیت و منافقانہ کردار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

یارسول اللہ دشمنی: - جس پیارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہر نماز و ہر تشہد میں بصیغہ حاضر وخطاب اَیُّهَا النَّبِیُّ (اے نبی) پکار کر سلام عرض کیا جاتا ہے۔ "الدعوۃ" نے اپنی شقاوت ازلی و خبث باطنی کے تحت اسی پیارے آقا کو پکارنے اور یارسول اللہ مدد کہنے کو معاذ اللہ **طاغوت** کے ساتھ جا ملایا ہے ● چنانچہ اس نے لکھا ہے۔ کہ آج کے مسلمان مشکل میں یارسول اللہ، یا علی، یا غوث جیلانی پکارتے نظر آتے ہیں۔ ... یا علی مدد یارسول اللہ مدد یا عبد القادر مدد اور ہر قسم کے طاغوت سے مدد مانگنا شرک ہے (اپریل صفحہ ۳۷)

مسلمانو - سنیو۔ خبردار۔ ہوشیار۔ یہ ہے ان نام نہاد موحدین و ملحدین کے عقائد باطلہ اندرونی شقاوت و خباثت اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قلبی عداوت کہ آپ کی ذات اقدس اور یارسول اللہ مدد کو طاغوت سے مدد مانگنا جیسا قرار دے دیا ہے۔

آہ الٰہی ع آسماں کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر

لوگو! کسی اہل علم سے پوچھ کر اور تفسیر و لغات کی کوئی کتاب نکال کر طاغوت کا معنیٰ سمجھو اور یارسول اللہ مدد کو شرک اور طاغوت سے مدد مانگنا کہنے والوں اور "الرسول۔ الکریم" اور "الطاغوت۔ الشیطان" میں فرق نہ کرنے والوں کی بے ایمانی و منافقت اور بدزبانی و شان رسالت سے عداوت کا اندازہ کرو۔ بیچ ہے۔ ؎ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً نجدیت کی اس وبا سے (آمین)

"الدعوۃ" کو دعوتِ انصاف

مرکز "الدعوۃ والارشاد" کے ترجمان ماہنامہ "الدعوۃ" لاہور نے جولائی ۹۷ء کے شمارہ میں لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے انسان پر بیشمار نعمتیں نازل کی ہیں۔ ان میں بلاشک ایک بہت بڑی نعمت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ یہ وہ نعمت ہے جو بے بدل نعمت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں پر احسان قرار دیا ہے" ● مگر یہ تسلیم کرنے کے باوجود عالم اسلام کی اکثریت وسوادِ اعظم کے عید میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) منانے کے خلاف اپنی جہالت و بے بصیرتی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "اسلام میں کسی کا یوم پیدائش یا یوم وفات منانا اصل چیز نہیں ہے۔

● ... ۶۰۰ھ تک آپ کی ولادت کا دن **خاموشی** کے ساتھ گزر جاتا تھا۔" (ملخصاً) **عید میلاد النبی** :۔ کے خلاف زورِ قلم صرف کرنے اور اس دن کو **خاموشی** کے ساتھ گزارنے کا تأثر دینے کے بعد اپنے ایک "شہید" کے مرنے پر یہی "الدعوۃ" اسی طرح دھوم مچاتا ہے کہ "المبروک المبروک یا اھل القریۃ المبروک۔ آج بہت مبارک گھڑی ہے۔ ایک شہید اسلام کی غائبانہ نماز جنازہ ہے مبارک ہو بستی والو! مبارک ہو اے شہید کے والد محترم۔ مبارک ہو اے اس شہید کی والدہ۔ تم نے ایک مجاہد جنا۔ (ملخصاً)

● (عبداللہ ظہیر شہید) "لو دوستو یہ مرکز زندہ ہو گیا۔ اس کے لہو کا ایک ایک قطرہ ہمارا انتقام بنکر ہندو درندوں پر طوفان بن کر ٹوٹے گا۔ انشاء اللہ (ص ۳۴) مشفق شہید کے والد ڈاکٹر محمد شفیع بتاتے ہیں کہ میں نماز کی تیسری رکعت پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے بیٹے کا نکاح حور سے ہو رہا ہے اور نماز کے بعد بیٹے کی شہادت کی خبر آ گئی۔ سب ساتھیوں نے مبارک باد دی۔" (ملخصاً ص ۴٦) شہید (عبدالوکیل) کے بھائی حافظ محمد سلیم صاحب مہمانوں کے لئے مٹھائی اور دودھ لے کر آ گئے۔ تمام ساتھیوں نے ملکر دودھ اور مٹھائی کھائی۔ ... (ص ۴۷) ... عبدالوکیل نے وصیت کی کہ میری شہادت کی خبر آئے۔ تو مہمانوں کو دودھ اور مٹھائی کھلائیں۔ میرے قُل وغیرہ کی رسم ادا نہ کی جائے۔ میں جنت کے دروازے پر آپ کا (اہل خانہ) انتظار کرونگا ● **مارٹر کا گولہ پھٹا۔** اس کا ٹکڑا میرے پیٹ پر لگا ... اگلے ہی لمحے میرے سامنے ایک انتہائی خوبصورت اور حسین وجمیل لڑکی کھڑی تھی۔ وہ ایسی تھی کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ اس نے میرا بازو تھام لیا اور کہنے لگی۔ میرے ساتھ چل۔ میں جنت میں جانے ہی والا تھا۔ اپنی حور سے ملاقات کرنے ہی والا تھا۔ تو آپ آڑے آ گئے۔ اور علاج کیلئے میرا گال تھپتھپایا۔ (ص ۲٦)

"**الدعوۃ**" کو بالخصوص اور عام اہل علم وانصاف کو دعوت عام ہے کہ خدارا انصاف فرمائیں کہ "الدعوۃ" کے بقول اگر اسلام میں کسی کا یوم ولادت و یوم وصال اہم اور اصل چیز نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم میلاد بھی خاموشی کا متقاضی ہے۔ تو "الدعوۃ" نے اپنے ایک مرنے والے "شہید" پر "المبروک" اور مبارکباد کا اتنا ادھم کیوں مچایا ہے۔ اگر اس کے نزدیک یوم میلاد کو بھی عام دنوں کی طرح خاموشی سے گزار دینا چاہیئے۔ تو ان کے مرنے والوں کی وفات وشہادت پر "المبروک" ومبارکباد کا شور کیوں مچایا جاتا ہے۔ اور "شہیدوں کی شہادت" پر جانے مٹھائی اور دودھ اور دعوتوں کے ساتھ خوشی کیوں منائی جاتی ہے۔ قرآن و حدیث اور خیر القرون میں اس کی اصل اور ثبوت کیا ہے۔ اور اگر "الدعوۃ" کے فرقہ جدیدہ کی "شہیدوں" کے متعلق خلاف عقل ونقل اس بدعت و جدت سے اسلام وتوحید کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ تو اگر اہل اسلام اہل سنت اپنے پیارے نبی کے پیارے یوم میلاد شریف کے موقع و مناسبت سے خوشیاں منائیں منہ میٹھا کرائیں اور یہ نعرے لگائیں۔ اور نعتیں پڑھیں۔ ؎

مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے
جنابِ رحمۃٌ للعالمین تشریف لے آئے

تو اس سے نجد و دیوبند کے ایوانوں میں زلزلہ کیوں آ جاتا ہے جیسا کہ

کسریٰ کافر کے محل میں زلزلہ آیا تھا۔ کیا پیغمبر اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یوم میلاد کی اتنی بھی اہمیت نہیں جتنی کہ تمہارے مرنے والے ایک "شہید" کی۔ کچھ سوچو۔ کچھ خوفِ خدا اور انصاف کرو۔ اور جن کا کلمہ پڑھتے ہو۔ اسطرح ان کی عداوت ومخالفت کا مظاہرہ نہ کرو کہ مرنے والے شہید کی خوشی اور زندہ نبی کے میلاد پہ خاموشی۔

ع ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

تجھ پہ سلام :۔ ماہ اگست ۱۹۹۰ء کے "الدعوۃ" میں صفحہ ۱۶ پہ بھی "الدعوۃ" نے اپنے ایک مرنے والے "شہید" پر یوں سلام بھیجا ہے۔ کہ

؎ "اے شہید اے مرد میدان وغا تجھ پہ سلام
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں لا انتہا تجھ پہ سلام"۔

اگر وہابیوں کے مرنے والوں اور قبروں میں مدفون ہونے والوں پر سلام پڑھنا اور مردوں کا سلام سننا جائز ہے۔ تو اگر سنی بریلوی اپنے حیاۃ النبی آقا ومولیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ اسی انداز اور انہی الفاظ کے ساتھ سلام پڑھیں کہ ؎ نبیوں کے سرور وامام تجھ پہ درود اور سلام
کہتے ہیں مل کے ہم تمام تجھ پہ درود اور سلام

تو منکرینِ شانِ رسالت پہ شرک وبدعت کا لرزہ خیز دورہ کیوں طاری ہوتا ہے؟ کیا "الدعوۃ" نبی پاک پہ اسطرح سلام شائع کریگا؟ اگر نہیں تو کیوں؟ دونوں میں از روئے قرآن وحدیث وجہ فرق تو بیان کرنی چاہیئے کیونکہ تم "اہلحدیث" کہلاتے ہو اور "عمل بالحدیث" کے دعویدار ہو۔

قارئین کرام :۔ صفحہ ۱۲ پہ "الدعوۃ" ماہ جولائی کے مذکورہ اقتباسات کو ایک دفعہ پھر پڑھنے کی زحمت گوارا کریں اور ملاحظ فرمائیں۔ کہ "الدعوۃ" کے بقول عبداللہ ظہیر نہ صرف مرکر زندہ ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کے لہو کا ایک ایک قطرہ ہندو درندوں سے انتقام لیگا۔ اور ان پر طوفان بنکر ٹوٹے گا۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوگیا۔ کہ وہابیوں کے نزدیک ان کے مرنے والے "شہید" زندہ ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے مردہ لہو کا ایک ایک قطرہ دشمنوں سے انتقام بھی لیتا ہے۔ اور ان پر طوفان بنکر ٹوٹ پڑتا ہے۔ خدارا۔ انصاف اگر یہ سب کچھ شرک وکفر اور خلاف اسلام وقرآن نہیں۔ تو پھر اگر یہی کچھ مسلمہ بزرگان دین محبوبان خدا حضرات انبیاء واولیاء کے متعلق بیان کیا جائے تو "الدعوۃ" اور نجدو دیوبند والے شرک وبدعت کا شور مچا کر آسمان سر پہ کیوں اٹھا لیتے ہیں۔ وہابیوں کے مردوں اور نبیوں ولیوں یعنی مسلمانوں اور نجدیوں وہابیوں کے درمیان یہ اعتقادی ومسلکی تفریق کونسی آیت وحدیث میں بیان کی گئی ہے۔ کہ جو کچھ "الدعوۃ" والوں کے لئے جائز وثابت وہ دوسروں کے لئے ممنوع و [illegible] ہے؟

ذرا اس پہ غور کریں :۔ [illegible] مشفق کے والد ڈاکٹر محمد شفیع نے دوران نماز یہ دیکھ لیا۔ کہ ان کے بیٹے کا نکاح حور سے ہو رہا ہے۔ جبکہ اس کے اگلے حوالہ میں ایک زخمی وہابی کی حسین وجمیل حور اسے اپنے ساتھ جنت میں لیجانے کیلئے اس کے سامنے آکھڑی ہوئی اور اس کا بازو تھام کر اسے جنت میں لیجانے لگی۔

خدارا :۔ انصاف کرو۔ اور وہابیو۔ جواب دو کہ ● ایک وہابی نے اپنے بیٹے کا جنت میں حور کے ساتھ نکاح ہونا یا حور کا جنت سے زمین پر آکر اس کے بیٹے سے نکاح کرنا اور دوسرے زخمی وہابی کو اس کی "حور" نے جنت سے اسے کیسے دیکھ لیا۔ اور اپنے ساتھ اسے جنت میں لے جانے کیلئے اس کے پاس کیسے پہنچ گئی ● کہاں ساتوں آسمانوں کے اوپر جنت اور کہاں مقبوضہ کشمیر کا معرکہ۔ جب وہابیوں اور ان کی "وہابن حوروں" کی نظر کا اتنی دور دراز مسافت پار کر جانا اور عالم غیب کو دیکھ لینا اور "وہابن حوروں" کا فرش زمین پر اپنے خاوندوں کو فوراً جان پہچان لینا اور ان کے پاس فی الفور حاضر وموجود ہو جانا۔ اتنا آسان اور ممکن ہے۔

● تو پھر محبوبانِ خدا بالخصوص امام الانبیاء (علیہ وعلیہم السلام) کے غیب جاننے دور دراز مسافت سے دیکھنے اور مختلف مقامات پر حاضر وناظر ہونے کا انکار کیوں کیا جاتا ہے۔ اسے شرک اور محال کیوں سمجھا جاتا ہے۔ ہے کوئی اہلحدیث الدعوۃ جو جواب دے

"الدعوة والارشاد" (اہلحدیث" رسائل کی نظر میں)

• جسطرح "سپاہ صحابہ" دیوبندی وہابی فرقہ میں اپنے جدید نظریات و معمولات کے باعث ایک فرقہ در فرقہ ہے۔ (جس کی تفصیل کے لئے کتاب "سپاہ صحابہ کی نقاب کشائی" منگوا کر مطالعہ کریں) اسی طرح غیر مقلدین وہابیہ میں "الدعوة والارشاد" بھی اپنے جدید نظریات کے باعث ایک "فرقہ در فرقہ" ہے • "الدعوة" کے جدید نظریات میں اپنے "شہداء" کی نماز جنازہ غائبانہ نماز جنازہ اور ان کی شہادت پر خوشی منانا مٹھائی کھلانا اور دعوتیں اڑانا بھی ہے۔ جس کی تفصیل مجلہ "الدعوة" کے تقریبا ہر شمارہ میں شائع ہوتی رہتی ہے۔ اور "الدعوة" (فروری) کے شمارہ میں بھی لکھا ہے۔ کہ • حارث اعجاز کی والدہ نے کہا۔ میں بیٹے کی شہادت پر خوش ہوں۔ مبارکباد کی مستحق ہوں۔ میں اس خوشی میں اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کر رہی ہوں۔ اس کے ساتھی آئے ہیں یہ دعوت کھائیں • یہ تمام ساتھیوں کو چائے اور مٹھائی پیش کی اور شرکاء جنازہ کو کھانا کھلایا۔ (رسالہ "الدعوة" فروری ۹۷ء صـ ۲۹ ملخصا)

جہاں تک شہید کی ماں ہونے اور اس پر مبارکباد کا مستحق ہونے کا تعلق ہے۔ اگر واقعی کسی شہید کی ماں ایسا کہے اور صبر کرے تو باعث تعجب نہیں۔ لیکن "شہداء" کی لاشوں پر خوشی منانا شہادت پر ولیمہ کرنا چائے مٹھائی پیش کرنا اور دعوتیں کھلانا تو سراسر بے مروتی غیر اخلاقی اور مبتدعانہ حرکات ہیں • تعجب ہے "الدعوة" والے اہل سنت کو تو امور خیر اور بات بات پر شرک و بدعت کا نشانہ بناتے ہیں۔ مگر خود اپنے واقعی "بدعتی امور" پر ذرا بھی خوف خدا نہیں کرتے۔ اسی لئے۔ خود "اہلحدیث علماء و رسائل" نے بھی "الدعوة" کے مذکورہ نظریات کی مخالفت کی ہے۔ اور شہداء کی نماز جنازہ۔ غائبانہ نماز جنازہ اور شہادت پر خوشی منانے کی تردید کی ہے۔ چنانچہ "اہلحدیث کے شیخ الحدیث" مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی لاہور نے "مسلک اہلحدیث" کے تحت لکھا ہے۔ کہ

"شہید معرکہ کے بارے میں نماز جنازہ اگرچہ اختلافی مسئلہ ہے لیکن اس بارے میں راجح رائے یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید معرکہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ خلافت راشدہ اور بعد کے ادوار میں شہدائے معرکہ کی نماز جنازہ کا رواج نہیں ہوا۔ کجا یہ کہ غائبانہ جنازہ ہو۔ "امام ابن قیم فرماتے ہیں:

"رسول کریم نے احد کے شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور یہ بھی معروف نہیں کہ آپ نے دیگر غزوات میں اپنے کسی ساتھی شہید ہونے والے کی نماز جنازہ پڑھی ہو۔ اسی طرح بعد ازاں خلفائے راشدین اور ان کے ماتحت حکام کا طرز عمل رہا ہے۔ (زاد المعاد ج۲ صـ ۲۸)

• حاصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو سنت رسول اور خلفاء راشدین کو ہی اپنا رواج بنانا چاہیئے (شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیئے) اہل مدینہ، امام شافعی اور بیہقی نے ایسے تمام معارضات نقل کر کے شہید کی نماز جنازہ کی بجائے دعائے خیر کا مسلک اختیار کیا ہے۔ اور وہی راجح ہے۔" اہل حدیث کو تمام احادیث جمع کر کے صحیح مسلک اختیار کرنا چاہیئے۔ احادیث کا ٹکراؤ پیدا کر کے اپنا مطلب نکالنا درست نہیں۔

غائبانہ جنازہ :۔ آج کل "بعض جماعتیں" اپنے مخصوص گروہی مقاصد کے لئے کشمیر وغیرہ میں شہید ہونے والوں کی غائبانہ نماز جنازہ کے لئے وہ تمام اشتہاری وسائل اختیار کرتی ہیں۔ جو سیاستدان انتخابی سیاست میں استعمال کرتے ہیں حالانکہ

کسی کی موت پر یہ انداز اعلان اس جاہلیت کی مذموم رسم (موت کا اشتہار دینا) میں شامل ہے جس کی ممانعت احادیث میں صراحتہً آئی ہے۔ حضرت حذیفہ اسی احتیاط کے پیش نظر موت کی اطلاع اقرباء تک کو بھی نہ دیتے تھے۔ کہ کہیں نعی نہ بن جائے۔ کسی کی موت کی خبر کی حد تک اس کے رشتہ داروں اور قریبی احباب کو اطلاع دینے کا جواز تو موجود ہے لیکن اس طرح کی اشتہار بازی شریعت میں سخت ناپسندیدہ ہے۔ نعی کی مذکورہ بالا صورت دیکھی جائے تو ایسے غائبانہ نماز جنازہ کی بھی حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے۔ شریعت کے مسائل میں مقاصد شریعت کی بڑی اہمیت ہے۔ فتویٰ ان کی روشنی میں دیا جانا چاہیئے● مرحوم مولانا خالد سیف شہیدؒ کی شہادت قابلِ رشک تھی۔ ان کی میت بھی جامعہ رحمانیہ لاہور میں پہنچ گئی تھی۔ اس موقعہ پر ہائی کورٹ کے کئی جج اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ سنّت کے مطابق ان کو غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ احباب کے اکٹھے ہونے کی بناء پر دعاء کر لی گئی تھی۔

خوشی منانا:۔ انسان کی موت برحق ہے اور شہادت ایک اعزاز بھی ہے۔ تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی شہادت پر کبھی خوشی نہیں منائی۔ بلکہ جعفر طیار کے حادثہ کے بعد ایک عرصہ تک آپ کے چہرے پر غمی کے آثار نمایاں رہے۔ جو لوگ شہداء کی موت پر خوشیاں مناتے ہیں انہیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ آج اگر کسی دوسرے کا بھائی بیٹا شہید ہوا تو کل یہی واقعہ ان کے ساتھ بھی پیش آسکتا ہے۔ ان کا ایمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ سے زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ موت کا صدمہ ایک فطری امر ہے۔ اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاءَ مذکورہ بالا نکات کی روشنی میں ہمارا طرز عمل درست سمت نہیں جا رہا۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین۔ (ماہنامہ محدث لاہور ماہ جنوری بحوالہ ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۴ جنوری ۱۹۹۷ء)

اف توبہ، ایسی کذب بیانی

چونکہ امکان کذب اسماعیلی وہابی عقیدہ ہے۔ اس لئے خداوند قدوس کی جناب پاک کی طرف اس بدترین عیب کی نسبت کرنے کی پھٹکار کے باعث جھوٹ کے بغیر وہابیوں کا پیٹ نہیں بھرتا● جسطرح منکرین گیارہویں کی پے در پے کذب بیانی کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں۔ اسی طرح ماہنامہ "الدعوۃ" لاہور نے بھی گوہر شاہی کی تردید کے سلسلہ میں بہت بڑی کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے● ماہ مئی کے شمارہ کے صفحہ ۳۵ پر لکھتا ہے: "ہندوستان کی بریلوی جماعت کے سربراہ شہزادہ مصطفےٰ رضا خاں کی طرف سے گوہر شاہی کی حمایت میں جاری کردہ سرٹیفکیٹ" حالانکہ: شہزادہ اعلحضرت مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ کا نہایت عرصہ پہلے انتقال ہو چکا ہے۔ اور ان کے بہت بعد حال ہی میں گوہر شاہی فرقہ نے جنم لیا ہے● اُف توبہ۔ کسقدر جھوٹا پراپیگنڈا ہے۔ امکانِ کذب کا عقیدہ باطلہ رکھنے والے وہابیہ نجدیہ کا معاذ اللہ۔ استغفر اللہ۔

دوسرا جھوٹ:۔ بریلویوں کی دشمنی میں اندھے پن کے باعث مزید روسیاہی کے لئے "الدعوۃ" نے بدیں الفاظ ایک اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے کہ● "جہاں بعض لوگ اس پر (گوہر شاہی)... کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہاں بریلوی حضرات کے سرکردہ علماء اور شخصیات اس نئے مرزا قادیانی کی سرپرستی بھی کر رہے ہیں۔"

حالانکہ "الدعوۃ" کا یہ دوسرا جھوٹ بھی ڈبل جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ سرکردہ سنی بریلوی علماء اور شخصیات نے نہ گوہر شاہی کی سرپرستی کی ہے اور نہ ہی اس کے نظریات کی تائید و تصدیق۔ پاکستان بھر کو چھوڑ کر ہندوستان بھر سے "الدعوۃ" نے صرف ایک سرکردہ شخصیت کو نامزد کیا مگر اسمیں بھی جھوٹ ثابت ہوا۔ یہ ہے ان "اہلحدیث" وابل تعید؟ کا غلیظ کردار۔ گوہر شاہی عقائد و نظریات کے خلاف علماء اہلسنت کا مدلل کتاب "خطرہ الارم" ملاحظہ فرمائیں۔ ملنے کا پتہ۔ مکتبہ رضائے مصطفےٰ اچوک دار السلام گوجرانوالہ۔

(اف توبہ)

اہلحدیث اور اسقدر جھوٹ

نام نہاد اہلحدیث" غیر مقلدین وہابیوں پر ان کے عقائد باطلہ بالخصوص خداوند قدوس کی ذات پاک کی طرف جھوٹ بول سکنے کے عقیدہ باطلہ (امکان کذب) کے باعث اسقدر لعنت اور پھٹکار پڑچکی ہے کہ جھوٹ بولے بغیر ان کا گزارہ ہی نہیں۔ اور وہ اپنی اس کذب بیانی و بکثرت غلط بیانی کے باعث اس شعر کا حقیقی مصداق بن چکے ہیں کہ

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں بہت
مگر سب پر سبقت لے گئی ہے بیحیائی آپ کی

مسلک "اہلحدیث" کا داعی:۔ اور مرکزی جمعیت "اہلحدیث" کا ترجمان ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور بابت ۲۰ مارچ ۱۹۹۷ء اسوقت ہمارے پیش نظر ہے۔ جس میں صفحہ ۱۹ پر بعنوان "برطانوی حکومت اور بریلوی مشائخ" یہ تأثر دیا ہے۔ کہ "یہ ہیں بریلوی مشائخ جن کے شب و روز برطانوی حکومت کی خیر خواہی میں گزرتے تھے"۔

دلیل کیا ہے؟۔ دلیل یہ ہے کہ "خواجہ حسن نظامی کی جاسوسی و خبر گیری سے انگریز کو بہت فائدہ پہنچا"۔ لیکن جہلاء وہابیہ کو اتنا بھی علم نہیں کہ مشائخ جمع کا صیغہ ہے۔ اس لئے کم از کم تین "انگریز نواز مشائخ" کا حوالہ تو دینا چاہیئے تھا مگر نہیں۔

عنوان و دعویٰ کے مطابق حوالہ تین کا نہیں۔ صرف ایک شیخ (خواجہ نظامی) کا دیا جو کہ ہرگز بریلوی نہیں بلکہ ان کے خود ساختہ گمراہ کن عقائد و نظریات باطلہ کے باعث ان پر "دار الافتاء" بریلی شریف کا فتویٰ عائد ہو چکا ہے۔ اور بالخصوص خواجہ صاحب کے غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی کے رد و جواب اور سجدہ تعظیمی کے حرام و گناہ (یعنی) پر اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مستقل مبسوط و ضخیم کتاب شائع کر چکے ہیں۔ مسمّی بہ۔ "الزبدۃ الزکیہ فی تحریم سجود التحیہ"۔

اس صورت حال کے باوجود ایک غیر بریلوی کو سینہ زوری اور کذب بیانی کے بل بوتے پر پہلے بریلوی اور پھر برطانیہ کا خیر خواہ قرار دے کر اسے خواہ مخواہ بریلویوں کے کھاتے میں ڈالنا نام نہاد "اہلحدیث" کی مکاری و بد دیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے راکھ نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

برطانیہ کے خیر خواہ بریلوی مشائخ نہیں بلکہ نجدی وہابی ملاں ہیں۔ سنو اور سچے ہو تو تردید کرو۔ مگر

نہ خنجر اُٹھ سکے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

"سوانح احمدی":۔ مؤلفہ محمد جعفر تھانیسری صفحہ ۵۷ پر ہے۔

● "یہ بھی صحیح ہے۔ کہ اثناء قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا محمد اسماعیل (دہلوی) وعظ فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے فتویٰ پوچھا کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں فرمایا۔ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے"۔

دہلوی صاحب:۔ کے پیر سید احمد صاحب کے متعلق لکھا ہے۔ "یہ بھی ایک صحیح روایت ہے کہ کسی شخص نے آپ سے پوچھا انگریز جو اس ملک پر حاکم ہیں۔ ان سے جہاد کر کے ملک ہندوستان لے لو۔ سید صاحب نے جواب دیا۔ سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم تعدی نہیں کرتی۔ بلکہ اگر ہم پر کوئی زیادتی کرتا ہے۔ تو اس کو سزا دینے کو تیار ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔ اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرا دیں۔ یہ جواب باصواب سن کر سائل خاموش ہو گیا"۔ (سوانح احمدی صفحہ ۷۱)

ہے کوئی "اہلحدیث" جو پیر و مرید کی مذکورہ دو قولی صحیح روایتوں کی صحیح روایات سے تردید کر سکے؟ جھوٹ نہ بولو ہمت ہے تو حقائق و دلائل کا سامنا کرو۔

(دوسروں کی زبان سے)

رسالہ "الدعوۃ" دیوبندی رسالہ کی نظر میں

ماہنامہ "حق چاریار" لاہور نے ماہ نومبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ "کچھ ایسے ناعاقبت اندیش لوگ بھی ہیں جو نت نئے اختلافی مسائل چھیڑ کر اُمت مسلمہ کو نفاق و انتشار کی اتھاہ گھاٹیوں میں پھینکنے کی کوشش دن رات کر رہے ہیں اور شعوری یا غیر شعوری طور پر یہود اور ہنود کے ناپاک عزائم کو کامیاب کرنے کی لاحاصل سعی کر رہے ہیں اور ستم بالا ستم یہ ہے کہ یہ سارا کھیل قرآن وحدیث اور دین واسلام کے نام پر کھیلا جارہا ہے اور بلا شرکت غیرے اپنے زعم فاسد کی بنا پر اسلام کا نام اپنے ہی نام الاٹ کرانے پر بضد ہیں اور عالم اسلام کے باقی تمام گروہوں کو مشرک اور بدعتی جیسے القاب سے نوازتے رہتے ہیں اور ائمہ اربعہ کے مقلدین خصوصاً امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلدین کو گمراہ کہتے پھرتے ہیں۔ ان کی نمازوں کو ناقص، بیکار اور کالعدم کہتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ بفضلہ تعالٰی اُمت مسلمہ کا ایک بہت بڑا حصہ حنفی المسلک ہے (جبکہ بحکم حدیث اس اکثریت میں برکت ہے)

مجلہ الدعوۃ:۔ اس سلسلہ میں ماہ جنوری ۱۹۹۶ء کا "مجلہ الدعوۃ" ہمارے سامنے ہے۔ جس میں "حلالہ کی بے غیرت چھری" کے عنوان سے کسی امیر حمزہ غیر مقلد نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جو تقریباً سات صفحات پر مشتمل ہے۔ موصوف نے "قرآن حدیث کی روشنی میں حلالہ کی شرعی حیثیت اور ان کے تباہ کن معاشرتی اثرات کا مفصل پوسٹ مارٹم" کیا ہے۔ مگر اس سارے مضمون میں ایسی غلیظ زبان استعمال کی ہے کہ اس کو پڑھ کر لکھنؤ کی بھٹیاریاں بھی شرم سے سر جھکالیں۔ کیا یہ زبان کسی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروکار کی ہوسکتی ہے؟ کیا یہ زبان کسی صحیح "اہلحدیث" کی ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ زبان ان لوگوں کی ہوسکتی ہے۔ جنہوں نے انیسویں صدی کے آخری ربع میں انگریز گورنر پنجاب سر منٹگمری ریوس کو درخواست دے کر اپنا نام "اہلحدیث" رجسٹرڈ کروایا تھا دیکھئے ترجمان وہابیہ مصنفہ نواب صدیق حسن بھوپالی اور الاقتصاد فی مسائل الاجتہاد ہم اپنے اس مضمون میں حلالی مولوی کے طعنہ کے جواب میں ان کو حرامی مولوی بھی نہیں کہیں گے اور نہ ہی اس قسم کے جملوں سے اپنی زبان کو ملوث کریں گے۔

حلالہ:۔ امیر حمزہ صاحب موصوف خود اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ "البتہ یہ (شرط طلاق) طے کئے بغیر اگر وہ دوسرا خاوند اپنی مرضی سے طلاق دے تو تب پہلے خاوند سے نکاح ہوسکتا ہے اور یہی طریقہ قرآن میں جائز ہے۔" (مجلہ الدعوۃ صہ ۲۹ بابت ماہ جنوری ۱۹۹۶ء) احناف کے نزدیک حلالہ کی شرعی تعریف بھی یہی ہے۔ اگر یہی بات احناف (کثر اللہ سوادھم) کہہ دیں جو امیر حمزہ صاحب نے کہی ہے تو پھر کیوں امیر حمزہ صاحب کے نہاں خانہ کی شرعی ابکائی میں اُبال آتا ہے۔ کیا یہ طریقہ جو قرآن وحدیث میں جائز لکھا ہے حلالہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو پھر کیا یہ خباثت ہے؟ منکر ہے، گندگی کی گٹھڑی کا بوجھ ہے؟ کیا یہ فحاشی اور بے غیرتی کا طوق ہے ذرا سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا جواب دیں۔ اگر یہ حلالہ نہیں تو اکابرین امت کے نزدیک اس کا کیا نام ہوگا اور آپ کے نزدیک اس کا کیا نام ہے؟ مولوی امیر حمزہ صاحب احناف کے خلاف لکھتے ہیں کہ "اور جہاں تک حلالہ کی بات ہے تو اس کے بارے میں حضرت عمر نے واضح طور پر فرمایا کہ اگر میرے پاس حلالہ کرنے والے اور کروانے والے کو لایا گیا تو انہیں رجم کروں گا (ابوبکر بن ابی شیبہ) اسی طرح عبداللہ بن عمر حلالہ کو زنا کہتے تھے (بیہقی ۷؍ ۲۰۸) اسی طرح انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر کی حدیث جس میں حلالہ کرنے والے کو ادھار کا سانڈ فرمایا ہے بھی نقل کی ہے۔ اور ایسے ہی حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ (ابن ماجہ) وغیرہ سے کچھ اور روایات بھی نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "ان سارے دلائل کے باوجود بعض حلالی مولویوں کو حلالہ کی ایسی لت پڑی ہے کہ وہ اس سے باز نہیں آسکتے؟

جواب :- علامہ السید محمود آلوسی اس قسم کی تمام روایات کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ کہ وحمل بعضهم الحديث على من اتخذه تکسبا او على ما اذا شرط التحليل في صلب العقد لا على من اضمر ذالك في نفسه فانه ليس بتلك المرتبة (تفسیر روح المعانی ج ۱ ص ۱۴۲) "بعض محدثین نے ان احادیث کو ایسے شخص پر محمول کیا ہے جو پیشہ ورانہ حلالہ کا فعل کرتا ہو یا یہ احادیث اس پر محمول ہیں کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرتے وقت تحلیل کو شرط ٹھہرا لیا جائے۔ یہ احادیث اس شخص کے بارے میں نہیں ہیں۔ جس نے اپنے جی میں ہی پوشیدہ رکھا ہو اور اس کو ظاہر نہ کیا ہو اور نہ ہی شرط ٹھہرایا ہو اور نہ ہی وہ پیشہ ورانہ حلالہ کا فعل کرتا ہو۔"

● علامہ آلوسی کی ان تصریحات سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ جس شرعی حلالہ کو احناف جائز کہتے ہیں یہ احادیث اس کے خلاف نہیں ہیں۔ یہ کس قدر تحکم اور علمی بد دیانتی ہے کہ ایک غیر شرعی فعل جس کے احناف قائل بھی نہیں ہیں۔ اس کے خلاف جتنی احادیث آتی ہیں وہ مولوی امیر حمزہ نے احناف کے خلاف چسپاں کرنے کی لاحاصل کوشش کی ہے۔

مولوی امیر حمزہ :- صاحب لکھتے ہیں۔ "یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ بیک وقت تین طلاق دینے کا جرم تو مرد نے کیا جبکہ حلالہ کی چکی میں تم نے سزا عورت کو دے ڈالی۔"

جواب - عورت کو تین طلاق علیحدہ علیحدہ دی جائے یا بیک وقت دی جائے یا ایک مجلس میں ایک ہی جملہ سے دی جائے ان تمام صورتوں میں طلاق دینے کے "جرم" کا ارتکاب مرد ہی کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالے کا ارشاد ہے۔ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (الآیۃ) اس میں طلاق کی نسبت مرد کی طرف کی گئی ہے۔ لیکن "سزا" عورت کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ (جیسا کہ امیر حمزہ صاحب سمجھتے ہیں) کہ جب تک وہ عورت جس کو طلاق دی گئی ہے۔ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر کے (بمطابق حدیث) اس سے ہم بستری نہ کرے اور پھر دوسرا خاوند اس کو طلاق نہ دے اس وقت تک وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہوتی۔

دریافت طلب - امر یہ ہے کہ کیا قرآنی حلالہ میں عورت کو سزا "حلالی مولویوں" نے دی ہے؟ کیا نعوذ باللہ اللہ رب العزت نے یہ ناانصافی کی ہے؟ کیا یہ حرامہ ہے؟ کیا یہ حرام کاری ہے کیونکہ حوا کی بیٹی تو بے گناہ ہے؟ اگر قرآن مجید نے بقول امیر حمزہ بے انصافی کی ہے اور حرام کاری کا حکم دیا ہے اور حوا کی بے گناہ بیٹی کے لئے حرامہ تجویز کیا ہے حالانکہ سزا تو مرد کو ملنی چاہیئے تھی تو ایسی صورت میں امیر حمزہ کو کون روک سکتا ہے ● تعصب اور عناد بغض اور حسد کی انتہا دیکھئے کہ حنفیت کی ضد میں اس قدر اندھے ہوئے کہ جوش میں اگر قرآن مجید کے فیصلے کو بھی بے انصافی اور حرامہ اور حرام کاری لکھ مارا۔ اگر کوئی منہ پھٹ پادری اس قسم کی ہفوات بکتا تو ہمیں چنداں افسوس نہ ہوتا کیونکہ وہ تو کافر ہے مگر افسوس تو اس بات پر ہے کہ بزعم خویش بلاشرکت غیرے اپنے آپ کو "اہل حدیث" کہنے والا اور حدیث حدیث کی رٹ لگانے والا اس کا ارتکاب کر رہا ہے۔ "اہل حدیث" کے پردہ میں بیٹھ کر کفر کی ترجمانی کرنا، مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنا، یہود و نصاریٰ و ہنود کی ہمنوائی کرنا کہاں کا اسلام ہے" فافہم وتدبر

(ماہنامہ "حق چار یار" لاہور۔ نومبر ۱۹۹۶ء ملخصاً)

تحفۂ وہابیہ - مسئلہ طلاق ثلاثہ

(از - افادات مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب)

مسئلہ حلالہ و طلاق ثلاثہ یعنی بیک وقت تین طلاق کے وقوع پر لاجواب اشتہار جس میں اکابر وہابیہ سعودیہ کے فتاویٰ سے مسئلہ ہذا کو مدلل و مؤید کیا گیا ہے۔ بڑے سائز کا مفصل اشتہار ہدیہ ۴ روپے۔ ڈاک خرچ ۲ روپے۔ ملنے کا پتہ۔

● مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

فضلاتِ مبارکہ اور گستاخانہ نجدی جھوٹی ذہنیت

مسئلہ

الحمد للہ۔ یہ سعادت سنی بریلوی مسلک کو نصیب ہوئی۔ کہ

؎ شاہِ بطحا کی مدح سرائی
اہل سُنّت کے حصہ میں آئی

جبکہ اہل نجد و دیوبند کی شانِ رسالت سے بغض و عناد کی ذہنیت کو اعلٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے بدیں الفاظ بیان کیا ہے۔ کہ

؎ ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے نجدی کہ ہوں امت رسول اللہ کی

گذشتہ دنوں بعض اخبارات و نجدی وہابی رسائل میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فضلات مبارکہ کو بھی نشانۂ تنقید بنایا گیا۔ اس لئے اس سلسلہ میں احادیث مبارکہ و اکابر علماء امت و بزرگان دین کی تحقیقات پیش کی جارہی ہیں۔ جن کے آخر میں گستاخانہ نجدی ذہنیت کا پوسٹمارٹم ہوگا۔

امام سیوطی:۔ دنیائے اسلام کے جلیل القدر مفسر و محدث جلال الملّت والدین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۱۹ پر ایک باب قائم فرمایا۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت خون و بول براز کی طہارت میں۔" اور حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت کی۔ کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے۔ اور اپنا خون میرے بیٹے (عبداللہ بن زبیر) کو دیا۔ کہ پھینک آئے۔ پس اُس نے پی لیا۔ اس پر جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر اسکی خبر دی۔ تو آپ نے میرے بیٹے کو فرمایا۔ تو نے خون کا کیا کیا؟ کہا مجھے آپ کا خون پھینکنا پسند نہ آیا۔ پس میں نے پی لیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تجھے آگ نہ چھوئے گی۔ اور اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر پیار کیا۔" (الحدیث) اس روایت کو متعدد ذرائع سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہ) کا بھی ایسا ہی واقعہ نقل کیا ہے۔

بول مبارک:۔ حضرت ام ایمن سے روایت ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے رات اٹھ کر ایک برتن میں بول فرمایا۔ پھر جب میں رات کو اٹھی اور مجھے پیاس لگی تو میں نے اُسے پی لیا۔ اور صبح جب میں نے آپ کو یہ خبر دی تو آپ مسکرائے اور فرمایا آج کے بعد تیرے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔ دوسری روایت میں ایسے ہی ایک واقعہ پر حضرت امِ سلمہ کی خادمہ برہ کو فرمایا۔ کہ "تو نے اپنے آپ کو دوزخ سے بچالیا۔" حضرت **امام قاضی عیاض** رحمۃ اللہ علیہ نے بعض محققین سے نقل فرمایا۔ کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے زمین پھٹ جاتی اور بول و براز شریف کو نگل لیتی اور وہاں سے پاکیزہ خوشبو آنے لگتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور اہل علم میں سے ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بول و براز شریف کی طہارت کا قول فرمایا ہے ● حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے یوم احد کو آپ کا خون مبارک چوسا اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر نے خون مبارک پیا اور آپ نے اس پر انکار نہیں کیا اور مالک بن سنان کے متعلق فرمایا کہ انہیں دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی ● اسی طرح ایک خاتون کے بول شریف پینے کی بھی روایت ہے۔ جسے آپ نے فرمایا کہ تیرے پیٹ میں ہرگز کبھی درد نہ ہوگا۔
● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون و بول شریف پینے والوں کو نہ منع فرمایا اور نہ منہ دھونے کا حکم فرمایا۔ (کتاب الشفاء صفحہ ۴۱)

شارح شفا:۔ علامہ احمد خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ نے شفا شریف کی مذکورہ روایت کی تائید و مزید تحقیق فرمائی اور مذکورہ واقعات کی طرح اور بھی متعدد واقعات صحابہ کرام علیہم الرضوان سے تفصیل کے ساتھ نقل فرمائے۔

شارح مشکوٰۃ:۔ (و شفا) ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے بھی "شرح شفا" میں شفا شریف کے مضمون کی تحقیق و تفصیل فرمائی نیز نقل فرمائے۔

• جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خون مبارک کا ذائقہ کیسا تھا تو آپ نے فرمایا کہ لذت شہد کی تھی اور خوشبو کستوری کی۔ نیز ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد وہاں جاکر دیکھا تو سوائے تین ڈھیلوں کے جن سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے استنجا فرمایا وہاں اور کچھ نہ تھا۔ پس میں نے وہ تینوں ڈھیلے لے لئے جن سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔ میں نے انہیں محفوظ کر لیا اور جب نماز جمعہ کے لئے مسجد میں آتا تو انہیں ساتھ لے آتا تو ان کی خوشبو سب لوگوں کی خوشبو پر غالب آجاتی۔ (شرح شفا جلد اول صفحہ ۲۶)

شارح مشکوٰۃ۔ شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی بعنوان "فضلات کی پاکیزگی کا بیان" شفا شریف و مواہب لدنیہ کے حوالہ سے خون مبارک اور بول شریف پینے کی روایات کو نقل کیا اور خلاصہ کلام میں فرمایا کہ • "مذکورہ احادیث آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خون و بول شریف اور فضلات کی طہارت کی دلیل ہیں اور **شارح بخاری**۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں • اور شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ فضلات کی طہارت پر دلائل متکاثرہ و متظاہرہ ہیں اور ائمہ کرام نے اس کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خصائص میں شمار کیا ہے • نیز شیخ محقق نے لکھا ہے کہ بعض روایات کے مطابق ایک شخص نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بول شریف پیا تھا سے اور چند پشتوں تک اس کی اولاد سے پاکیزہ خوشبو مہکتی تھی۔ (مدارج النبوت شریف جلد اول صفحہ ۲۵-۲۶)

امام شعرانی:۔ (رحمۃ اللہ علیہ) نے نقل فرمایا کہ شیخ الاسلام بلقینی امام سبکی، امام جلال الدین سیوطی وغیرہم نے بول و براز شریف کی طہارت کا فتویٰ دیا بلکہ شیخ الاسلام نے فرمایا۔ اللہ کی قسم اگر مجھے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بول و براز شریف میسر آتا تو میں ضرور کھاتا اور پیتا۔" (کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر صفحہ ۶۳ ج ۲)

شارح بخاری:۔ امام قسطلانی صاحب "مواہب لدنیہ" اور علامہ زرقانی (شارح مؤطا) نے شرح مواہب میں بڑی تحقیق و تفصیل سے فضلات مبارکہ کی طہارت پر روایات و تصریحات نقل فرمائیں۔ اور حضرت امام اعظم۔ علامہ عینی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی۔ قاضی عیاض۔ علامہ سبکی۔ علامہ بارزی۔ علامہ زرکشی۔ علامہ ابن رفعہ۔ علامہ بلقینی علامہ قایانی۔ امام رملی اور بکثرت متاخرین شافعیہ سے فضلات مبارکہ کی طہارت بیان کی۔ (ج ۴ صفحہ ۲۲۷ تا ۲۳۳)

امیر اہلحدیث۔ مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا ہے۔ کہ "حضور پُرنور چشمہ نور سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم)، سراجاً منیراً (روشنی دینے والا آفتاب) ہونے کی وجہ سے خزانۂ روشنی ہیں"۔ اور ہم یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے عوارض و متعلقات و فضلات بھی موجب فیض و برکت تھے۔ (سراجاً منیراً صفحہ ۲۶)

دیوبندی "حکیم الامت"۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی خون مبارک اور بول شریف پینے کی روایات کو نقل کیا اور کہا کہ "اسی لئے علماء آپ کے بول و براز کے طاہر ہونے کے قائل ہوئے ہیں۔ امام ابوبکر مالکی اور علامہ ابونصر نے اسے نقل کیا ہے"۔ (نشر الطیب صفحہ ۱۱۹)

نجدی بحواس و خباثت۔ زیر نظر مضمون میں ایک طرف تو حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان و جلیل القدر ائمۂ دین، محدثین کرام، اکابر علمائے امت اور بزرگانِ دین حتیٰ کہ دیوبندی "حکیم الامت" اور "امیر اہلحدیث" کے دلائل و حوالہ جات آپ کے سامنے ہیں۔ مگر دوسری طرف نجدیوں وہابیوں کی گستاخی و دریدہ دہنی ملاحظہ ہو۔ کہ نام نہاد "الدعوۃ" لاہور ماہ نومبر ۹۴ء کے شمارہ میں فضلات مبارکہ کی روایات و تصریحات کو موضوع و منگھڑت سازش و گستاخی اور صحابہ دشمنی پر مبنی مہم کا حصہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

"بانی صاحبِ اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں یہ خون پینے والے نہ تھے۔ ورنہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خون پی پی کر آپ کا بھی خون کر دیتے۔ یہ حضرات (قائلین طہارت) آنحضرت کے زندہ ہونے اور تشریف لانے کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ معلوم نہیں کب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خون کرنے کا ارادہ ہے۔"

نجد نگری:- کی اندھیر نگری ملاحظہ ہو۔ کہ اندھے کی لاٹھی کی طرح کس طرح فضلات مبارکہ کی طہارت سے متعلقہ علمی و تحقیقی ذخیرہ کی نفی کردی ہے۔ نہ کسی صحابی کی شرم نہ شارحین مشکوٰۃ و بخاری جیسے محدثین ائمہ و بزرگان دین کا کوئی لحاظ و پاس ● پھر صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ سب پر سازش و گستاخی اور صحابہ دشمنی کا بھی الزام لگا دیا۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بھی تمسخر اڑا دیا کہ ● آپ کا خون پی پی کر آپ کا خون کردیتے۔ اور معلوم نہیں کب آپ کا خون کرنے کا ارادہ ہے"۔ اس کے باوجود اگر نام نہاد "اہلحدیث" وہابی کہیں کہ ہم گستاخ نہیں۔ تو پھر اور کون گستاخ ہوگا؟

اللہ اکبر۔ کہاں مقام رسالت صحابہ کرام و حضرات ائمہ و محدثین و بزرگان دین اور کہاں یہ گستاخ بے دین "کنویں کے مینڈک"۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔ اور ع۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

"الدعوۃ کی خباثت

نجدی وہابی فرقہ کا یہ المیہ ہے۔ کہ کسی مسلمہ اصول و ضابطہ کے تحت شرک و بدعت کی کوئی "جامع مانع" تعریف نہیں کریں گے اور من مانی کے ساتھ جس چیز کو چاہیں گے شرک و بدعت قرار دیکر حاشیہ چڑھائیں گے اور اپنا شیطانی چسکہ پورا کریں گے۔ اگرچہ وہ خود بھی اسی شرک و بدعت کے مرتکب ہوں۔

بات صرف اتنی تھی۔ کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعض غلاموں نے اپنے پیارے رسول پاک کو بڑی محبت کے ساتھ امداد کے لئے خط لکھا اور بعض نے عرض کیا کہ "حضور اس ناچیز کی طرف سے دلی عید مبارک قبول فرمائیں"۔ بس اتنی سی بات پر۔ وہابی رسالہ "الدعوت" پر شرک کا دورہ پڑا۔ اور اس نے ماہ مارچ ۹۴ء کے شمارہ میں ان خطوط کو "شرکیہ عید کارڈ اور خطوط" قرار دے کر اپنی اندرونی خباثت و گستاخانہ ذہنیت کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لات و عزیٰ اور عیسائیوں کے ساتھ مثالیں دے کر شرک و گستاخی کی مشین چالو کردی۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ شرک ہے کیا۔ اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خط لکھنا اور عید مبارک پیش کرنا کس شرعی ضابطہ کے تحت شرک قرار پاتا ہے۔ نجدیوں کی اس گندی ذہنیت کی بنا پر ان کے ممدوح شورش کاشمیری کو بھی "شب جائیکہ من بودم" میں یہ کہنا پڑا۔ کہ

"اہل نجد کو عشق اور شرک میں فرق نظر نہیں آیا"۔

بہرحال:- کسی امتی اور غلام کا اپنے پیارے آقا کو خط لکھنے اور "عید مبارک" پیش کرنے میں کوئی شرکیہ بات نہیں نجدی اہل اسلام کو خواہ مخواہ مشرک قرار دیکر اپنا شیطانی نشہ پورا کرتے ہیں۔ جہانتک مسئلہ "ندا و استغاثہ" نور و مختار اور حاضر و ناظر کا تعلق ہے علماء اہلسنت نے ان مسائل کا کوئی پہلو تشنہ نہیں رہنے دیا۔ مگر وہابیوں کی الٹی چال والی ضد و انکار کا کیا علاج؟ البتہ بارگاہ رسالت میں خط لکھنے والے حضرات کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ بارگاہ رسالت میں مروجہ خط و کتابت کی ضرورت نہیں۔ وہاں تو قلبی رابطے اور دلی تعلق کی ضرورت ہے۔

ے فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو (صلی اللہ علیہ وسلم)

مذکورہ بالا سطور میں دیابنہ وہابیہ کے ممدوح "شورش کاشمیری" کا جو حوالہ نقل ہوا۔ اس کا کچھ اور اقتباس ملاحظہ کریں۔ "نجدیوں سعودی وہابیوں" کی دو رخی بد دیانتی اور ان کے "ہاتھی کے دانت" کا اندازہ فرمائیں۔

لکھتے ہیں۔ "سعودی حکومت کے نزدیک (عہد رسالت و بزرگان سلف کے) آثار و نقوش و مظاہر و مقابر کا باقی رکھنا بدعت ہے عقیدۂ توحید کے منافی ہے۔ لیکن عصر حاضر کی ہر بدعت جدہ ہی میں نہیں۔ پورے حجاز میں پھیل رہی ہے۔ کیا قرآن و سنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟ ● قہوہ خانہ اور ریستورانوں میں شاہ کی تصویروں کی بہتات ہے لیکن اس میں کوئی بدعت نہیں۔ بدعت اسلاف کی یادیں منانے اور باقی رکھنے میں ہے۔ آثار اقدس کی یہ بے حرمتی یہ قرآن و سنت نہیں اہانت اور تمرد کا ہاتھ ہے سعودی حکومت عشق اور شرک میں فرق نہیں کر سکی"۔ (کتاب شب جائیکہ من بودم)

بابری مسجد "وہابی دُنیا"، شاہ عبد العزیز اور ایک پادری

شاہ عبد العزیز:- محدث دہلوی خلف الرشید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہما) کے ساتھ ایک عیسائی پادری کا مناظرہ ہُوا۔ پادری نے کہا۔ ہم سوال کرتے ہیں۔ اور جواب اس کا معقول (عقلی) چاہتے ہیں۔ منقول نہ ہو۔ اس شرط کے بعد درج ذیل اعتراض اور جواب ہُوا۔

"پادری:- کیا تمہارے پیغمبر حبیبُ اللہ ہیں؟

شاہ عبد العزیز:- ہاں۔ بیشک حبیبُ اللہ ہیں (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم)

پادری:- تمہارے پیغمبر نے بوقت قتل امام حسین فریاد نہ کی۔ حالانکہ حبیب کا محبوب زیادہ تر محبوب ہوتا ہے۔ (اگر تمہارے پیغمبر اپنے نواسہ کے لئے فریاد کرتے) خدا تعالیٰ ضرور توجہ فرماتا۔

شاہ عبد العزیز:- پیغمبر علیہ السلام واسطے فریاد کے (دربار الٰہی میں) حاضر ہوئے۔ تو پردۂ غیب سے آواز آئی۔ ہاں۔ تمہارے نواسہ پر قوم نے ظلم کر کے شہید کیا۔ لیکن ہم کو اسوقت اپنے بیٹے عیسیٰ کا صلیب (پھانسی) پر چڑھانا یاد آیا ہُوا ہے۔ یہ سنکر پیغمبر خاموش ہو گئے" (یعنی جب بیٹا پھانسی چڑھایا گیا تو کچھ نہ ہُوا۔ تو تمہارے نواسہ کے شہید کئے جانے پر کیا ہو سکتا ہے؟)

پادری:- مبہوت ولاجواب ہو گیا۔ ؎

کوئی مطلب منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں۔

جسطرح:- شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے ملحد وغبی اور شانِ رسالت سے ناآشنا پادری کو اس کی ذہنیت و بدعقیدگی کی بنا پر الزامی و عقلی جواب سے مبہوت و لاجواب کر دیا۔

اسی طرح:- ان کی اتباع و جواب کی روشنی میں گستاخانِ شانِ رسالت و ولایت کے ترجمان نام نہاد "اہلحدیث والدعوۃ" لاہور کے ساتھ رضائے مصطفےٰ کا تاریخی مناظرہ پڑھئے۔ سر دھنیئے۔ انصاف کیجئے۔ اور بحال نجدی ذہنیت کا ماتم کیجئے۔ کہ محبوبانِ خدا پر اعتراضات کے سلسلہ میں ان کا کسقدر اندرونی اتحاد ہے۔ گویا۔

> کند ہمجنس باہمجنس پرواز
> کبوتر با کبوتر باز، با باز

"اہلحدیث":- "دربار بھرڑی شاہ کے نامعلوم چور گلہ توڑ کر نقدی لے گئے۔ اور دروازہ کو آگ لگا کر فرار ہو گئے۔ اہل قبر کی کیسی بے بسی ہے کہ اپنے نذرانوں کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ چور کو پکڑنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کوئی آگ لگا دے تو بجھانے کی قدرت نہیں رکھتا" (اہلحدیث ۹ جنوری)

"الدعوۃ":- "عراق پر حملہ ہُوا۔ تو امریکی طیاروں کی بمباری سے بغداد میں ... جنہیں لوگ غوث الاعظم کہتے ہیں۔ ان کا دربار بمبارمنٹ کی زد میں آیا۔ آہ۔ کسقدر بے بس ہے انسان" (الدعوۃ ماہ رجب و جنوری ۵۵ء)

"رضائے مصطفےٰ":- حضور غوث الاعظم اور شاہ عبد الرحمٰن دربار بھرڑی شریف (رحمۃ اللہ علیہما) جیسے مسلّمہ ولی اللہ بزعم دشمنانِ اولیاء اگر بے بس بھی ہوں۔ تو ان کا رب تو بہر حال "سمیع و بصیر اور علیٰ کُلِّ شَیءٍ قدیر" ہے۔ مگر عجیب بات ہے۔ کہ وہ ایسی قدرتِ کاملہ کے باوجود اپنے ولیوں دوستوں اپنے پیاروں کی مدد و حفاظت نہیں فرماتا۔ حالانکہ بقول سعدی شیرازی ؎

> دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
> در پریشاں حالی و درماندگی!

چہ جائیکہ:- وہ "سمیع و بصیر اور علیٰ کُلِّ شَیءٍ قدیر" ہو۔ اور تعجب بالائے تعجب یہ ہے۔ کہ جب شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ کے الفاظ میں یہ اولیاء اللہ اس کے حضور اپنی مدد و حفاظت کے لئے استغاثہ و فریاد کرتے ہیں۔ تو پردۂ غیب:- سے آواز آتی ہے۔ ہاں تم پر ظالموں نے ظلم کیا ہے۔ لیکن ہم کو اس وقت (نہایت وحشیانہ و ظالمانہ طور پر اپنی بابری مسجد کا شہید کیا جانا یاد آیا ہوا ہے۔ اور یہ سن کر یہ اولیاء اللہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ (کہ جب خود خانۂ خدا عظیم بابری مسجد ایسے شرمناک ظالمانہ طور پر شہید کئے جانے پر کچھ نہ ہُوا تو ہمارے مزار و دربار و ملبہ پر حملے سے کیا ہو سکتا ہے؟ کیا فرماتے ہیں علماء نجد و دیوبند بیچ ان دو الزامی مناظرہ واقعہ میں؟

(کون کہتا ہے۔ وہابی گستاخ نہیں)

سیّدنا غوث الاعظم جیلانی و حضرت داتا گنج بخش کیخلاف نجدی خباثت

(کیا ایسے گستاخوں کے منہ میں لگام دینے کے لئے کوئی قانون و ضابطۂ اخلاق نہیں)

نجدی وہابی:۔ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے منافقانہ طور پر بظاہر لاکھ مرتبہ کہیں کہ وہ بزرگوں ولیوں کے بے ادب گستاخ نہیں مگر وہ اس عادتِ بد سے کیونکر باز رہ سکتے ہیں۔ جبکہ ان کے گرو نے ان کو یہ سبق ذہن نشین کرا دیا ہو کہ ● "یہ یقین جان لینا چاہیئے۔ کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔ ● "تمام انبیاء اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں"۔ ● "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ ● "جیسا ہر قوم کا چودھری اور زمیندار ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے"۔ ● "ایک چیونٹی کا بھی سردار اُن کو نہ جانیئے۔ وہ اپنی طرف سے ایک چیونٹی میں بھی تصرف نہیں کر سکتے"۔ (تقویۃ الایمان صد ۱۵-۴۹-۶۸-۷۸)

(وغیر ذالک من الخرافات)

اسی گستاخانہ ذہنیت:۔ کے تحت وہابیوں کے ترجمان "الدعوۃ" لاہور نے نومبر ۹۲ء کی اشاعت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات مبارکہ کے متعلق جو گستاخانہ جسارت کی تھی ● کہ "صاحب اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ میں یہ خون پینے والے (سنی بریلوی) نہ تھے ورنہ آپ کا خون پی پی کر آپ کا بھی خاتمہ کر دیتے۔ یہ حضرات (قائلین طہارت فضلات) آنحضرت کے زندہ ہونے اور تشریف لانے کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ معلوم نہیں۔ کب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خون کرنے کا ارادہ ہے"۔

الحمد للہ۔ ہم اس کا رد کر چکے ہیں ● اس وقت "الدعوۃ" کا جنوری کا شمارہ ہمارے پیش نظر ہے۔ جسمیں اس گستاخ نجدی رسالہ نے بدیں الفاظ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف بد زبانی و بکواس بازی کی ہے

● "طاہر القادری نے ... پیر علاؤ الدین کو شیخ عبد القادر جیلانی کا فرزند قرار دیتے ہوئے۔ اسے غوث بنا ڈالا .... فالج سے فوت ہونے والا بابا بنایا غوث الاعظم انہیں ... مفت میں مل گیا ... ● اب ایک غوث الاعظم بغداد میں ہے اور دوسرا بغداد ٹاؤن لاہور میں ہے ... جناب قادری صاحب کو اپنا پیسہ غوث الاعظم پر لگانا پڑا ● **عراق:۔** پر حملہ ہوا۔ تو امریکی طیاروں کی بمباری سے بغداد میں شیخ عبد القادر جیلانی کہ جنہیں لوگ غوث الاعظم (بڑا فریادرس) کہتے ہیں۔ ان کا دربار بمبارمنٹ کی زد میں آیا ● اور اب لاہور میں قادری صاحب کا غوث الاعظم بھی ... لیٹرے کے سامان کو لپنے پر آپڑنے سے نہ بچا سکا ... مگر نہ ماننے والے اپنی وہی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔ جو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کے موحدانہ اقدام پر لگائی تھی **عراق** ۔ میں بھی ایک ایسا روحانی مرکز تھا وہاں بڑے بڑے داتا اور غوث الاعظم تھے۔ حضرت ابراہیم نے ان سب کو توڑ پھوڑ ڈالا۔ اس لئے توڑا۔ کہ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔ شاید ان کے پجاری پوجا سے باز آ جائیں۔

ابراہیم:۔ علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر پیغمبر تھے۔ اللہ نے ان کے ہاتھ سے عراق کے غوثوں کی تصویروں اور مورتیوں کو تڑوا ڈالا۔ اور **خلیج:۔** کی جنگ میں اس نے عراق کے ایک غوث الاعظم کے دربار کو سعودی طیاروں سے تڑوا ڈالا ● اور لاہور بغداد ٹاؤن کے غوثیہ دربار کو اس نے خود گرا ڈالا ● اہل بصیرت کیلئے اسمیں عبرت کا سامان ہے۔ ہدایت کا چراغ ہے۔ اس واقعہ میں روشنی کا مینار ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی غوث الاعظم نہیں۔ وہی فریادرس۔ داتا۔ دستگیر اور مشکل کشا ہے۔ (وہابی رسالہ۔ الدعوۃ۔ جنوری ۹۳ء صد ۵۵) "الدعوۃ" کی ساری

تحریر میں یہ جاننے کے باوجود کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کو غوث اعظم کہتے ہیں ● آپ کے خلاف جو وہابیانہ بکواس بازی اور مرتیانہ نجدی ذہنیت کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ نجدیہ وہابیہ کی اسی غلیظ و خبیث، طبیعت اور ابلیسی جبلت کے متعلق کیا خوب کہا گیا ہے۔ کہ ؎

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

طاہر القادری کے نام کی آڑ میں داتا گنج بخش و حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہما اور دیگر ولیوں غوثوں کو "ناپاک بت" قرار دینے کی خسارت و تحقیر و تمسخر کے علاوہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر بھی کیسی بہتان تراشی کی ہے کہ (معاذ اللہ) آپ نے "روحانی مرکز کے بڑے بڑے داتا اور غوث اعظم کو توڑ پھوڑ ڈالا۔"

؎ الٰہی آسماں کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر۔

● گویا نمرودی کفار کا بتخانہ روحانی مرکز تھا اور وہاں کے ناپاک بت داتا گنج بخش اور غوث الاعظم تھے۔ اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کفار و بتوں کے خلاف نہیں بلکہ مسلمانوں کے روحانی مرکز اور "داتا گنج بخش و غوث الاعظم" جیسے اکابر اولیاء اللہ کے خلاف جہاد کر رہے تھے ● اللہ کے سچے پیغمبروں اور ولیوں کے خلاف جھوٹے وہابیوں کے اسقدر بکواسات و مغلظات کے بعد نجدیوں وہابیوں کے محبوبان خدا کا دشمن و گستاخ شقی ازلی اور ان کے ملعون و بے دین ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟

غضب خدا کا:۔ نہ آیت نہ حدیث۔ نہ مسئلہ نہ دلیل۔ بلکہ محض محبوبان خدا کی کردار کشی ان کی تحقیر و تمسخر جھوٹ ہی جھوٹ اور توہین ہی توہین۔ کیا یہی "توحید" یہی "اہلحدیثیت" و غیر مقلدیت ہے؟

اپنے ہاتھوں منہ کالا:۔ نجدی رسالہ نے جو یہ لکھا ہے ● کہ "شیخ عبدالقادر کا دربار امریکی طیاروں کی بمبارمنٹ کی زد میں آگیا"۔ یہ صریح جھوٹ ہے۔ نہ دربار عالیہ قادریہ وحشیانہ امریکی بمباری کی زد میں آیا۔ اور نہ ہی دس سالہ "عراق ایران" جنگ کے دوران دربار غوث کو کوئی نقصان پہنچا ● البتہ غوث الاعظم کی گستاخی اور کذب بیانی کے باعث "الدعوۃ" نے خود اپنے ہاتھوں اپنی وہابی قوم کا منہ کالا کر دیا۔ اور ان کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا ● پہلے تو لکھا کہ "غوث الاعظم کا دربار امریکی طیاروں کی بمبارمنٹ کی زد میں آیا" اور پھر چند سطور کے بعد لکھا کہ "غوث الاعظم کا دربار سعودی طیاروں سے تڑوا دیا"۔ **نتیجہ ظاہر ہے۔** کہ امریکی عیسائی سعودی نجدی اندرون خانہ ایک ہی ہیں۔ امریکی طیاروں کا نام لیا۔ تب بھی اور سعودی طیاروں کا ذکر کر دیا۔ تب بھی حقیقت ایک ہی ہے۔ یعنی

؎ نام ہی کا فرق ہے تصویر ہے دونوں کی ایک

"الدعوۃ":۔ کے اس سرٹیفکیٹ کے بعد وہابیوں کی انگریز دوستی اور امریکی عیسائیوں اور سعودی نجدیوں کی باہمی اخوت و بھائی چارے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ ؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

تصویر کا دوسرا رخ:۔ پہلے جھوٹ کی طرح نجدی رسالہ کا یہ بھی صریح جھوٹ ہے۔ کہ "غوث الاعظم کے دربار کو سعودی طیاروں سے تڑوا دیا"۔ اس لئے کہ بزدل اور عیاش سعودیوں نجدیوں میں یہ حوصلہ کہاں۔ کہ ان کے طیارے بغداد اور عراق پر بمباری کر سکیں۔ اگر ان میں اتنی جرأت ہوتی۔ تو نجدی وہابی مذہب کو ذبح کر کے یا امریکہ المدد کا نعرہ کیوں لگاتے ● اور اگر امریکہ بیچ میں نہ آتا۔ تو پھر عراقی فوجی طیاروں اور سعودی نجدی طیاروں کے مقابلہ کا دنیا کو پتہ چل جاتا۔

بہرحال:۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف نجدی وہابی رسالہ نے خباثت و شقاوت کی انتہا کر دی ہے۔ اور اس کے اس انداز سے صاف پتہ چل گیا ہے کہ خدانخواستہ محبوبان خدا کی عظمت پر کوئی شقی حملہ و زیادتی کرے۔ تو وہ نجدیوں کے لئے وجہ فخر و مسرت ہے۔ اگرچہ حملہ آور امریکی عیسائی اور اسرائیلی یہودی ہوں۔ تف ہے ایسی ایمانی پر کیا ایسی عداوت و خبث باطنی کے مظاہرہ کے بعد بھی نجدی وہابیوں کے بدعقیدہ و گستاخ ہونے میں کوئی شک ہو سکتا ہے۔

(کون کہتا ہے وہابی گستاخ نہیں)

"الدعوۃ کی شرارت - "بغداد و اجمیر شریف کی بجائے لندن و واشنگٹن شریف جائیے"

وہابیوں :- کے ترجمان ماہنامہ "الدعوۃ" لاہور نے جنوری ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں اولیاء اللہ اور ان کی کرامات کے خلاف نہایت ہی بغض و عناد اور شقاوت و خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے ۔کہ "بریلوی بھائیو- اگر تم نے ولیوں کو ان کی کرامتوں کی بنیاد پر ہی پوجنا ہے ؏ -تو پھر ان ولیوں کو پوجو ۔کہ جن کی کرامتیں زندہ ہیں- اور لوگ اُن سے فائدہ اٹھا رہے ہیں • لہذا- **اجمیر شریف** جانے کی بجائے **بغداد شریف** کا رخ کرنے کی بجائے ۔**لندن شریف** واشنگٹن شریف اور جاپان شریف کی طرف جائیے - ہم نے یہ بات اس لئے کی ہے ۔کہ اس بات سے شاید اتر جائے ترے دل میں توحید کی بات" • پوجنا چاہئیے اس ولی کو جس نے ہوائی جہاز بنایا ہے داتا ماننا چاہیے ۔ایڈیسن کو جس نے ریڈیو ایجاد کیا- **غوث** اور غیب داں ماننا چاہیئے- امریکہ کے سائنسدانوں کو جن کے مواصلاتی سیارے پوری دنیا کی ایک ایک خبر سے واقف ہیں" - بلفظہٖ

الدعوۃ :- کی اس عبارت کے ایک ایک جملہ سے اس کی شرارت و شطنیت کا اظہار ہو رہا ہے ۔نجدیوں وہابیوں کی اسی فتنہ انگیزی و گستاخانہ ذہنیت کے باعث خطۂ نجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کی دعا برکت سے محروم رہا- اور ان کی اسی ذہنیت کے پیش نظر نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم، نے چودہ سو سال پہلے فرمادیا تھا- یقتلون اھل الاسلام و یدعون اھل الاوثان -کہ وہ مسلمانوں سے قتال و جدال کرینگے ۔اور بت پرستوں کافروں سے تعرض نہ کرینگے" بغداد و اجمیر سے روگردانی کرکے وہابیوں کے لندن شریف اور واشنگٹن شریف جانے کا فتویٰ دینا اور عیسائیوں کافروں کو ولی و غوث و داتا ماننے کی تعلیم دینا اولیاء اللہ شہنشاہ بغداد غوث اعظم جیلانی - داتا گنج بخش فیض عالم اور تاجدار اجمیر خواجہ غریب نواز اجمیری کی کتنی بڑی گستاخی ہے ۔پھر ان محبوبان خدا کے ساتھ مذاق و مسخری کرنا- ان کی کرامات کی تحقیر و تنقیص کرنا اور ان پر کفار کی ایجادات کو ترجیح دینا کتنی خوفناک جسارت اور کتنا ظلم عظیم ہے ؏ الٰہی آسمان کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر

الدعوۃ :- نے جس پیرایہ میں بھی یہ بات کی ہے- بہرحال اس سے وہابیوں کے دل کی بات نوک زبان پر آگئی ہے- کہ انہیں اولیاء اللہ اور ان کے آستانوں کی بجائے اولیاء الشیطن غیر مسلم سائنسدانوں سے تعلق خاطر ہے- اور بغداد شریف و اجمیر شریف کی بجائے لندن شریف اور واشنگٹن شریف ان کا مرجع عقیدت ہے ۔- اسی لئے تو ترجمان وہابیہ نے اپنے اولیاء الشیطن کے لئے وہ سب کچھ مان لیا ہے ۔جن کو یہ گستاخ و بے دین لوگ اولیاء اللہ کے لئے (اللہ کی عطا سے بھی) انکار کرتے اور شرک قرار دیتے ہیں-

ملاحظہ فرمائیے :- انگریز کافروں کیلئے "الدعوۃ" نے ہوائی جہاز و ریڈیو بنانے جیسے تعرفات اور پوری دنیا کی ایک ایک خبر سے واقف ہونے کا کتنی فراخدلی سے اعتراف و اظہار کیا ہے ۔جبکہ اولیاء اللہ کے بارے میں بے دینوں کا یہ "تقویۃ الایمانی" عقیدہ باطلہ ہے ۔کہ • جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں- • رسول کے چاہنے کچھ نہیں ہوتا • ...ان کی خواہش کچھ نہیں چلتی • سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں • کسی انبیاء و اولیاء کی یہ شان نہیں ۔جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے ۔خواہ یوں سمجھے ۔کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے ۔خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے- ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"۔ (تقویۃ الایمان ملخصاً) وغیر ذالک من الخرافات-

؏ جھوٹ ہے کوئی سنی مسلمان ولیوں کی عبادت و پوجا نہیں کرتا۔

کون کہتا ہے وہابی گستاخ نہیں

چونکہ:۔ نجدیوں دیوبندیوں وہابیوں کے بڑے پیشوا کی تعلیم و تربیت ہی یہی ہے۔ کہ "یقین جان لینا چاہیئے۔ ہر مخلوق بڑا (نبی ولی) ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے" "انبیاء اولیاء کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہمکو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے (بھائی) ہیں" "سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں"۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۵-۶۸-۶۴ مطبوعہ دفتر محمدی دہلی)

چنانچہ:۔ اسی تعلیم و تربیت کی بنا پہ نجدی وہابی محبوبان خدا حضرت انبیاء و اولیاء (علیہم السلام و رضی اللہ عنہم) کا بغض و عناد دل میں رکھتے ہیں۔ تقریر و تحریر میں محبوبان خدا کی کردار کشی کرتے اور ان کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں اور معاذ اللہ استغفر اللہ حضرات انبیاء و اولیاء کی شدید تحقیر و تنقیص کا ارتکاب کرتے ہیں۔

نام نہاد اہلحدیث:۔ مکتب فکر کے ترجمان "الدعوۃ والارشاد" کا آرگن ماہنامہ "الدعوۃ" نے محبوبان خدا، اولیاء کرام و حضور خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کے بغض و عناد میں جل بھن کر شقاوت ازلی و خبث باطنی کے تحت اپنے زہر آلود قلم سے لکھا ہے کہ "روزنامہ "خبریں" لاہور کے مطابق خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری کے روضہ مبارک کے گنبد پر چڑھا ہوا سوا من سونے کا تاج چوری ہو چکا ہے"۔

قارئین۔ آپ سوچتے ہونگے • کہ شاید اس چوری کا قبر میں لیٹے خواجہ صاحب نے بتایا ہوگا۔ کہ مجھ غریب نواز کو جو غریبوں کو نواز تا ہے چور سونے کا تاج چرا کر مجھے بھی غریب کر گئے ہیں۔ میرا کچھ کرو۔ نہیں جناب خواجہ نہ بتا سکے۔ اور نہ کبھی بتا سکیں گے • یوں لوگوں کے عقیدہ کے مطابق جو غریبوں کو نواز تا تھا۔ وہ خود لٹ گیا۔ اور چوروں کو تاج اتارنے سے نہ روک سکا۔ اور نہ بتا سکا۔ کہ میرا تاج چرا لیا گیا ہے۔

• صرف اس ایک واقعہ میں حق کے متلاشیوں کیلئے کئی سبق پنہاں ہیں۔ جو کہ مختلف درگاہوں اور مزاروں پر اپنے ماتھے رگڑتے ہیں۔ کہ اللہ کے سوا نہ کوئی غریب نواز ہے۔ نہ عالم الغیب اور نہ مختار کل • اس درگاہ کے دیوان (سجادہ نشین) کو تو خواجہ غریب نواز کے آگے دہائی دینی چاہیئے تھی۔ کہ خواجہ غریب نواز آپ لٹ چکے ہیں۔ کچھ کیجئے۔ لیکن وہ روتا ہوا۔ حکومت کو دہائی دے رہا ہے" (مجلہ الدعوۃ لاہور دسمبر ۹۴ صفحہ ۵۲)

جہانتک:۔ مسئلہ علم غیب و مختار کل اور تصرفات اولیاء کرام کا تعلق ہے۔ ان مسائل کے متعلق علماء اہلسنت کی طرف سے مستقل ضخیم کتب اور مکتبہ رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ سے مدلل و مفصل تبلیغی اشتہارات بارہا شائع ہو چکے ہیں۔ اور فرقہ وہابیہ نجدیہ پر اتمام حجت کردی گئی ہے۔ مگر نہ وہابیوں کی **ابوجہل** کی طرح وہی پرانی ضد اور اڑی ہے۔ کہ "میں نہ مانوں۔ میں نہ مانوں"۔ "خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ (الآیۃ)"

"الدعوۃ":۔ کے مذکورہ مضمون سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نجدیوں کی ذہنیت کتنی گھٹیا اور کتنی گندی ہے۔ ان کا ضمیر کتنا خبیث اور قلم کتنا آوارہ و گستاخ ہے۔ جیسا کہ مولانا حسن رضا بریلوی نے فرمایا ہے کہ:۔

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
تیری اٹھے تو "وکیلوں" سے کرے استمداد
(اور) یا رسول اللہ سے بگڑتی ہے طبیعت تیری

اللہ اکبر:۔ وہ خواجہ غریب نواز تاجدار اجمیر جن کی مسلمہ شخصیت و عظمت کو غیر مسلم بھی سلام پیش کرتے اور خواجہ غریب نواز کے گن گاتے ہیں۔ ان کے خلاف نجدیوں کا غلیظ ذہن و بدزبان "الدعوۃ" اپنی جھوٹی رام کہانی گھڑ کر یہ افترا کرتا اور جھوٹ لکھتا ہے۔ کہ

• چور تاج چرا کر مجھے غریب کر گئے ہیں۔ میرا کچھ کرو۔
• وہ خود لٹ گیا ہے۔ چوروں کو روک نہ سکا۔ نہ بتا سکا۔
• خواجہ غریب نواز آپ لٹ چکے ہیں۔ کچھ کیجئے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

غور فرمائیے:۔ نجدی وہابی رسالہ نے حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ پر کیسی طعن و تشنیع اور ان کی تحقیر و تنقیص کی ہے۔ اور ان کے کروڑوں

• تصنیف مولوی اسمٰعیل دہلوی۔

عقیدتمندوں کی شدید دلآزاری کر کے کسقدر ان کے جذبات کو مجروح کیا ہے؟

وہ غریب نواز:۔ جن کے وصال کے بعد ان کی پیشانی مبارک پر بقلمِ قدرت حَبِیبُ اللّٰہِ مَاتَ فِی حُبِّ اللّٰہ لکھا گیا۔ وہابیوں کو ان کی ذات سے اتنی دشمنی اور غریب نواز کے لقب سے اتنی تکلیف کیوں ہے؟ انہیں ایسی شیطانی تحریر شائع کرنے کی بجائے دلائل سے ثابت کرنا چاہیئے تھا۔ کہ غریب نواز خدا تعالےٰ کا ایسا خاص نام ہے۔ کہ جسمیں لفظی ومجازی اشتراک بھی نہیں ہوسکتا اور فلاں دلیل کے تحت یہ ترک قرار دیا گیا ہے۔

محبوبانِ خدا:۔ کے منکرو ظالمو۔ جب تمہیں زندہ و مردہ "شاہ" عبدالعزیز شاہ سعود۔ شاہ فیصل شاہ خالد و شاہ فہد کہتے سنتے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ تو غریب نواز کے لقب سے تم کیوں جل بھن جاتے ہو۔ کیا بندگانِ خدا غنی کریم سخی نہیں ہوتے۔ اگر ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں تو بتاؤ بندگان خدا کا غنی سخی وکریم ہونا کس دلیل سے جائز ہے۔ اور غریب نواز ہونا کیوں ناجائز ہے۔ اور ان سب میں معنوی لحاظ سے کیا فرق ہے؟

بتاؤ بتاؤ:۔ زندہ و مردہ نجدی سعودی حکمرانوں کو شاہ کہنا کس دلیل سے جائز ہے اور غریب نواز کہنا کس دلیل سے ناجائز ہے۔ اور از روئے شرع "شاہ" اور غریب نواز کہنے نہ کہنے میں وجہ فرق کیا ہے۔ اور دونوں کے جائز وناجائز ہونے کی دلیل کیا ہے۔

سہ کلکِ رضاؔ ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

جانِ نجدیت پر پہاڑ:۔ اب سنیئے۔ ہمارا ایک اور الزامی جواب جو جان نجدیت پر بہت بڑا بوجھ اور پہاڑ ہے۔ اور تمام دنیائے نجدیت کو **ہمارا چیلنج** ۔ ہے کہ وہ بتائیں اور جان نجدیت کی اس بہت بڑے پہاڑ سے گلو خلاصی کرائیں۔ وہابیوں کے رسالہ نے خواجہ غریب نواز (علیہ الرحمۃ) کے مزار کے گنبد شریف سے سونا چوری ہونے کے جس واقعہ پر ایسی شرمناک بدزبانی وور یدہ دہنی کی ہے۔ دنیائے نجدیت و وہابیت جواب دے کہ

خانہ کعبہ۔ ۔ قبلہ مقدسہ جو بیتُ اللّٰہ (اللّٰہ کا گھر) ہے جب اس پر مشرکوں کا تسلط رہا اور عرصہ دراز تک کعبہ میں بتوں کا بسیرا رہا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے گھر کا اور اس کے تقدس کا تحفظ کیوں نہ فرمایا۔ اور اس سے کیوں نہ روکا۔ اور زعم نجدی کے مطابق اسے اس کا علم کیوں نہ ہوسکا

قبلۂ اوّل:۔ مسجد اقصیٰ پر بہت عرصہ سے یہودیوں جیسے دشمنانِ اسلام کا تسلط ہے۔ جہاں وہ کئی مرتبہ عالم اسلام کو تڑپانے والی آتشزنی و بیحرمتی کی دیگر وارداتیں کر چکے ہیں۔ تمہارے بقول "جس خدا کے سوا نہ کوئی غریب نواز ہے نہ عالم الغیب۔ اور نہ مختار کل"۔ اس غریب نواز عالم الغیب ومختار کل کو دشمنان اسلام کی سازشوں سے قبل اور ان کی ظالمانہ کاروائیوں کے بعد کیا ان باتوں کا کوئی علم نہیں ہوسکا۔ اگر (معاذ اللہ) علم نہیں ہوا۔ تو پھر وہ عالم الغیب کیوں ہے۔ اور اگر خدا تعالےٰ کو یہ سب علم تھا۔ اور وہ سب کچھ جانتا دیکھتا تھا۔ تو پھر اس غریب نواز و مختارِ کل خدا نے اپنے ہر دو قبلہ کو لٹنے جلنے وغیرہ سے بچایا کیوں نہیں۔ اور ان ظالموں کافروں کو ایسی کاروائیوں سے روکا کیوں نہیں۔ اور اب تک ان کی گرفت کیوں نہیں کی۔ جبکہ ان ظالمانہ کاروائیوں میں مسلسل توسیع واضافہ ہو رہا ہے۔

بابری مسجد:۔ کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ چوری چھپے نہیں بلکہ علی الاعلان خانۂ خدا "بابری مسجد" کو مشرکوں نے شہید ومسمار کر دیا۔ جس پر وہابیوں نے بھی احتجاج کیا۔ اور اب حال ہی میں۔

چرار شریف میں کافروں نے پھر "خانۂ خدا" وکلام اللہ کو آگ لگا کر شہید کر دیا ہے۔ اور بھارت کے خلاف "یوم سیاہ" پر بھی وہابیوں نے احتجاج کیا ہے ● خود پاکستان میں ظالموں نے مسجدوں پر بم پھینکے نمازیوں کا خون بہایا۔ اور مسجدوں سے جوتے وغیرہ اشیاء کا چوری ہونا تو ایک عام سی بات ہے۔ اس پر وہابی **خدا تعالےٰ** سے کیوں نہیں کہتے۔ کہ تیرے گھر میں تیری مسجدوں میں اسقدر وارداتیں ہوتی ہیں۔ ہے کوئی اہلحدیث والدعوۃ جو اس کا جواب دے

ع‍ہ بحوالہ "اخبار الاخیار"۔

بزرگانِ دین کی کتب کو شیعہ مرزائیہ کتب کی طرح بدنام کیا جائے

(گستاخانِ اولیاء وہابیہ کی ایک نئی سازش کا انکشاف)

نام نہاد "جماعت اہلحدیث" کے ترجمان "الاعتصام" لاہور نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ کہ:

"تصوف کی کفریہ تعلیمات کا رد علماء حق نے ہر دور میں کیا ہے... تصوف کے پھیلنے کی دو اہم وجوہات ہیں۔ اول یہ دین **سیکولر** طرز کا ہے... • دوسری وجہ جس بنا پر دین تصوف نے فروغ پایا وہ ہے۔ شیطان کا اس دین کو ان لوگوں کی طرف منسوب کرنا۔ جنہیں قوم عقیدت واحترام سے یاد کرتی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ یہ نسبت درست ہو یا نہ ہو۔ • تصوف کی ان دو بنیادوں کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ان کے **ابطال** کے لئے ضروری ہے۔ کہ عوام کو صحیح اسلام سے روشناس کیا جائے۔ تاکہ جہالت ختم ہو... • جہاں تک ان تعلیمات کا تعلق ہے۔ جن کے پیچھے بزرگ ہستیوں کی نسبت ہی اصل قوت ہے۔ تو ایسی تعلیمات کا رد ان ہستیوں کے حوالے سے نہایت ضروری ہے۔ تاکہ شخصیت پرستی کا **بت** ٹوٹ سکے۔ اور یہ اسلئے بھی کہ ان اجنبی افکار کو دین اسلام منوانے میں بڑوں کے ناموں نے دلیل باطل کا کام کیا ہے۔ • ہمارے اس معاشرہ میں حسب روایت اسلام کی آڑ لیکر تصوف کی تعلیمات جاری ہیں۔ اور اس کی پشت پر شیطان کا حربہ زورہا ہے (معاذ اللہ)

فہرست کتب:۔ وہ مشہور بنیادی کتب جو اسلام واصلاح کا لبادہ اوڑھے رائج الوقت ہیں۔ ان میں سے چند کا تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے • کشف المحجوب۔ منسوب بہ علی ہجویری۔ اس کتاب میں انبیاء پر تہمت کے علاوہ علم غیب وتصرف کے بارے میں وہ عقائد بیان کئے گئے ہیں۔ جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں... • فتح الربانی۔ ملفوظات منسوب بہ عبدالقادر جیلانی • مکتوبات احمد سرہندی • انفاس العارفین۔ فیوض الحرمین انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ منسوب بہ شاہ ولی اللہ دہلوی۔ ... یہ اور اس کے علاوہ تمام کتب جو دین تصوف کی تائید میں تحریر کی گئی ہیں۔ محل نظر اور قابل تنقید ہیں۔۔ اگر یہ تعلیمات زمرۂ طاغوت میں آتی ہیں۔ اور یقیناً آتی ہیں۔ تو ان کا ابطال کیوں ضروری نہیں؟

• جبکہ اثرات کے لحاظ سے یہ کتب اتنی مضر ہیں۔ کہ عملاً اب تک اس سے گمراہ ہوئے ہیں • کیوں نہ ان کتب (تصوف) کو بھی ویسا ہی معاشرے میں بدنام کر دیا جائے جس طرح شیعہ اور قادیانی مذہب کی کتب اہل توحید کے ہاتھوں بدنام زمانہ ہیں"۔

(ملخصاً الاعتصام لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۹۳ء)

الدعوۃ بھی:۔ رسالہ "الدعوۃ" جنوری ۹۴ء کی اشاعت میں لکھتا ہے: "اس راہ میں ہماری جدوجہد انشاء اللہ جاری رہے گی۔ ہم ان (پیروں گدی نشینوں) کی کرتوتوں سے ... اللہ کے بندوں کو خبردار کرتے رہیں گے۔ تاوقتیکہ لوگ پیروں کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی بجائے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوں۔ درباروں کی طرف رخ کرنے کی بجائے کعبے کی طرف اپنا رخ کریں اور **کشف المحجوب**۔ اخبار الاخیار (شیخ عبدالحق دہلوی) **ملفوظات اور تذکرۃ الاولیاء جیسی** بے سروپا اور غلامانہ ذہن بنانے والی بندوں کی لکھی ہوئی کتابوں کی بجائے وہ رب کی کتاب قرآن پڑھیں۔ اس کے نبی کی کتاب بخاری مسلم اور ترمذی کا مطالعہ کریں"۔ الخ **خدا گنجے کو ناخن نہ دے**

نجدیہ وہابیہ اشقیاء کے ناپاک عزائم اور صوفیاء کرام واولیاء عظام کے ساتھ بغض وعناد کی ہر بین جھلک ہوئی۔ ان کی تحریر ملاحظہ کریں کہ کتنی دریدہ دہنی وخبث باطنی کے ساتھ انہوں نے صوفیاء کرام اور تصوف وروحانیت کے خلاف ایسی بکواس کی ہے، جو ان کے بڑوں کو بھی نہ سوجھی تھی۔

"الدعوۃ" کی شرارت - اُف یہ - "اہلحدیث" اور اتنے جھوٹے -

غیر مقلدین نجدیوں وہابیوں کا ترجمان ماہنامہ "الدعوۃ" لاہور دوسرے نجدیوں وہابیوں کی بہ نسبت کچھ زیادہ ہی گستاخ دریدہ دہن اور جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ بعض احباب نے اس کے ایک مضمون کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ اس لئے اس کی بے ایمانی بددیانتی اور کذب بیانی کا کچھ تذکرہ اور حقیقت حال کا اظہار کیا جارہا ہے۔ زیر بحث مضمون ایک "نیو وہابی" مولوی حبیب الرحمٰن کی "ایمان افروز گفتگو" سے متعلق ہے جو "نیو وہابی اور "رضائے مصطفےٰ" کے مکالمہ کی صورت میں پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ اور نجدیوں وہابیوں کی کذب بیانی و بددیانتی کا ماتم کیجیئے۔

نیو وہابی :- "میرے "اہلحدیث" ہونے پر میرے قتل کے منصوبے بنائے گئے ہیں "سپاہ مصطفےٰ" میں اپنے مخالفین اور معترضین کو قتل کرنے کا خفیہ شعبہ موجود ہے۔" (الدعوۃ دسمبر ۹۴ء صفحہ ۱۵)

"رضائے مصطفےٰ" :- نیو وہابی کا یہ بیان و عنوان اس کا پہلا جھوٹ ہے۔ اسلئے کہ حقائق کے مطابق "سپاہ مصطفےٰ" کے اپنے دو آدمی تو دیوبندی جھنگوی گروپ کے ہاتھوں جھنگ میں شہید ہو چکے ہیں۔ لیکن "سپاہ مصطفےٰ" کے کسی کو قتل کرنے اور ایسے قاتلانہ حملوں کی سرکاری و اخباری طور پر کبھی کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ جیسا کہ "سپاہ صحابہ" کی اس قسم کی وارداتیں وقتاً فوقتاً منظر عام پر آتی رہتی ہیں ● ویسے بھی نیو وہابی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے۔ کہ اس نے نہ اپنے قتل کے متعلق "سپاہ مصطفےٰ" کے خلاف کوئی رپورٹ تھانہ میں درج کرائی ہے اور نہ ہی "سپاہ مصطفےٰ" کے "خفیہ شعبہ" پر پولیس کو چھاپہ مارنے کے لئے کوئی رپورٹ دی ہے۔ اگر نیو وہابی اتنے سنگین الزام میں حق بجانب ہوتا۔ تو یہ قانونی کاروائی ضرور کرنی کرانی چاہیئے تھی۔ **نیو وہابی** :- ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" میں مولوی عطا محمد بندیالوی نے تحریر کیا تھا۔ کہ "جب آخر زمانہ میں عیسٰی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ تو وہ امام ابوحنیفہ کے مسلک کے مطابق حکم کریں گے۔ .... یہ کسطرح ممکن ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام دین محمدی کی اتباع کی بجائے امام ابوحنیفہ کے مسلک کی اتباع کریں گے"۔

"رضائے مصطفےٰ" :- نیو وہابی اور "الدعوۃ" کا "رضائے مصطفےٰ" پر یہ الزام سراسر تحریف و بددیانتی اور کذب بیانی ہے۔ "رضائے مصطفےٰ" میں صرف اتنا ہے۔ کہ ● "عیسٰی علیہ السلام امام ابوحنیفہ کے مسلک کے مطابق حکم کریں گے"۔ اور اس کے بعد اس بات کی تفصیلاً وضاحت کردی گئی ہے۔ کہ یہ اتفاقی مسئلہ ہے۔ کہ "عیسٰی علیہ السلام (در اصل) شریعت محمدی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مطابق حکم کریں گے اور اس کے لئے لازم ہے۔ کہ عیسٰی علیہ السلام کو اس شریعت مطہرہ کا پورا پورا علم ہوگا۔ .... (لیکن) عیسٰی علیہ السلام (کا حکم) حنفی مذہب کے مطابق ہوگا۔ اور اس سے تقلید (و اتباع) لازم نہیں آتی .... مسائل کا امام ابوحنیفہ کے مذہب کے مطابق ہونا تقلید نہیں ● تقلید تب ہوتی۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ائمہ اربعہ کی فقہ کا مطالعہ کرتے اور پھر فقہ حنفی کی (تقلید میں اسکو) دوسری فقہ پر ترجیح دیتے" (رضائے مصطفےٰ۔ ماہ شوال و رمضان ۱۴۰۹ھ)

اہل علم و انصاف :- غور فرمائیں۔ کہ کسقدر وضاحت کے ساتھ یہ بیان کردیا گیا ہے ● کہ نہ عیسٰی علیہ السلام امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی تقلید و اتباع کریں گے ● نہ ائمہ اربعہ کی فقہ کا مطالعہ کریں گے۔ اور ● نہ ہی فقہ حنفی کو دوسری فقہ پر ترجیح دیں گے۔ بلکہ بات صرف اتنی ہوگی۔ کہ عیسٰی علیہ السلام از خود شریعت محمدی کے مطابق جو اجتہاد و فیصلہ کریں گے۔ اس کی بظاہر فقہ حنفی سے مطابقت و موافقت ہوگی۔ مگر آہ :- نام نہاد "اہلحدیثوں" نے

؎ اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

اور نیو وہابی اور "الدعوۃ" نے از روئے شرارت "رضائے مصطفےٰ" نے جس تقلید واتباع کی تردید کی تھی۔

اسی بات کو "رضائے مصطفےٰ" کے ذمہ لگا کر صریح تحریف و بددیانتی کرکے مخلوق خدا کو دھوکہ دیا اور دونوں جہاں میں خود اپنا منہ کالا کیا۔ اسی لئے تو وہابیوں کے امام وممدوح ابو الکلام آزاد کے والد بزرگوار مولانا خیر دین علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا۔ کہ ؎ وہابی بیحیا جھوٹے ہیں یارو

تڑا تڑ جوتیاں تم ان کو مارو (سوانح آزاد)

حوالہ کے مطابق مولانا مرحوم جب شعر پڑھتے۔ تو "تڑا تڑ" کا لفظ خوب زور دیکر پڑھتے تھے۔ **نیو وہابی**:۔ یہ کھلم کھلا گستاخی رسول نہیں تو اور کیا ہے۔ لیکن بریلوی حضرات الزام "اہلحدیثوں" پر لگاتے ہیں۔ کہ "اہلحدیث گستاخ رسول ہیں"۔ **رضائے مصطفےٰ**:۔ جیسا کہ ہم اوپر وضاحت کر چکے ہیں۔ الحمدللہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق "رضائے مصطفےٰ" نے کوئی گستاخی نہیں کی۔ نام نہاد "الدعوۃ" کا بریلوی حضرات پر گستاخی کا الزام اور یہ کہنا کہ بریلوی حضرات اہلحدیثوں پر گستاخی کا الزام لگاتے ہیں۔ دونوں باتیں غلط اور جھوٹ ہیں۔ اور "اہلحدیثوں" کے اللہ تعالےٰ کی طرف امکان کذب کی جھوٹی نسبت کرنے کی ان پر یہ پھٹکار ہے۔ کہ یہ لوگ ہر بات میں جھوٹ بولتے ہیں۔ بہر حال بریلوی حضرات پر گستاخی کا الزام محض جھوٹ اور بے بنیاد ہے۔ اور جہاں تک نام نہاد اہلحدیثوں وہابیوں کا تعلق ہے۔ ان کے گستاخ وکذاب اور بے ادب وبے دین ہونے میں کوئی شک نہیں۔ تفصیل مطلوب ہو تو اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب "الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ"۔ مکتبہ رضائے مصطفےٰ سے منگوا کر تسلی کر لیں۔ **اعتراف جرم**:۔ "نیو وہابی" نے لکھا ہے کہ "مجھے اہلحدیث" اکابر کی دو عبارتوں کے متعلق کافی الجھن تھی۔ ... اس سلسلہ میں علماء اہلحدیث نے مجھے بتایا۔ کہ اہلحدیث اکابر کوئی غلط بات کتاب وسنت کے خلاف لکھ جائیں۔ تو ان کی بات قبول نہیں کریں گے۔ اور تحقیق کے نتیجہ میں جو بات صحیح سامنے آئے گی بس وہی قبول کی جائے گی"۔ (حوالہ مذکورہ ملخصاً)

"رضائے مصطفےٰ":۔ نیو وہابی اور "الدعوۃ" نے اپنے اکابر کی دو گستاخانہ عبارتوں کے متعلق الجھن کو گول مول کرکے انہیں چھپانے کی جو ناکام کوشش کی ہے۔ اس نے بھی ان کی گستاخی و بددیانتی ظاہر کر دی ہے۔ لہٰذا۔ اگر نیو وہابی اور "الدعوۃ" سچے ہیں۔ تو اپنے اکابر کی مذکورہ دونوں عبارتوں کو نقل کریں۔ اور کتاب وسنت کی روشنی میں ان کا شرعی حکم بیان کرکے ان گستاخ اکابر کی مذمت وان سے لاتعلقی کا اظہار کریں۔ یہ کیا بات ہوئی۔ کہ ان عبارتوں کو ظاہر بھی نہ کریں۔ انہیں غلط و کتاب وسنت کے خلاف بھی سمجھیں اور پھر اپنے اکابر کی قصیدہ خوانی بھی کرتے رہیں۔ یہ سب دھوکہ بازی منافقت اور راہ فرار ہے۔ اور نیو وہابی و "الدعوۃ" کے اس بیان سے بھی نام نہاد "اہلحدیثوں" اور ان کے اکابر کا گستاخ ہونا ثابت ہو گیا ہے۔

؎ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

وہابیہ نجدیہ کے بعض گستاخانہ عقائد باطلہ

وہابی "شیخ الاسلام" "سردار اہلحدیث" مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ ہے۔ کہ ● "مرزائی امام کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی ... یعنی گروہ جماعت کرا رہا ہو تو (جماعت میں) مل جاؤ" (اخبار "اہلحدیث" امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء) ● "میرا مذہب اور عمل ہے۔ کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی"۔ (اہلحدیث امرتسر ۲ اپریل ۱۹۱۵ء) ● "اگر عورت مرزائن ہے تو (اس سے) نکاح جائز ہے"۔ (اہلحدیث امرتسر نومبر ۱۹۳۴ء) ● "جو شخص مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہے (بلکہ مسلمان جانے) اسے کافر کہنا صحیح نہیں"۔ (اہلحدیث امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء ملخصاً) **مسلمانو**۔ مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں وہابیوں کی منافقت و دورنگی ان کے عقائد باطلہ اور "سردار اہلحدیث" کے نام نہاد فتووں اور دریچہ مرزائیوں مرتدوں سے ان کے گٹھ جوڑ سے خبردار ہو۔

"الدعوۃ" کی شرارت

● نجدیوں کا ماہنامہ "الدعوۃ" لاہور بھی نام نہاد "اہلحدیث" لاہور کی طرح بدزبانی کذب بیانی اور خبث باطنی کے اظہار میں بہت آگے ہے۔ بظاہر اس کا عنوان جہاد ہے۔ لیکن درحقیقت اس کا ہر شمارہ اہل سنت وجماعت و اولیاء کرام کے خلاف بغض و عناد سے بھرا ہوتا ہے ● ہم نے کئی مرتبہ اسی کو للکارا اور اس کی کذب بیانی و گستاخی کو آشکارا کیا۔ مگر اسے سامنے آنے اور سچائی کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ **اسوقت**:۔ ماہ محرم کا "الدعوۃ" ہمارے پیش نظر ہے۔ جسمیں اس نے گذشتہ دنوں اسلام آباد میں "دعوت اسلامی" کے اجتماع کو بڑے بھونڈے طریقہ اور نہایت خبثانہ و میراثیانہ انداز میں پیش کیا ہے ● اور بعض سنی سنائی منگھڑت اور کسی عامی کی غیر ذمہ دارانہ باتوں کے سہارے "دعوت اسلامی" کے اجتماع پر استہزاء کیا ہے۔ اختصاراً اس کی بعض باتوں سے اس کی کذب بیانی و خبث باطنی کا اندازہ فرمائیں۔

لکھتا ہے:۔ اسلامی بھائی ساری رات مسجد میں سوئے رہے۔ صبح نمازیوں نے اٹھایا۔ تو کہنے لگے۔ ہم مسافر ہیں۔ کئی اسلامی بھائی نہ اٹھے۔ اور نماز کو نیند پر قربان کر دیا۔" (الدعوۃ ماہ محرم ص ۳۴)

رضائے مصطفےٰ:۔ "الدعوۃ" کے اسی ایک اقتباس سے اس کے جھوٹا ہونے کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ دعوت اسلامی کے اسلامی بھائیوں کے متعلق یہ تأثر دینا کہ انہوں نے نماز کو نیند پر قربان کر دیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم مسافر ہیں۔ (یعنی ہم پر نماز ضروری نہیں) ● یہ ادارہ "الدعوۃ" کی نہایت بے ایمانی و بددیانتی ہے۔ دعوت اسلامی سے متعلق کوئی اسلامی بھائی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ اگر وہ نماز میں اس طرح غفلت و جسارت کے مرتکب ہیں۔ تو وہ دور دور سے اجتماع میں کیا لینے جاتے ہیں؟ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ رات زیادہ جاگنے کے باعث کبھی کوئی بتقاضائے بشریت بوقت نماز نہ اٹھ سکے۔ یا دعوت اسلامی کے کسی رکن سے نہیں بلکہ محض جلسہ و اجتماع سننے کیلئے آنے والے کسی عامی شخص سے نماز میں ایسی غفلت ہو جائے۔ مگر دعوت اسلامی سے متعلق کوئی اسلامی بھائی ایسا نہیں کہہ سکتا جیسا کہ "الدعوۃ" نے بہتان لگایا ہے ● پھر اگر کسی سے ایسی غفلت ہوئی ہے۔ تو باقی اجتماع کے سارے حاضرین و غالب اکثریت کے بالمقابل بعض گنتی کے افراد کی کیا اہمیت ہے؟ یہ "الدعوۃ" کی نابینائی و اندرونی گندگی کا مظاہرہ ہے۔ کہ اسے بکثرت کار خیر و نماز باجماعت اور تبلیغ و اذکار میں مشغول غالب اکثریت تو نظر نہیں آئی۔

● مگر گنتی کے چند عامی قسم کے ان افراد پر اس کی نظر جا پڑی جیسا کہ گندی مکھی پاکیزہ چیزوں کو چھوڑ کر گندگی پر بیٹھنا پسند کرتی ہے۔ جب "الدعوۃ" کا اندر خبیث اور نظر ہی غلیظ ہو تو اسے سنتوں بھرا اجتماع بدعتوں بھرا نظر نہیں آئیگا۔ تو اور کیا ہوگا گویا ؂

آنکھ والا تیرے جلوؤں کا نظارہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

استہزاءِ سنت:۔ نام نہاد "الدعوۃ" سنت عمامہ شریف اور سبز رنگ کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے۔ "میں نے جیالے سے سوال کر ڈالا ... تو یہ سبز پگڑی والا پھڑ پھڑا کر بولا۔ بعض لوگ ان کی سبز پگڑیاں دیکھ کر انہیں طوطا بھی کہتے ہیں۔ یوں بھی اتنی ساری سبز پگڑیاں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے جیسے انسان طوطوں کے دیس میں آگیا ہو۔" بتائیے یہ مسخری و میراثیانہ بکواس و سوقیانہ انداز "مجاہدین اسلام" کی زبان ہے؟ کیا یہی توحید و سنت کا پیغام اور اسلامی اخلاق کا نمونہ ہے کہ سنت عمامہ کا استہزاء کیا جائے۔ عاملین سنت پر اس طرح پھبتیاں کسی جائیں اور باعمل انسانوں مسلمانوں کو اسلام و

انسانیت سے خارج قرار دے کر انہیں حیوانوں جانوروں
طوطوں سے تعبیر کیا جائے۔ سورت الحجرات کی آیۂ مبارکہ
یا ایھا الذین امنو لا یسخر قوم من قوم (الآیہ)
کا کوئی بھی ترجمہ اٹھا کر دیکھ لیں۔ کہ الدعوۃ کا یہ طعن و تمسخر کیا
سراسر ان کے کاذب و مخالفِ قرآن اور تارکِ حدیث و محروم
اخلاق ہونے کا ثبوت نہیں؟ کیا الدعوۃ نے اپنے ننگے سر
پھرنے بلکہ نمازیں پڑھنے والے وہابیوں داڑھی منڈے کترے
والے نوجوانوں اور ٹیلیویژن و ڈش انٹینا سے دل بہلانے
والے نجدیوں کے خلاف بھی اسطرح لکھا اور ان پر طعن و
تمسخر کیا ہے۔ جس طرح عمامہ شریف سر پر رکھنے اور سبز
پگڑی باندھنے والے دعوت اسلامی کے حاملینِ سنت
کے خلاف اپنی شقاوت و خباثت کا مظاہرہ کیا ہے۔ سچ
فرمایا۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کہ ستیاناس ہو دشمن کی اس
آنکھ کا۔ جسے ہنر بھی عیب نظر آتا ہے۔

چشم بد اندیش برکندہ باد
کہ عیب نماید ہنرش در نظر

"الدعوۃ":۔ نے اعتراض برائے اعتراض کے طور پر لکھا ہے۔ کہ "کالی
پگڑی اللہ کے رسول سے ثابت ہے۔ اور سبز پگڑی کا کسی حدیث میں
ذکر نہیں ملتا"۔ ● مسئلہ کی تفصیل سے قطع نظر یہ بات تو مسلم ہے کہ
اصل عمل عمامہ شریف کا باندھنا ہے۔ اور اصل عمل کی جو اہمیت ہے۔
اس کی بہ نسبت پگڑی کے رنگ کے بارے میں گنجائش ہے۔ بہر حال سبز
پگڑی پہ پیچ و تاب کھانے والے اور کالی پگڑی کی اہمیت جتلانے والے نجدیوں
سے یہ سوال ہے۔ کہ نام نہاد اہلحدیثو! بتاؤ۔ مسنون چہرے کے ساتھ
سبز پگڑی والوں کی جو با جماعت کثرت تعداد ہے۔ اس کے بالمقابل تمہاری
تحقیق و تبلیغ کے مطابق وہابیوں میں نوجوانوں بوڑھوں اور مولویوں سمیت
کالی پگڑی باندھنے والے وہابیوں اور نجدیوں سعودیوں کی کتنی تعداد ہے؟

اگر سچے ہو۔ کچھ خوف خدا اور حیا رکھتے ہو۔ تو سبز پگڑی والوں
کے بالمقابل کالی پگڑی پہننے والے وہابیوں نجدیوں اور مولویوں کی
فہرست پیش کرو۔ ورنہ جھوٹے پروپیگنڈہ "دعوت اسلامی کی ناحق
کردار کشی" میراثیانہ و سوقیانہ انداز اور داڑھی منڈے کترے انگریزی
حجامت والے نوجوان وہابیوں اور گلے علماء کے بغیر ٹوپی پوش مولویوں
اور ننگے سر پھرنے والے نکھٹو ٹولے وہابیوں کی پردہ پوشی سے باز آؤ۔
اور خود بے عمل اور "تارکِ حدیث و سنت" ہونے کے باوجود دعوتِ
اسلامی کے باریش و با عمامہ متبعِ سنت صالح نوجوانوں پر نشانہ
بازی کی بجائے پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ "الدعوۃ" نے "مدینۃ المدینہ" کے
نعرے سے بھی تکلیف محسوس کی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ وہابیوں کا یہ عقیدہ باطلہ ہے
کہ روضۂ رسول (علیہ السلام) کی نیت سے سفر کرنا حرام و گناہ ہے"۔ العیاذ باللہ
جیسا کہ:۔ نام نہاد مسلک "اہلحدیث" کے داعی "جمعیت اہلحدیث"
کے ترجمان ہفت روزہ "الاسلام" لاہور نے تصریح کی ہے۔ کہ "امام
ابن تیمیہ اور آپ کے شاگرد علامہ ابن قیم نے یہ موقف اختیار کیا ہے
کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کی بجائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
قبر اقدس کی زیارت کی نیت سے جانا حرام ہے۔۔۔ روضہ اقدس
کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حرام ہے"۔ گستاخی کی دنیوی سزا
"علامہ ابن تیمیہ کو اس مسلک کے اختیار کرنے کی بنا پر زندگی میں ہی
شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ پابند سلاسل بھی ہونا پڑا۔ آپ پر
آلام و مصائب کے پہاڑ توڑے گئے۔ مگر ابن تیمیہ کا قدم نہ ڈگمگایا۔۔۔
بہت سے اہل علم نے جن میں ہر مسلک اور ہر مذہب کے لوگ شامل تھے آپ کے خلاف
کتابیں لکھیں"۔ (الاسلام لاہور ۹ اگست ۱۹۸۵ء) ملاحظہ فرمائیے۔ جن بد نصیبوں
اور ان کے گروہوں کا سوادِ اعظم اہلسنت و اکابر علماء امت کے برعکس یہ عقیدہ باطلہ
ہو۔ کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر اقدس کی زیارت
کی نیت سے جانا اور روضہ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حرام ہے۔ ایسے بد نصیبوں
کو دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع۔ اس کے مدنی ماحول و مدنی نعروں سے
کیوں تکلیف نہ ہو۔ مگر جلنے والے جلتے رہیں گے۔ اور انشاء اللہ۔ "المدینہ چلو مدینہ۔ آج
نہیں تو کل مدینہ" کے نعرے گونجتے رہیں گے۔ سدا رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے۔

اقراری منافقت :۔ "الدعوۃ" نے لکھا ہے۔ کہ "دعوت اسلامی کے اجتماع میں اعلان ہوا۔ کہ ہم سب تصور ہی تصور میں مدینے جا رہے ہیں۔۔۔۔ شاید اب یہ (سبز پگڑیوں والے) واقعی طوطے بنکر مدینے کی طرف اڑ رہے تھے۔ چنانچہ اب میرا وہاں کیا تھا۔ میں وہاں سے اٹھا اور دوسری طرف چل دیا۔ (الدعوۃ حوالہ مذکورہ)

"الدعوۃ" :۔ کی یہ عبارت نجدیوں کی مدینہ منورہ سے صریح بے رخی اور اقراری منافقت نہیں تو اور کیا ہے۔ کیسی شقاوت اور اندرونی خباثت کا مظاہرہ ہے۔ کہ جب وہ "تصور ہی تصور میں مدینے کی طرف اڑ رہے تھے۔ تو اب میرا (وہاں کیا کام) تھا۔ میں وہاں سے اٹھا اور (مدینے کی بجائے) دوسری طرف چل دیا۔"

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ہے ان نام نہاد نجدی مجاہدوں کی "الدعوۃ والارشاد" کی تربیت کہ ● دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع کو بدعتوں بھرے اجتماع سے تعبیر کرنا۔ دعوتِ اسلامی کے باریش سبز عمامہ والے صالح نوجوانوں پر "سبز طوطوں" کی پھبتی کسنا اور مدینہ منورہ کے تعریفوں پر جلنا اور مدینہ کی طرف پرواز کے موقع پر دوسری طرف چل دینا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

"الدعوۃ" :۔ کے مذکورہ اقتباس کی روشنی میں سورت منافقون میں قرآن مجید نے سرکار مدینہ سے بے رخی کرنے والے منافقین کی جو نشاندہی فرمائی ہے۔ ملاحظہ کریں۔ کہ ● "جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں۔ تو (منافق) اپنے سر گھماتے ہیں۔ اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔" (الآیہ) قرآن کے اس بیان کے بعد "الدعوۃ" کے مضمون نگار کی سرکار مدینہ سے بے رخی کے الفاظ آخر میں پھر دہرا لیں۔ کہ شاید اب یہ واقعی طوطے بنکر مدینہ کی طرف اڑ رہے تھے۔ چنانچہ اب میرا وہاں کیا تھا۔ میں وہاں سے اٹھا اور دوسری طرف چل دیا۔ تف ہے۔ اس منافقانہ روش اور مرکز مدینہ سے بے رخی پر۔

نہایت غلیظ افتراء :۔ ماہنامہ "الدعوۃ" نے مئی سے ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ "سلیم قادری (سنی تحریک) سے گذارش ہے۔ کہ آپ کے علماء پیر اور گدی نشین تو انگریزوں کی مدد اور جاسوسی کرتے رہے۔ ان کو تعویذ لکھ کر دیتے رہے۔ کہ تم پر مسلمانوں کی بد دعا کا اثر نہ کرے۔" ● عام فضا اور تاثر یہ ہے۔ کہ (قائد سنی تحریک) قادری صاحب کو ایران سپاہ صحابہ کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ اس کی مالی طور پر امداد اور اسلحہ کی سپلائی وہ کر رہا ہے۔ ● "تذکرہ غوثیہ" کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ پیر محکم دین کے پاس ایک شخص مرید ہونے کے لئے آیا۔ کہا پڑھ "لا الٰہ الا اللہ محکم دین رسول اللہ"۔ (رسالہ "الدعوۃ" مئی ملخصاً)۔

حالانکہ :۔ یہ تینوں باتیں نہایت غلیظ جھوٹ اور افتراء ہیں۔ ● انگریزوں کی مدد اور تعویذ دینے کا الزام بھی جھوٹ ہے۔ جھوٹے اور مفتری "الدعوۃ" نے اس کا صریح ثبوت نقل نہیں کیا اور کسی مجہول کتاب کے نام نہاد حوالہ سے اپنی بے ایمانی چھپانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اتنے بڑے الزام کا کوئی اہم ثبوت ہونا چاہیئے ● ہاں وہابیوں کے بڑوں نے بالفرود انگریزوں سے تعاون کیا بھی ہے اور ان سے تعاون لیا بھی ہے۔ جس کے لئے خود وہابیوں کی کتابیں۔ حیات طیبہ۔ سوانح احمدی۔ الحیات بعد الممات اور ترجمان وہابیہ وغیرہ میں کافی ثبوت ہے۔

ایران :۔ کا سنی تحریک کو امداد و اسلحہ دینے کا وہابی الزام بھی محض بیحیائی و شدید ہٹ دھرمی ہے۔ اسی لئے "الدعوۃ" نے اس کا کوئی معقول ثبوت نہیں دیا ● البتہ "الدعوۃ" کے انداز میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ پاکستان میں انتشار پھیلانے، آپس میں لڑانے اور مسلمانوں کو ورغلانے اور وہابی بنانے کے لئے نام نہاد مرکز "الدعوۃ والارشاد" کو بھارت اور سعودی عرب کی طرف سے وسیع پیمانہ پر مالی امداد اور اسلحہ کی سپلائی ہو رہی ہے۔

جس کا "الدعوۃ" والوں کی سرگرمیوں اور اسلحہ کی نمائش سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے ● جہاں تک کتاب "تذکرہ غوثیہ" کا تعلق ہے۔ یہ قطعاً اہل سنت کی کتاب نہیں ہے۔ جیسا کہ "فتاویٰ رضویہ شریف" ج ۱۲ ص ۱۹۵ میں اس کی شدید تردید سے ظاہر ہے لہٰذا "فتاویٰ رضویہ" کی تردید کے باوجود "الدعوۃ" کا "تذکرہ غوثیہ" کے حوالہ سے اہل سنت کے خلاف پراپیگنڈا کرنا اس کی نری جہالت یا صریح ہٹ دھرمی اور بددیانتی ہے۔ جبکہ "سردار اہلحدیث" مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بقول خود وہابیوں کا یہ کلمہ ہے۔
"لا الٰہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ" (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

مقام غور ہے۔ کہ مرکز "الدعوۃ والارشاد" کا ترجمان "الدعوۃ" اپنی بدعقیدگی بے ایمانی انگریز دوستی اور بددیانتی کی پردہ پوشی کے لئے کس قدر حقائق کو مسخ کر کے خواہ مخواہ مذہب حق اہل سنت و مسلک اعلیٰحضرت کے خلاف ظالمانہ پراپیگنڈا میں مصروف ہے۔ شاید اسے معلوم نہیں ہے کہ اس نے جو ابلیسی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کی نحوست سے خود اسی کے نجدی مذہب کے پول کھلیں گے۔ اور انشاء اللہ اہل سنت کی حقانیت و صداقت اور شان رسالت و ولایت کے خلاف اس کی ابلیسی مہم کبھی بار آور نہ ہوگی۔ اس لئے۔ کہ

؎ حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

بنیادی وجہ:۔ سوچنے کی بات ہے۔ کہ نجدی وہابی اور ان کے رسائل و ترجمان بالخصوص نام نہاد ماہنامہ "الدعوۃ" اس کثرت کے ساتھ جھوٹ کیوں بولتے ہیں۔ اصل حقائق کو کیوں چھپاتے اور مسخ کرتے ہیں۔ اور ایسا زبردست دھوکہ کیوں دیتے ہیں۔ تو

حضرات:۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے۔ کہ ان ظالموں نے جھوٹ جیسے بدترین و ملعون قبیح فعل کی اس سبوح و قدوس کی طرف نسبت کی۔ اور ذات باری تعالیٰ پر جھوٹ (امکان کذب) کا اتہام لگایا۔ تو جن کے نزدیک خدا جھوٹ بول سکتا ہے وہ خود جھوٹ کیوں نہ بولیں۔

چنانچہ پیشوائے وہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کے رسالہ یکروزی میں بیان کردہ اس عقیدۂ باطلہ کی تشریح کرتے ہوئے نام نہاد "جماعت اہلحدیث" کے خصوصی ترجمان ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور نے ۲۲ نومبر ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ:۔
"عیب ہے جھوٹ کی ذات پر لازم نہیں۔ اور جب ذات کو لازم نہ ہوا۔ تو اس پر قدرت ہونے سے خدا کی ذات میں کوئی نقص پیدا نہیں ہو سکتا ... ● اللہ تعالیٰ کلام پر قادر ہے کلام اور سچی جھوٹی اس کلام کی دو قسمیں ہیں۔ تو جو اصل پر قادر ہو وہ اس کی فروعات پر بھی قادر ہوتا ہے۔ بس جھوٹ پر خدا کی قدرت سے کوئی خرابی لازم نہیں آتی ... ● جھوٹی کلام کرنا اللہ کے لئے عیب نہیں۔ چہ جائیکہ اس پر قدرت عیب ہو۔

غرض:۔ اس قسم کی وجوہ بہت ہیں۔ جو دیوبندیہ کے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں۔ (کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے) (حوالہ مذکورہ ملخصاً)

مسلمانو! انہیں پہچانو:۔ یہ ہے نجدی وہابی دیوبندی مذہب جسمیں شان رسالت و ولایت کی گستاخیوں پر بھی ان کا جی نہیں بھرا۔ تو شان الوہیت پر بھی جھوٹ کا دھبہ لگا دیا۔ ؏ ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار۔

"الدعوۃ" تیری شقاوت اب تیری زبان پر
کیا خوب سبقت لے گئے اپنے شیطان پر
کچھ جھوٹ کی تو داستاں تیری عجیب ہے
جو خوب فیل ہو گئی ہے امتحان پر
"فنکار" تو بہتان تراشی میں خوب ہے
واضح جھوٹی جا رہی ہے ہر ایک آن پر
ہے صحبت بد نے تجھے بد ہی بنا دیا
مرشا جا رہا ہے تو نجدی کی آن پر
دل میں خبث ہے تیرے اور تیری نظر غلیظ
پھر تجھ کو کیوں آئے نظر مسلم جہان پر

(از قلم۔ مجاہد اہلسنت مولانا محمد بشیر احمد رڈیالہ و ڑائچ ضلع گوجرانوالہ)

"الدعوۃ" کی شرارت مسئلہ میلاد و علماءِ سلف

"سیرۃ الرسول" :۔ یہ کتاب امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بیٹے شیخ عبداللہ کی تصنیف ہے۔ جسے وہابیوں کے ادارہ جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم و المکتبۃ السلفیہ لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے ص۱۳ پر شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی نے نقل کیا ہے۔ "کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ نے بھی دودھ پلایا۔ جو ابولہب کی باندی تھی اور ابولہب نے اسے اس وقت آزاد کیا تھا۔ جب اس نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت کی ابولہب کو بشارت دی تھی۔

تحقیق :۔ بعد از موت جب ابولہب کو خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا۔ کہ تیرا کیا حال ہے؟ تو ابولہب نے کہا۔ میں دوزخ میں ہوں۔ مگر ہر پیر (سوموار) کے دن میرے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور مجھے انگلی سے پانی چوسنا میسر آتا ہے۔ اس لئے کہ میں نے ثویبہ باندی کو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت کی بشارت سنکر اسے انگلی کے اشارہ سے آزاد کر دیا اور اس نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دودھ پلایا۔" (جس کی بدولت یہ تخفیف و پانی چوسنا میسر آیا۔ (تائید ابن جوزی) :۔ علامہ ابن جوزی محدث نے فرمایا۔ کہ جب ابولہب جیسے کافر کو جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا۔ مولد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رات خوشی منانے کی جزا نصیب ہوئی۔ تو اس موحد مسلمان امتی کا کیا حال (و انعام) ہوگا۔ جو مولد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشی مناتا ہے" (حوالہ مذکورہ)

"ھذا الحبیب" :۔ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ضخیم کتاب مسجد نبوی شریف کے واعظ ابوبکر جابر الجزائری کی تالیف ہے۔ جو مکتبہ سلفیہ جدہ شریف (سعودی عرب نے شائع کی ہے)۔ اس کے ص۲۹ پر نقل کیا ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت موجب خیر و دافع شر ہے۔ تحقیق ابولہب کو بھی اس کی محبت نے نفع دیا۔ جب اسے ولادت نبوی کی بشارت دی گئی کیونکہ جب اسے خواب میں دیکھا گیا۔ تو فرشتہ دکھائی اس کی موت کے باعث اسے عذاب ہوتا تھا۔ مگر ہر پیر کو یوم ولادت پر اس کی خوشی کرنے کے باعث اسے اپنی انگلی سے پانی چوسنا میسر آتا تھا۔" (حوالہ مذکورہ)

علامہ ابن کثیر :۔ جو نامور مفسر و مؤرخ اور محدث ہیں اور امام الوہابیہ ابن تیمیہ کے خوشہ چین وا سی کے ساتھ دمشق میں مدفون ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابولہب کی باندی ثویبہ نے بھی دودھ پلایا۔ جس نے آپ کے چچا ابولہب کو ولادت کی بشارت سنائی تھی جب ابولہب نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ حضرت عباس نے ابولہب کے مرنے کے بعد اسکو خواب میں دیکھا کہ وہ بڑے برے حال میں ہے تو اس سے پوچھا کیسا رہا؟ اس نے جواب دیا مرنے کے بعد کوئی بہتری نہ مل سکی سوائے اس کے کہ ثویبہ کے آزاد کرنے کے صلے میں بس اس میں پینے کو کچھ مل جاتا ہے۔ اپنے انگوٹھے کے گڑھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس حدیث کی اصل بخاری و مسلم میں ہے۔ ابولہب وہ بدبخت انسان ہے۔ جس کی مذمت میں قرآن پاک کی ایک پوری سورۃ نازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ اسکی آزاد کردہ باندی نے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دودھ پلایا تو اس کا فائدہ اس کے مرنے کے بعد اسکو کچھ نہ کچھ ملتا ہے۔ امام سہیلی وغیرہ نے اس خواب کا اتنا حصہ اور بیان کیا ہے کہ ابولہب نے حضرت عباس سے یہ بھی کہا "دوشنبہ کو یہ

عذاب میں کچھ کمی کردی جاتی ہے"۔ علماء نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور کی تشریف آوری کی بشارت سنانے پر ثویبہ کو جس روز ابولہب نے آزاد کیا تھا۔ اسی روز اس کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے۔ (تذکرہ "میلاد رسول" مفسر قرآن علامہ ابن کثیر ص۱۸)

● مسئلہ میلاد کے ضمن میں ابولہب کی مذکورہ روایت خود منکرین میلاد کے گھر سے اور ان کے اکابر وممدوحین کے حوالہ سے نقل کی گئی ہے۔ یعنی شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی۔ مسجد نبوی کے واعظ کی جدہ سے شائع شدہ کتاب اور علامہ ابن کثیر کے حوالوں سے جس میں دو چیزوں کی صراحت ہے۔ ایک تو مسئلہ میلاد کے ضمن میں ابولہب سے متعلقہ روایت کی اہمیت وتسلسل سے نقل ہونا اور ● دوسرا اس سے علامہ ابن جوزی جیسے اکابر اہل علم ومحدث و "اہلحدیث" کا یہ استدلال۔ کہ "جب ابولہب جیسے کافر کو جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا۔ مولد النبی کی رات خوشی منانے کی یہ جزا نصیب ہوئی۔ تو اس موحد مسلمان امتی کا کیا حال (وانعام) ہو گا۔ جو مولد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشی مناتا ہے"۔ (کما مر آنفاً)

شارح بخاری:۔ امام احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ اور شارح "مؤطا" علامہ عبدالباقی زرقانی علیہ الرحمۃ نے بھی ابولہب سے متعلقہ یہی روایت نقل کر کے الامام الحافظ شمس الدین ابن الجزری علیہ الرحمۃ سے نقل فرمایا۔ کہ "جو مسلم موحد امتی اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مولد شریف کی خوشی مناتا اور حسب توفیق خرچ کرتا ہے۔ سو اس کے نہیں۔ کہ اللہ کریم کے فضل عمیم سے اس کی جزا جنات نعیم ہے"۔ (شرح مواہب لدنیہ ج ۶ ص ۱۳۷)

شارح مشکوٰۃ:۔ ملا علی قاری وشیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی ابولہب سے متعلقہ اسی روایت کو نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ مسلمان موحد امتی کا میلاد شریف منانا بدرجہ اولیٰ باعث فیوض وبرکات ہے ملاحظہ ہو (المورد الروی ملا علی قاری ص۱۵ مدارج النبوت۔ محدث دہلوی ص۲۴ ج۱)

ملاحظہ فرمایا:۔ آپ نے کہ ابولہب سے متعلقہ مذکورہ روایت کے متعلق اکابر علماء امت جلیل القدر محدثین وشارحین بخاری ومشکوٰۃ وخود مخالفین کے اکابر وممدوحین نے تسلسل کے ساتھ کیسی نفیس تحقیق فرمائی ہے ● اور اس سے کتنا ایمان افروز و باطل سوز نتیجہ اخذ فرمایا ہے۔ کہ ● جب ابولہب جیسا شدید کافر و اکفر محض خاندانی تعلق کے باعث میلاد مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کی خوشی منانے سے فیضان میلاد سے محروم نہ رہا ● تو جو مسلمان امتی آپ کو رسول ونبی مان کر آپ کے عشق ومحبت کے باعث میلاد شریف کی خوشی مناتا ہے وہ تو بدرجہا بڑھ کر فیضان میلاد سے مستفیض ومشرف ہوگا۔ مگر آہ۔ اس علمی وتحقیقی وعلم فہم مسئلہ کو سمجھنے اور اپنانے کی بجائے نجدیوں وہابیوں نے ایسے اکابر محدثین وممدوحین کے بالمقابل اپنی شقاوت وقلبی خباثت اور شان رسالت سے عداوت کے باعث استہزاء وتمسخر اور میراثیانہ انداز میں اس روایت ومسئلہ کا الٹا اس طرح حلیہ بگاڑا اور بکواس بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ کہ "ابولہب۔ کو جب اس کی لونڈی ثویبہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش کی خبر دی۔ تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اسی وقت یہ خوشخبری لانے پر ثویبہ کو آزاد کر دیا ● لیکن ... جب پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قریش مکہ کو پیغام الٰہی سناتے ہیں ... تو مجمع سے وہی پیدائش کی خوشیاں منانے والا ابولہب کھڑا ہو کر گالیاں دینے لگتا ہے ● گویا کہ ابولہب نے بھی جشن (میلاد) منایا۔ لیکن دعوت حق کو تسلیم نہ کیا۔ بلکہ مخالفت کی بالکل اسی طرح جس طرح آج کے نام نہاد مسلمان کر رہے ہیں"۔ (ماہنامہ الدعوۃ لاہور جولائی ۱۹۹۴ء ص[illegible])

بدبختی:۔ کی انتہا یہ ہے۔ کہ ظالم مضمون نگار نے میلاد دشمنی پر مبنی اپنے خبیث مضمون کی سرخیاں بھی نہایت قبیح [illegible]

بہر حال محدثین وبزرگان دین کی بجائے نجدیوں [illegible] کرے گا۔

نام نہاد "الدعوۃ والارشاد" کے
"مرکز طیبہ" کی دہشت گردی کے خلاف اہلحدیث عالم کا احتجاج

(ماہنامہ "صراط مستقیم" سے قاری عبدالحفیظ کے انٹرویو کا اقتباس)

سوال: قاری عبدالحفیظ صاحب! آپ عوامی اجتماعات میں
سخت اور نامناسب الفاظ میں ضیاء الحفیظ شہید کے قتل کا ذمہ دار
مرکز الدعوۃ اور اس کی قیادت کو ٹھہراتے رہے ہیں۔ آپ کے
پاس کیا ثبوت ہے؟

جواب:۔ میں پوری ذمہ داری اور اعتماد کے ساتھ اس سوال کا
جواب دے رہا ہوں۔ آپ اگر شائع کر دیں گے تو میں سمجھوں گا۔
آپ میرے دکھ میں شریک ہیں اور میں آپ کے اس دعوے پر
یقین بھی کروں گا۔ کہ آپ اہلحدیث جماعت کے خلاف ہونے والی ہر
سازش کو بے نقاب کریں گے۔

سوال:۔ قاری صاحب آپ جواب دیں ہماری کوشش ہوگی کہ ہم من و
عن شائع کریں۔ جواب:۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ۲۵ اگست ۱۹۹۱ء
کو ان لوگوں نے میرے بیٹے ضیاء الحفیظ کو قتل کیا۔ جس جگہ ان لوگوں
نے اپنا معسکر بنایا ہے اور جہاں یہ لوگ رہ رہے ہیں۔ وہاں کسی
مخالف سے دوبدو تجربے کا کوئی خدشہ نہیں۔ دھوکہ ہے دھوکہ عوام
کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا رہی ہے۔ کاروباری مقاصد کے لئے کی
جانے والی جدوجہد کو جہاد کا نام دیا جا رہا ہے۔ ناول نگاری اور افسانہ نگاری
کی طرز پر جھوٹی ٹیل اسٹوریاں اپنے رسالے میں شائع کرتے ہیں ● قطعاً
کوئی دشمن کی گولی لگ کر شہید نہیں ہوتا یہ دھوکہ دیتے ہیں عطاء اللہ نامی
لڑکے کو دریا میں اٹھا کر لے گئے اور اسے بیچ منجدھار میں لے جا کر چھوڑ
دیا اور لکھ دیا کہ تقریباً شہید ہوا ● مولانا عبدالرشید راشد کے بیٹے عبدالرؤف
جانباز کو اس طرح مارا کہ وہ کتاب پڑھتے ہوئے جا رہا تھا۔ انہوں نے اپنی ایک
چھوٹی سی توپ ہے۔ اس میں سے چھوٹا سا گولہ نکلتا ہے۔ اس کے لگتے
ہی وہ دریا میں گر جاتا ہے ● اس طرح مولانا عبدالرفیق سلفی کے
فرزند اور دیگر بچوں کو یہ مارتے رہے ہیں۔

سوال:۔ اگر آپ کی بات صحیح بھی مان لیں تو ان بچوں کے قتل سے
ان کو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے۔

جواب:۔ یہ وسائل گاڑیاں ایئرکنڈیشن دفاتر، دولت یہ سب
شہداء کے قتل کی قیمت ہی تو ہے جو انہوں نے عربوں اور پاکستان کے
سادہ لوح "اہلحدیثوں" سے وصول کی ہے۔ یہی فائدہ ہے۔ بچوں کے قتل سے
مسقط، بحرین، کویت اور دیگر بیرون ممالک ان کے بنک بیلنس موجود ہیں۔
حقیقت یہ تھی کہ احمد سعود نامی انہی کے ایک لڑکے کی فائرنگ سے
بچہ شہید ہوا۔ اس نے دو فائر کئے آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر ایک فائر
ہو تو اسے قتل خطا کہا جاتا ہے۔ لیکن دو فائر سے تو قتل خطا والی بات

سوال:۔ آپ کو کس ذریعے سے پتہ لگا کہ آپ کا بیٹا احمد سعود کی
کی فائرنگ سے ہلاک ہوا ہے۔

جواب:۔ بعد میں "الدعوۃ" کے ہی کچھ افراد ان کے ٹیسٹ
کے کرتوت دیکھ کر ان سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ ان میں معسکر طیبہ کے
یاسین اثری اور معسکر اقصیٰ کے امیر محمد اشتیاق اور ایک دو اور افراد بھی
تھے۔ انہوں نے مجھے حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ یہ لوگ وہیں ہوتے
تھے جہاں میرا بیٹا شہید ہوا ہے ● یہ ساری صورت حال سے واقف تھے
لیکن جب مجھے حقیقت حال کا علم ہوا تو میرے دل کو شدید دھچکا لگا میں
نے پروفیسر سعید صاحب سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہنے لگے قاری صاحب
وہ بچہ بڑا نیک ہے جس کے ہاتھ سے سہواً فائر ہو گیا۔ جو ضیاء الحفیظ
کو لگ گیا۔ وہ کہتا ہے مجھے نہیں پتہ کس طرح مجھ سے فائر ہو گیا۔

ع سربراہ مرکز طیبہ۔ مریدکے

سوال :- حافظ سعید صاحب نے آپ کے سامنے اس بات کا اعتراف کیا کہ ضیاء الحفیظ کمیونسٹ کی گولی سے نہیں مرکز الدعوۃ ہی کے کسی لڑکے کے فائر سے شہید ہوا جو غلطی سے چل گیا تھا؟

جواب :- ہاں بالکل پروفیسر سعید صاحب نے اس بات کا اقرار کیا اور جس لڑکے سے گولی لگی اس کا نام بتایا۔ براہ مہربانی آپ اس طرح لکھیں جس طرح میں کہہ رہا ہوں۔ میں پوری ذمہ داری سے بات کہہ رہا ہوں۔ اگر قوم کا ایک بچہ بھی ظلم و بربریت سے بچ جاتا ہے تو آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا۔

سوال :- کیا ابتداء میں مرکز الدعوۃ والوں کو بھی واقعہ کا صحیح علم نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے مجلہ الدعوۃ میں حقیقت کے برعکس رپورٹ شائع کی؟

جواب :- پتہ کیوں نہیں تھا۔ جناب سب پتہ تھا مجلہ الدعوۃ میں جان بوجھ کر جھوٹی رپورٹ بڑی مہارت سے بنا کر چھاپی گئی۔ یہ مجلہ "الدعوۃ" والوں کی عادت ہے۔ وہ عوام کو کیش کرانے کے لیے جھوٹے اور من گھڑت شہادتوں کے واقعات بالکل افسانوی انداز میں لکھ کر چھاپتا ہے۔ یہاں آپ مجلہ الدعوۃ میں چھپنے والی رپورٹوں کی صحت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جب وہ ایک عالم دین کے بیٹے سے متعلق جھوٹی اور من گھڑت رپورٹ شائع کر سکتے ہیں تو عام اہلحدیث خاندان تو کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

سوال :- اس بات میں کہاں تک صداقت ہے کہ مرکز الدعوۃ نے آپ کو بطور دیت کچھ رقم ادا کر دی ہے؟

جواب :- یہ جھوٹ ہے۔ انتہا کر دی ہے چالبازی کی انہوں نے چالیس ہزار روپے کا ڈرافٹ چھپوا کر ہزاروں کی تعداد میں پنجاب اور کراچی میں بھی تقسیم کئے ہیں۔ مجھے بتائیں ایسا دنیا میں کونسا بینک ہے جو پیسے مجھے دے دے اور چیک ان کے حوالے کر دے۔ کتنا بڑا مذاق ہے اس شخص کے ساتھ جس کا کلیجہ چھید اگیا ہے۔ ضیاء الحفیظ کی والدہ اس غم میں پاگل ہو گئی ہے۔

سوال :- الدعوۃ والوں کی شرعی عدالت میں بھی مسئلے کو اٹھایا گیا ہے؟

جواب :- ایسی شرعی عدالت جسکے جج مفتی عبدالرحمٰن صاحب تھے جو اُن کے اپنے آدمی تھے۔ جن کو میں قتل میں ملوث کہتا ہوں ان کا کھا کر ان کا پی کر ان سے تنخواہ لے کر ان کے اے سی کمروں میں بیٹھ کر فیصلہ کریں۔ ہم مقتولوں کا کہاں کا انصاف ہے؟ ● مفتی عبدالرحمٰن (صاحب) نے راولپنڈی میں یہ جھوٹ بولا کہ میں نے قاری عبدالحفیظ کو (پانچ لاکھ یا اب دس لاکھ کہا تھا) دس لاکھ روپے دیئے ہیں۔ اسی طرح مرکز الدعوۃ کے ہی آدمی عبدالغفار اعوان (صاحب) نے میرے داماد کو کہا کہ اگر ہم نے اسے مارا ہے تو اس کی قیمت بھی ادا کر دی ہے۔

سوال :- شرعی اصطلاح میں لفظ جہاد کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب :- جدوجہد کے معنوں میں کوشش کے معنی میں ہاتھ سے تلوار سے زبان سے قلم سے کی جانے والی ہر وہ کوشش جس کا مقصد اللہ کے دین کی سربلندی ہو جہاد ہے۔ جہاد کے مفہوم کو ایک خاص مقصد کے تحت محدود کیا جا رہا ہے۔ وہ خاص مقصد دولت اکٹھی کرنا ہے۔ مرکز الدعوۃ اور اس کے لیڈر خود اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ یہ کر رہے ہیں جہاد وہاد نہیں ہے بلکہ یہ ان کا کاروبار ہے۔ اگر یہ جہاد کشمیر کو واقعی جہاد سمجھتے تو ان میں سے کسی کا بچہ وہاں شہید ہوا ہوتا کوئی زخمی ہوا ہوتا۔ لیکن اپنے بچوں کو بچا کر رکھتے ہیں۔ دوسروں کے بچوں کو مرواتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود اس کام میں مخلص نہیں ہیں ● عوام اہلحدیث بڑی سادہ لوح ہے۔ انہوں نے گہرائی میں جا کر نہیں دیکھی کہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی لمبی داڑھی رکھ لے اور شلوار ٹخنوں سے اوپر کر لے بس اس پر اعتماد کر لیں گے۔ باقی خواہ وہ لڑکیاں بیچتا رہے یا پوری جماعت کو بیچ کر کھا جائے ان کو کچھ نہیں کہیں گے۔

(بحوالہ اہلحدیث رسالہ ماہنامہ صراط مستقیم :
کراچی اکتوبر ۱۹۹۴ء ملخصاً)

"اہلحدیث" باپ کی دردمندانہ فریاد۔ حکومت و فوج اور علماء اہلحدیث کیلئے لمحہ فکریہ)

"جمعیت اہلحدیث": ۔ کا ترجمان ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور ۲۶ اکتوبر میں لکھتا ہے۔ کہ "علماء اہلحدیث کو یہ شکایت ہے۔ کہ مرکز "الدعوۃ" مریدکے سے وابستگان ان کا ادب و احترام نہیں کرتے۔ لیکن اب اس سے بھی بڑھ کر کئی مقامات سے ہمیں اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ وہاں مرکز "الدعوۃ" کے وابستگان اپنی اسلحہ تربیت کو علماء اہلحدیث کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کر چکے ہیں۔ کئی ایک مقامات پر باقاعدہ فائرنگ بھی کی ہے۔ اور کئی علماء کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش بھی کر چکے ہیں۔ گذشتہ دنوں "توحید آباد" میں مولانا محمد یوسف احرار پر وہاں کے "مسئول" نے پستول تان لیا تھا۔ اسطرح قاری عبدالحفیظ صاحب پر لاہور صدر میں گذشتہ ستمبر میں اور اب چند روز قبل منڈی واربرٹن میں بھی مسلح افراد حملہ آور ہوئے ہیں ● ہم متنبہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر قاری عبدالحفیظ صاحب یا کسی اور عالم کو نقصان ہوا۔ تو اس کی تمامتر ذمہ داری مرکز الدعوۃ کے مرکزی عہدیداران خصوصاً حافظ محمد سعید پر ہوگی" (ناظم دفتر مرکزی جمعیت اہلحدیث)

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور۔ ۱۱ اکتوبر کی رپورٹ کے مطابق "جامع مسجد مبارک اہلحدیث گوجرہ میں خطبہ دینے کے تنازعہ پر مسجد انتظامیہ اور مرکز الدعوۃ والارشاد کے رہنماؤں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ خطیب مسجد مولانا محمد یحییٰ عزیز اور ان کے ساتھیوں کے منع کرنے پر کمانڈر الدعوۃ اور ان کے ساتھی ہاتھا پائی پر اتر آئے۔ فریقین کو تھانہ سٹی لیجایا گیا" معاملہ رفع دفع ہونے پر کمانڈر اور ان کے ساتھی کو رہا کیا گیا۔

باپ کی فریاد: ۔ "میرا بیٹا امان اللہ ایک مذہبی تنظیم کی وساطت سے افغانستان میں جہاد کیلئے گیا ہوا تھا کہ ۱۵ اگست کو پروفیسر محمد اسلم ڈار نے اطلاع دی کہ امان اللہ ۱۳ اگست کو شہید ہو گیا ہے اور اس کی نعش آرہی ہے۔ نعش آئی تو ہمیں اسے دیکھنے سے منع کر دیا گیا۔ مگر ہم نے زبردستی اس کا چہرہ دیکھا تو اس تنظیم کے چند علماء نے اسے فوری طور پر اس انداز میں دفنانا چاہا کہ ہم بھی اس کے جنازے میں شامل نہ ہوں ● بہرحال بیٹے کو دفنا دیا گیا۔ مگر وجہ شہادت یا موت معلوم نہ ہو سکی، مجھے کبھی کچھ بتایا گیا کبھی کچھ۔ آخر میں یہ بات بتائی گئی کہ امان اللہ کی ایک غلط حرکت کی وجہ سے خیمے کے دوسرے لڑکوں نے اسے مارا تو اس کی موت واقع ہو گئی ● حالانکہ میرا بیٹا انتہائی نیک اور شریف تھا کوئی بھی غلط حرکت نہیں کر سکتا تھا جبکہ مجھے مفتی عبدالرحمان اور دوسرے کئی لڑکوں نے فیصل آباد محلہ رضا آباد مسجد اہلحدیث میں واضح طور پر بتایا کہ میرا بچہ بلا جرم اور بے گناہی میں مارا گیا ہے ● میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے بچے پر بعد از مرگ بہتان باندھنے والے علماء امارت، امامت، افتاء اور تدریس کے اہل ہو سکتے ہیں؟ میں اپنے بچے کے معاملے میں کس کو کہوں اور کہاں جاؤں؟ (محمد خالد ولد محمد شفیع ٹمبر ڈار جامع مسجد نصرت اہلحدیث محلہ گلستان کالونی نوشہرہ سانسی روڈ گوجرانوالہ) (روزنامہ خبریں لاہور ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

لمحہ فکریہ: ۔ "اہلحدیث" باپ نے اپنے بیٹے کے سلسلہ میں اپنی دردمندانہ فریاد میں اگرچہ "مرکز الدعوۃ والارشاد" کا نام نہیں لیا۔ اور صرف "ایک مذہبی تنظیم" کا حوالہ دیا ہے۔ مگر پہلی دو خبروں کی روشنی میں غالب گمان یہی ہے۔ کہ اس ظالمانہ کاروائی کے مرتکب بھی مرکز الدعوۃ والے ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ کچھ عرصہ قبل خطیب اہلحدیث قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی نے بھی رسالہ "صراط مستقیم" کراچی میں بالکل اسی واقعہ کی طرح اپنے بیٹے کے قتل کے سلسلہ میں صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(دوسروں کی زبان سے)

اعجاز اور ساتھیوں کو "مرکز طیبہ" والوں نے قتل کیا، جماعت "اہلحدیث" کا الزام

تھانہ مریدکے میں مقدمہ کیلئے درخواست، مجھے بھی مارنے کی کوشش کی گئی۔ خالد علوی (اہلحدیث کے مرکزی رابطہ سیکرٹری)

● "فیروز والہ (کے پی آئی) پندرہ روز قبل ملنے والی نعش "اہلحدیث یوتھ فورس" پنجاب کے صدر حافظ اعجاز امین عرف اعجازی کی تھی۔ اس انکشاف کے بعد جماعت "اہلحدیث" نے حافظ اعجاز امین عرف اعجازی اور ان کے ساتھی ابوہریرہ ناصر کے قتل کا الزام مریدکے میں واقع مرکز طیبہ کے ارکان پر عائد کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں تھانہ سٹی مریدکے کو ایک درخواست دی گئی ہے ● واضح رہے کہ پندرہ روز قبل مریدکے کے نواح سے ایک جوان سال نعش ملی تھی۔ جسے تین روز تک شناخت نہ ہونے پر پولیس نے لاوارث قرار دے کر دفن کر دیا۔ "اہلحدیث" کے رہنماؤں نے پولیس کے پاس تصویریں دیکھ کر شناخت کر لیا ● معلوم ہوا ہے کہ حافظ امین عرف اعجازی اپنے دو ساتھیوں ابوہریرہ ناصر کے ساتھ بیگم پورہ لاہور میں اپنے دفتر سے گوجرانوالہ کیلئے گیا مگر گھر نہ پہنچا تو لاہور دفتر رابطہ کیا گیا جس پر لاوارث نعش شناخت ہو سکی ● "اہلحدیث" کے مرکزی رابطہ سیکرٹری خالد علوی کی درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ مریدکے میں واقع "مرکز طیبہ" نے اعجاز عرف اعجازی اور دیگر دوسرے ساتھیوں کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں مزید لکھا ہے کہ مرکز طیبہ کے ساتھ مذہبی اختلافات ہونے کی وجہ سے دو سال قبل اس جماعت کے ارکان نے مجھے خود اغوا کر لیا اور مرکز طیبہ لے آئے جہاں زبردست تشدد کیا اور قتل کی سازش کر رہے تھے۔ (روزنامہ "دن" لاہور ۱۴ ستمبر ۹۷ء، نوائے وقت لاہور)

گوجرانوالہ :۔ (نمائندہ جنگ) مریدکے کے قریب قتل ہونے والے جماعت اہلحدیث کے سیکرٹری اطلاعات حافظ اعجاز امین اعجازی کی گوجرانوالہ میں غائبانہ نماز جنازہ کے شرکاء جانباز فورس کے مرکزی عہدیداروں کو دیکھ کر مشتعل ہو گئے۔ جانباز فورس کے سربراہ نے مولانا محمد اختر محمدی

مقتول کے والد حکیم محمد امین کو نماز جنازہ سے بمشکل باہر نکالا۔ سوگ میں شہر بھر کے مکتبہ فکر اہلحدیث کے مدارس بند رہے۔ مقتول کے والد حکیم محمد امین نے "جنگ" کو بتایا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق اعجاز کو جس بیدردی سے قتل کیا گیا ہے وہ بڑا دردناک ہے۔ اعجاز کی گردن پر ۱۵ سینٹی میٹر لمبے اور ۲ سینٹی میٹر گہرے زخم کا نشان ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم اس کی لاش کو مریدکے سے بعض قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے نہیں لائے اور ہم نے اس کے قاتلوں کو بے نقاب کر کے کیفر کردار تک پہنچانا ہے ● انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کی لاش کو نارووال روڈ پر کار سواروں کی طرف سے ۲۱ اگست کی رات کو پھینکنے کی بعض شہادتیں ملی ہیں ● انہوں نے بتایا اعجاز نے ۱۹۹۱ء میں "اہل حدیث جانباز فورس" میں شمولیت اختیار کی۔ مقتول نے ۲۸ جنوری ۱۹۹۷ء کو ایک مذہبی جماعت کے رہنما ماسٹر خالد سے جہاد کشمیر کے شرعی یا غیر شرعی کے موضوع پر مناظرہ کیا۔ اس کے بعد اس کے قریبی دوست نے خبردار کیا کہ ایک مذہبی تنظیم اسے قتل کرنے کی سازش تیار کر رہی ہے۔

دوسری لاش :۔ گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) مریدکے میں جماعت اہلحدیث پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات حافظ اعجاز احمد اعجازی کی لاش ملنے کے ایک ہفتہ بعد اسکے دوسرے ساتھی اور جماعت اہلحدیث کے رہنما ابوہریرہ ناصر کی مسخ شدہ لاش بھی مل گئی۔ انہیں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں قبرستان کلاں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مقتول ابوہریرہ کے جسم کے بعض اعضاء کو کاٹا گیا اور تشدد کے بعد ہلاک کر کے لاش لاوارث قرار دے کر دفنائی گئی۔ جماعت اہلحدیث اور جانباز فورس کے مرکزی رہنما مولانا اختر محمدی اور مقتول کے لواحقین نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ سے ملزموں کا سراغ لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۱۹ ستمبر ۹۷ء وغیرہ)

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

نجد نگر کی باتیں (اہلحدیث، تنظیم اہلحدیث، الاعتصام والدعوۃ خاموش کیوں ہیں؟)

میلادِ اقبال اور وہابی:۔ ۹ نومبر ۱۹۹۶ء کو ملک بھر میں سرکاری طور پر مفکرِ پاکستان ڈاکٹر محمد اقبال کا یوم ولادت دھوم دھام سے منایا گیا مختلف مقامات پر مختلف تنظیموں کی طرف سے جلسے کئے گئے۔ تقاریر ہوئیں حکام و عوام نے مزار اقبال پر حاضری دی۔ چادریں چڑھائی گئیں اور دعائیں کی گئیں۔ ● اس سلسلہ میں مرکزی مجلس اقبال کے زیر اہتمام الحمرا ہال لاہور میں بھی ایک تقریب و مرکزی پروگرام منعقد ہوا۔ جسمیں مرد و زن کے مخلوط اجتماع میں "قائد اہلحدیث" پروفیسر ساجد میر نے بھی حاضری دی اور "یوم میلاد اقبال" کی مناسبت سے اپنی تقریر میں کہا کہ "یوم اقبال" اس لحاظ سے مبارک اور اہم تر ہے۔ کہ چند روز قبل ایک ظالم حکومت سے نجات ملی"۔
● ۱۱۔ نومبر کے اخبارات میں اس پروگرام کی جو تصاویر اخبارات میں شائع ہوئیں ان میں اسٹیج پر پروفیسر ساجد میر کے ساتھ ایک بے پردہ عورت بھی شمع محفل بنکر شریک محفل ہوئی ● نیز اس موقع پر ہال میں موجود حاضرین نے مہمان خصوصی چیف جسٹس سجاد علی شاہ کے احترام میں کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔ (روزنامہ "جنگ، نوائے وقت" لاہور ۱۱۔ نومبر ۹۶ء)

اللہ اکبر:۔ ربیع الاول کی آمد پر جن لوگوں کو شرک و بدعت کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ اور جو لوگ ماہِ نور شہرِ سرور کی آمد سے پہلے ہی یوم میلاد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف تقریری و تحریری طور پر طوفان بدتمیزی برپا کر دیتے ہیں۔ اور ہر طرف زہر اگلنے لگتے ہیں۔ یوم میلاد اقبال سے متعلقہ مذکورہ "بدعات" پر وہ صرف خاموش ہی نہیں بلکہ "قائد اہلحدیث" یوم میلاد اقبال منانے کیلئے بذات خود "محفل میلاد اقبال" میں رونق افروز ہیں۔ اور دیگر بدعات کے علاوہ نہ فوٹو بازی پر ان کی رگ توحید پھڑکتی ہے۔ نہ مرد و زن کی مخلوط مجلس اور اسٹیج پر بے پردہ عورت کا "شمع محفل" بننا نہیں گراں گزرتا ہے۔ اور نہ ہی شرک و بدعت کی اتنی بڑی "واردات" پر "اہلحدیثوں" کے ترجمان "اہلحدیث و تنظیم اہلحدیث اور الاعتصام والدعوۃ" پر کوئی لرزہ طاری ہوتا ہے۔ اور "شریعت مطہرہ و نجدی وہابی مذہب" کے خلاف اتنے بڑے واقعہ کو بھی ہضم کر جاتے ہیں۔ ● جبکہ میلاد اقبال پر "قائد اہلحدیث" کے متعلق "شیطان اخرس" بن جانے والوں کی زبانیں میلاد مصطفٰے کے خلاف خرافات کیلئے گز گز بھر باہر نکل آتی ہیں۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہو جاتا کہ ان نام نہاد "اہلحدیثوں" کو میلاد اقبال منانے۔ مزار اقبال پر حاضری دینے اور چادریں چڑھانے، عورت کو شمع محفل بنانے، قیام تعظیمی کرنے تالیاں بجانے اور فوٹو بازی کا ارتکاب کرنے پر کوئی غصہ و رنج نہیں۔ اسلام و توحید کو کوئی خطرہ نہیں۔ انہوں نے اگر واویلا کرنا اور غصہ نکالنا ہے تو صرف جشن میلاد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) منانے پر ● اس لئے نہیں کہ یہ بدعت و شرک ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یوم میلاد اقبال مع متعلقات منانا زیادہ جرم قرار پاتا۔ بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ وہابیہ نجدیہ کو شان رسالت سے عداوت ہے۔ اور نجدی وہابی مذہب کو شان محمدی کا مظاہرہ ناگوار ہے۔

آہ ۔۔ وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے؟

چیلنج قبول کرنے کی بجائے گالی و دھمکی۔

"رضائے مصطفٰے" کے گذشتہ شمارہ میں بفضلہ تعالٰی ہم نے "اہلحدیث کانفرنس" پر مدلل و لاجواب تبصرہ کیا تھا۔ اور نام بنام "اہلحدیث رسائل" کو چیلنج کیا تھا۔ مگر افسوس کہ کسی ذمہ دار وہابی کو چیلنج قبول کرنے یا جواب دینے کی جرأت تو نہ ہوئی مگر کسی نامعلوم وہابی نے اپنے مکتوب میں غلیظ گالیاں لکھیں اور شدید نقصان پہنچانے کی دھمکی دی مگر ہماری کسی بات اور حوالہ کی تردید نہیں کی۔ کیا یہی "اہلحدیث" ہونے کا مظاہرہ اور ان کی تہذیب و اخلاق کا نمونہ ہے؟ یہ وہابیانہ طریقہ کار تو وہابیوں کی شکست اور "رضائے مصطفٰے" کی فتح و صداقت کی دلیل ہے۔ اور دھمکیوں کے بالمقابل ہمارا یہ وظیفہ ہے۔
حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر۔ آمین۔

منکرین میلاد کو چیلنج (ایک بہت اہم معرکۃ الآراء مدلّل و تاریخی مقابلہ)

رضائے مصطفےٰ" میں ہم نے بعنوان

"سعودی عرب میں یوم الوطنی کی ۶۵ ویں بدعت"

منکرین میلاد کے تمام گروہوں کو چیلنج کیا تھا۔ کہ وہ اپنے اس منافقانہ کردار کو صحیح ثابت کریں کہ ان کی ممدوح نجدی سعودی حکومت کی ہر سال کی طرح امسال بھی **۲۳ ستمبر** کو "یوم الوطنی" (قومی دن) کی خود ساختہ سالانہ ۶۵ ویں بدعت کا جواز کیوں ہے؟ اور اہل اسلام و بزرگان دین میں ۱۲ ربیع الاول کو صدیوں سے منائی جانے والی یوم میلاد النبیؐ کی تقریب سعید کا بدعت و ناجائز ہونا کیوں ہے؟ ہمارے چیلنج کی تائید میں مصر کے دانشور الاستاذ احمد بدوی کا ایک مضمون بھی شاہ فہد اور نجدی مفتیٔ اعظم عبدالعزیز بن باز کے نام شائع ہوا ہے۔ جو بشکریہ ماہنامہ "السعید" ملتان ہمارے چیلنج کی تقویت کے لئے درج ذیل ہے۔ الاستاذ احمد بدوی رقمطراز ہیں کہ

● "وہابیوں کے سب سے بڑے مفتی عبدالعزیز بن باز کے خیال میں "میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بدعت اور کسی بھی ملک یا قوم کا قومی دن منانا جائز ہے"۔ جیسے اس نے فتوی دیا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ وہابیوں کے مفتی نے اس حدیث پاک کو دلیل بنایا کہ "ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ ہے"۔

(دیکھئے فتاویٰ و تنبیہات و نصائح الشیخ عبدالعزیز بن باز ص۵۴)

● حیرت کی بات ہے کہ وہابیوں کا مفتی محفل میلاد شریف کو بدعت گمراہی اور دوزخ کا باعث سمجھتا ہے بلکہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کو شرک قرار دیتا ہے۔ حالانکہ سعودی قومی دن کی بھی کوئی مذہبی یا دینی اہمیت نہیں اور نہ ہی اس کی قرآن و سنّت سے کوئی دلیل لائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ سعودی عرب کے قومی دن کی محفلوں کے بارے میں ہم نے اس کی رائے نہیں سنی اور یہ دن جزیرہ عربیہ کے تخت پر شاہ عبدالعزیز کے جلوہ افروز ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے ● ان محفلوں میں شاہ عبدالعزیز کی شان و شوکت کے قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور لمبے چوڑے مال خرچ کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی ویژن ریڈیو اخبارات میں ٹیلی گرام اشتہاراتِ تبریک شائع کرائے جاتے ہیں اور شاہ کی شان میں ایسے ایسے مضامین لکھوائے جاتے ہیں۔ جن میں غلط فقرے بھی کھلم کھلا استعمال ہوتے ہیں ● کتنی عجیب و غریب بات ہے کہ وہابی "قانون" محفل میلاد النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریبات کو بدعت اور ناجائز سمجھ کر روکتا ہے جبکہ سعودی عرب کے قومی دن منانے کو جائز قرار دیتا ہے اور اس کی تمام تقریبات کو بدعت نہیں بلکہ جائز اور ضروری سمجھتا ہے تضاد۔ ہمیشہ وہابیوں کا مفتی قول و فعل کے اس تضاد کا شکار کیوں رہتا ہے؟ کیا مفتی صاحب یہ فتوی دے سکتے ہیں کہ قومی دن منانا کفر و شرک یا بدعت ہے؟ خدا کی قسم اگر وہ ایسا فتویٰ صادر کر دے تو اس کا سر کاٹ دیا جائے اور اس کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے اور اس کا منصب چھین لیا جائے ● میلادُ النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور قومی دن کے بارے میں مختلف فتووں کے دو سبب ہیں۔ پہلا سبب میلاد شریف منانے سے روکنا "ایک گہری انگریزی سازش" ہے جسے انگریزوں کی خفیہ ایجنسیوں نے تشکیل دیا۔ اس ناپاک منصوبے کے اہم مقاصد میں سے ایک مقصد حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شخصیت کو (نعوذ باللہ) مجروح کرنا اور آپ کی تعظیم و تکریم کو ختم کرنا ہے اس سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انگریزی ایجنسیوں نے یہ ناپاک منصوبہ محمد بن عبدالوہاب کے سپرد کیا اور اس کی تکمیل کے لئے ہر ممکن مدد اور تمام وسائل اس کے سپرد کر دیئے۔ کیونکہ اسلام کے دشمن یہ جانتے ہیں کہ مسلمان اگر اپنے نبی سے

منقطع ہو گئے۔ تو اسی لمحے اپنے دین اپنے اسلام اور اپنے ربّ
سے بھی منقطع ہو جائیں گے۔ تاریخ کے وہ منحوس مناظر بھی دیکھئے جب
ان وہابیوں نے اہل اسلام کے خلاف ہی مورچہ بندی کی اور انگریز کی
طرف سے سپرد کیا جانے والا ناپاک فریضہ محمد بن عبدالوہاب سے
ابن باز تک نے خوب نبھایا۔ دوسرا سبب قومی دن منانے کی اجازت
سراسر بن باز کا کارنامہ ہے جب تک وہ اس کی اجازت دیئے رکھے
گا۔ وہابیوں کے تمام علماء اس کو بے چوں وچرا تسلیم کریں گے وہابیت
کی خدمت کے لئے خطرناک کردار ابن باز ادا کر رہا ہے

اے لوگو! ہمیں اس پستی سے نکالو۔ وہابیوں کا مفتی مبہوت ہو گیا
اور گونگا بہرا بن گیا ہے۔ اے وہابیوں کے سب سے بڑے مفتی یہ
فکری انحراف مذہبی تعصب اور قول و عمل میں تضاد کیوں ہے؟

سوال: اپنی خواہشات کے مطابق حلال وحرام کا فتویٰ کیوں
دیتے ہو جبکہ نفسانی خواہش حق و صداقت کا چہرہ دیکھنے سے اندھا
کر دیتی ہے۔ کیا تمام ملت اسلامیہ کا یوم میلاد منانا بدعت اور گمراہی
ہے؟ اور سعودی عرب) کا قومی دن منانا جائز ہے؟ ہمیں جواب دو
اللہ تعالٰے تمہیں نفع (ہدایت) دے۔" (اردو ترجمہ از ممتاز احمد سدیدی)

"الاعتصام" کا تصدیقی نوٹ: مسلک "اہلحدیث" کے داعی و ترجمان
ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور نے ۲ تا ۸ اکتوبر کی اشاعت میں یوم میلاد النبی
(صلی اللہ علیہ وسلم) کی تردید و مخالفت کی طرح "الیوم الوطنی" کی سالانہ نجدی سعودی بدعت سیئہ
کی تردید و مخالفت کی بجائے الٹا اس کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے۔
"المملکۃ العربیہ السعودیہ کے دنیا بھر میں سفارت خانے ہر سال ۲۳ ستمبر
کو "الیوم الوطنی" کے عنوان پر اپنے سفارتخانوں میں خود بھی جمع ہوتے ہیں اور دیگر اہم
شخصیات کو بھی دعوت دیتے ہیں... ہمارے خیال میں.... لٹریچر کے ذریعے
بھی عام مسلمانوں تک اس کے فوائد پہنچائے جائیں۔ تو یہ بھی سلطان عبدالعزیز
کی حسنات میں اضافہ اور ان کیلئے صدقہ جاریہ ہوگا۔"

اور سنیئے: (وہابی بچہ کی ولادت کی خوشی میں کانفرنس)
جماعت اہلحدیث" کا خصوصی ترجمان ہفت روزہ
"تنظیم اہلحدیث" لاہور ۲۴ اپریل کی اشاعت میں لکھا ہے۔ "اہلحدیث
یوتھ فورس چک بلوچاں ضلع اوکاڑہ کے ناظم مالیات عبدالرشید زرگر کے
ہاں بچے کی ولادت کی خوشی پر "جامع مسجد اہلحدیث" میں ۲۱ اپریل ۹۸ء
کو ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔" (ص۱۷)

دوسرا وہابی بچہ: "سردار محمد اکرم" کے گھر پیدا ہوا۔ تو اس کی
ولادت کی خوشی میں بھی ۲۷ اگست کو جامع مسجد اہلحدیث کے
جلسہ میں بعد نماز عشاء مولانا محمد شریف صاحب الہ آبادی اور قاری محمد صادق
رحمانی نے خطاب کیا۔ (منجانب اہلحدیث یوتھ فورس کنگن پور ضلع قصور)
(بحوالہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور۔ ۲ تا ۸۔ اکتوبر سنہ ۹۸ء ص۱۵)

"الیوم الوطنی": منانے اور "یوم میلاد النبی" کو بدعت و ناجائز قرار
دینے والے **نجدیو** ● وہابی بچوں کی ولادت کی خوشی میں کانفرنسیں
کرنے اور "میلاد مصطفٰے کانفرنس" کو بدعت و ناجائز کہنے والے وہابیو
● صد سالہ جشن دیوبند منانے اور اسمیں اندرا گاندھی کو مدعو کرنے
اور "جشن میلاد مصطفٰے" کو بدعت و ناجائز قرار دینے والے دیوبندیو
اللہ تعالٰے سے ڈرو۔ کچھ خوف خدا کرو۔ مخلوق خدا کو گمراہ نہ کرو۔
شان رسالت کی دشمنی میں بالکل اندھے نہ ہو جاؤ۔ اور کچھ سمجھو سوچو کر

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

تفصیل کیلئے: کتاب مستطاب "جشن میلاد النبی ناجائز کیوں اور
جلوس اہلحدیث و جشن دیوبند کا جواز کیوں" بھی تاریخی یادگار کے طور پر
حاصل فرمائیں۔ جسمیں منکرین میلاد کا مدلل و مکمل محاسبہ کیا گیا ہے۔ اور
تحقیقی و الزامی طور پر لاجواب دلائل و حوالہ جات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔
مع بدعات "اہلحدیث" ۔ صفحات ۶۴۔ ہدیہ ۱۲ روپے۔ ملنے کا پتہ۔
مکتبہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام گوجرانوالہ۔

میلاد دشمنی میں بددیانتی

ترجمان وہابیہ نام نہاد "الدعوۃ" لاہور نے شمارہ ربیع الاول میں عید
میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف بغض و خبث کا اظہار کرتے
ہوئے علامہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب "الحاوی للفتاوی"
کے حوالے سے لکھا ہے۔ کہ "شیخ تاج الدین فاکہانی نے کہا۔ میں اس میلاد
کی کوئی اصل نہیں جانتا... یہ بدعت ہے۔"

میلاد دشمنی میں "الدعوۃ" کی یہ بدترین بددیانتی ہے۔ کہ اس نے
"الحاوی للفتاوی" کے حوالے سے فاکہانی کا میلاد شریف کے خلاف قول نقل کر
کے "الحاوی" کے متعلق یہ غلط تأثر دیا ہے۔ کہ اسمیں میلاد کو بدعت لکھا ہے۔
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ "الحاوی للفتاوی"
میں امام سیوطی نے فاکہانی کے رسالہ کا حرفاً حرفاً رد کیا ہے۔ اور اس کے
جواب میں محدثانہ محققانہ شان سے باقاعدہ کتاب بعنوان

"حسن المقصد فی عمل المولد"

تصنیف کی ہے اور اسے "الحاوی للفتاوی" میں جمع کیا ہے۔ اور فاکہانی کے
رد بلیغ کے ساتھ اکابر علماء امت و محدثین کرام کے حوالوں سے مدلل و مفصل طور
پر میلاد شریف کا جواز و ثبوت پیش کیا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ "تحقیق رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت ہم پر اعظم نعمت ہے۔ اور قواعد شریعت اس پر
دلالت کرتے ہیں۔ کہ ماہ ربیع الاول میں آپ کی ولادت کی خوشی منانا مستحب ہے" (الحاوی صفحہ ۱۹۱)
اس کے باوجود "الحاوی" کے حوالہ سے فاکہانی کا تردید شدہ حوالہ نقل کر کے غلط
تأثر دینا اور اس کے رد و جواب اور میلاد شریف کے استحسان و استحباب پر مشتمل
مکمل کتاب۔ "حسن المقصد فی عمل المولد"
کا ذکر تک نہ کرنا "الدعوۃ" کی کیسی ہٹ دھرمی کنجوسی اور بددیانتی ہے۔
معلوم ہوتا ہے کہ بددیانتی و بے ایمانی کے مظاہرہ کے علاوہ اب ان کے پاس
میلاد شریف کی مخالفت میں کوئی دلیل باقی نہیں رہی۔ اور اب ان کا ترکش خالی ہے

"اہلحدیثو! اب تو مان جاؤ"

روز نامہ "جنگ" لاہور۔ کی ۲۲ جولائی ۱۹۹۸ء کی اشاعت میں غیر مقلدین
کے نامور خاندان غزنوی کے مولوی اسماعیل غزنوی کے بیٹے ابراہیم غزنوی
کا اپنے والد کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جسمیں لکھا ہے۔ کہ ● "بابا
غلام رسول صاحب نے بتایا۔ کہ ان کی خواہش تھی کہ اپنی تمام زندگی رسول
پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مزار مقدس کو صاف کرتے اور جھاڑتے ہوئے گزار
دوں ● اس خواہش کی تکمیل کیلئے عبادات کے علاوہ دن رات درود شریف
پڑھتا رہا۔ آخر ایک رات حضرت رسول پاک کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔
اسماعیل غزنوی سے کہو۔ کہ وہ تمہیں میرے پاس لے آئے ● میں نے
یہ قصہ آپ کے والد محترم مولانا اسماعیل کو سنایا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری
ہو گئے۔ کہا کہ حضرت رسول پاک نے اپنے عاشق کو اپنے پاس بلانے کیلئے
مجھ گنہگار کو رابطہ بنایا۔ اس سے بڑی خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے۔ وہ اپنے سرکاری
سعودی اثر و رسوخ کے باعث) مجھے شاہی مہمان کی حیثیت سے اپنے
ساتھ لے گئے۔ اور حج کے بعد مزار مقدس پر صفائی کی ڈیوٹی دینے کے
لئے "تقرر نامہ" میرے سپرد کیا اور نیک تمناؤں کے ساتھ مجھے مکہ سے مدینہ کے
سفر پر روانہ کیا۔... اس دن سے میں مزار مقدس پر صفائی کا کام کر رہا ہوں" بلفظہ

معلوم ہوا۔ کہ ● درود شریف کی کثرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کی نگاہ عنایت حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے ● آپ زندہ نبی اور صاحب
علم غیب ہیں۔ درود پڑھنے والے کو اور اس کی دلی خواہش کو بھی جانتے
ہیں۔ اور جن کے ذریعے کسی کا کوئی کام ہو سکتا ہے۔ اس کو بھی جانتے پہچانتے
حکم جاری کرتے اور تصرف فرماتے ہیں۔ اسی لئے تو بابا غلام رسول کو کہا۔ اسماعیل
غزنوی کو کہو کہ وہ تمہیں میرے پاس لائے۔ ● مولوی اسماعیل غزنوی بھی
رسول پاک کی زندہ نبی ہونے۔ علم غیب رکھنے اور آپ کے متصرف ہونے
کو مانتے تھے۔ اسی لئے تو بابا صاحب کے خواب پہ یہ وہابیانہ اعتراض
نہیں کیا۔ کہ معاذ اللہ آپ تو مردہ ہیں۔ چودہ سو سال بعد ان کو میرا کیا علم و
خبر ہے۔ اور بابا صاحب کا کام کروانے کیلئے مجھ پر کیا۔ حکم و تصرف فرما سکتے ہیں؟
بلکہ حضور کا حکم بجا لانے اور مزار شریف پر بابا صاحب کی تقرری کرانے کو اپنی عظیم
خوش قسمتی سے تعبیر کیا۔ کیا وہابیوں کے لئے اب بھی مجال انکار ہے۔
کیا اس واقعہ میں ان کیلئے کوئی عبرت و نصیحت کا سامان نہیں؟ ● اور
کیا مزار مقدس کو صاف کرنا اور جھاڑنا مجاورت نہیں جسے وہابیہ بدعت کہتے ہیں۔

"الدّعوۃ" کو دعوتِ انصاف

● غیر مقلدین کی تنظیم "الدعوۃ والارشاد" کے ترجمان "الدّعوۃ" کا "اجتماع نمبر" اسوقت پیشِ نظر ہے۔ جسمیں ۵، ۶، ۷ نومبر ۹۷ء کو منعقدہ دسویں سالانہ اجتماع (منڈی مریدکے) کی روئداد نقل کی گئی ہے۔ اس اجتماع کے حوالہ سے اہلِ سنّت کے معمولاتِ خیر ختم و عرس و گیارہویں اور میلاد شریف کو شرک و بدعت کا نشانہ بنانے اور بزرگانِ دین کے مزاروں درباروں کی کردار کشی کرنے والے "الدعوۃ" کو ہماری دعوتِ انصاف ہے ● کہ وہ اپنے اجتماع کے حوالہ سے درج ذیل اشکال کا مدلّل جواب شائع کرے۔ اور پہلے کی طرح "رضائے مصطفٰے" کے جواب میں لبوں پہ مہرِ سکوت نہ ثبت کرے۔ جو لوگ بڑی فراخدلی سے دوسروں پر "بیرحمانہ تنقید" کریں اور اچھی بھلی باتوں میں بھی کیڑے نکالنے کی کوشش کریں۔ انہیں دوسروں کے اشکالات و اعتراضات کا بھی فراخدلی سے جواب دینا چاہیئے۔ اور "رنگ نگ دیدم دم نکشیدم" کا منظر پیش نہیں کرنا چاہیئے اور معقول و مدلّل سوالات کا معقول جواب دینا چاہیئے۔

اشکال:۔ یہ ہے کہ "الدعوۃ" اور "اہلحدیث" حضرات کی طرف سے سنّی بریلوی مسلک کے معمولات بالخصوص میلاد شریف پر جو اعتراض کیاجاتا ہے کہ مذکورہ معمولات کیلئے تواریخ کا تعین بدعت وناجائز ہے۔ خیر القرون میں ان پر عملدرآمد نہیں ہؤا۔ اور عہدِ رسالت کے بعد مذکورہ معمولات کو جاری کیا گیاہے۔ "الدعوۃ والہدیث" کے زیرِ نظر اعتراض کی روشنی میں "الدعوۃ والارشاد" سے **سوال** ہے کہ ان حضرات کے اس اصول واعتراض کی روشنی میں ۵-۶-۷ نومبر کو ان کے حالیہ دسویں سالانہ اجتماع کا (مع لوازمات و تکلفات و شدِّ رحال و مُسرفانہ پراپیگنڈا) شرعی ثبوت وجواز کیاہے؟ اور یہ سب کچھ بدعت و شرک کیوں قرار نہیں پاتا ● اور ختم ومیلاد و سالانہ عرس و گیارہویں کے بدعت وناروا قرار پانے اور "الدعوۃ والارشاد" کے مقررہ دسویں سالانہ اجتماع کے بدعت وناروا قرار نہ پانے میں اصولی و بنیادی طور پہ وجہِ فرق کیاہے؟ کیا فرماتے ہیں "علماءِ اہلحدیث وداعیانِ الدعوۃ" بیچ اس مسئلہ کے۔

اس کا جواب بھی ضرور دیجیئے

● گوجرانوالہ میں "جامعہ احسان شہید للبنات" (بیادگار احسان الٰہی ظہیر) "احسان کانفرنس" (بیاد قاری سیف اللہ عادل) بتاریخ ۱۰، ۱۱ دسمبر ۱۹۹۷ء منعقد ہوئی اور اس کے لئے الحدیث "اُذکُرُوا مَحَاسِنَ مَوتَاکُم" سے استدلال کیاگیاہے کہ "اپنے مُردوں کے محاسن کا ذکر کرو۔"

اشعار:۔ نیز "احسان کانفرنس" کے نام وعنوان کے اوپر یہ اشعار شائع کئے گئے ہیں ؎

"مر کے جی اٹھنا فقط آزاد مردوں کا ہے کام
گرچہ ہر ذی روح کی منزل ہے آغوشِ لحد

● زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پہ
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا"

"علماءِ اہلحدیث" :۔ وداعیانِ "الدعوۃ والارشاد" سے استفسار ہے کہ مذکورہ "اہلحدیث پروگرام" کی روشنی میں مذکورہ اشعار وحدیث مبارک کے تحت اگر سنّی بریلوی حضرات بھی اپنے بزرگانِ دین واولیاء وشہداء (علیہم الرضوان) کے متعلق حیات بعدممات اور "مر کے جی اٹھنے" کا بھی اعتقاد رکھیں۔ اور مقررہ تواریخ پر

اُذکُرُوا مَحَاسِنَ مَوتَاکُم

کے مطابق بزرگانِ دین کے ذکرِ خیر کے لئے ان کے نام کے عرس و کانفرنس کا اہتمام کریں۔ تو کیا یہ بدعت وشرک وناجائز تو قرار نہیں پائے گا؟ جواب معقول ومدلّل ہو اور "غوثِ اعظم کانفرنس" و "احسان کانفرنس" میں ازراہِ جواز وعدمِ جواز وجہِ فرق وامتیاز ضرور بیان ہو۔ نہ راہِ فرار اختیار کریں۔ نہ ڈنڈی مارنے اور گول مول کرنے کی کوشش کریں۔

؎ کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

ہوشیار! جہاد کا لیبل لگا کر اولیاء اللہ کی دشمنی اور کردار کشی کرنے والوں سے خبردار

ہم سے جواب لو۔ مگر خود بھی تو اپنی گیارہویں بارہویں کا حساب دو

نجدی وہابی تنظیم الدعوۃ والارشاد کے ترجمان مجلہ "الدعوۃ" کو نامزد کر کے اس سے اور اس کے ہم مسلک علماء سے ماہ رجب کے گذشتہ رضائے مصطفےٰ کے اداریہ میں ہم نے استفسار کیا تھا کہ "جشن میلاد مصطفےٰ پر مردنی کیوں اور جشن ۲۳ ستمبر پر مبارکبادیں کیوں؟" لیکن الدعوۃ اور اس کے ہم مسلک نجدی وہابی علماء و رسائل نے نہ تو اب تک کوئی جواب دیا اور نہ ہی بفضلہٖ تعالیٰ ہمارے اعتراضات کا پہلے کبھی انہوں نے جواب دیا ہے۔ ❖ مگر یہ عجیب بات ہے کہ ماہ اکتوبر کے "الدعوۃ" نے الٹا "محکمہ اوقاف جواب دے" کے عنوان سے جواب طلب کیا ہے۔ چونکہ محکمہ اوقاف کے وزیر و افسران ایسی باتوں کے جواب کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اور ویسے بھی حکومت کی تبدیلی سے اس وقت معاملات کچھ دگرگوں ہیں اور معاملہ چونکہ "گنج بخش فیض عالم" کے دربار سے متعلقہ ہے اس لیے انشاء اللہ ہم الدعوۃ کا جواب دیں گے۔ ❖ لیکن پہلے اس سے ماہ رجب کے اداریہ کا جواب چاہتے ہیں ❖ اور دوسرا مرکز الدعوۃ والارشاد کے منعقد ہونے والے بارھویں اجتماع کے حوالہ سے ہمارا الدعوۃ پر یہ اعتراض ہے کہ مقررہ تواریخ پر تسلسل کے ساتھ اس بارھویں سالانہ اجتماع اور گذشتہ سال گیارھویں اجتماع کی شرعی دلیل و ثبوت کیا ہے؟ ❖ اسلیے کہ جب ان لوگوں کے نزدیک اہل سنت کی گیارہویں شریف و بارھویں شریف بدعت و بے ثبوت ہے تو پھر الدعوۃ والارشاد کا گیارھواں و بارھواں اجتماع بھی بے ثبوت و بدعت ہونے کے باوجود ناجائز و حرام کیوں نہیں؟ اہل سنت کی گیارہویں و بارہویں شریف کے بدعت و ناجائز ہونے اور نجدیہ وہابیہ کے گیارھویں اور بارھویں اجتماع کے بدعت و ناجائز نہ ہونے میں وجہ فرق کیا ہے؟ اگر ہمت و صداقت ہے تو جواب کیوں نہیں دیتے؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ الدعوۃ والارشاد کے ماحول میں ان کے مقتول و شہید ہونے والوں کے قتل و شہادت پر جو مبارکبادیں دی جاتی ہیں' دودھ پلایا اور مٹھائیاں کھلائی جاتی ہیں اور نوافل ادا کیے جاتے ہیں (جیسا کہ نوائے وقت لاہور ۳۱۔ اگست میں بھی شائع ہوا ہے) اس کا شرعی ثبوت و اس کا جواز و استدلال صحاح ستہ کی کون سی صحیح حدیث پر مبنی ہے؟

ہمارا جواب: جہاں تک داتا دربار کے متعلق الدعوۃ کے اخباری مضمون نقل کرنے کا تعلق ہے چونکہ یہ مضمون نہ کسی ذمہ دار اہل علم نے لکھا ہے نہ ہی اس میں کوئی دلیل و حوالہ ہے۔ اس لیے اس کا جواب ہے۔ ع
جواب جاہلاں باشد خموشی (واذا خاطبھم الجٰھلون قالوا سلٰما)

❖ الدعوۃ کے تقریباً اڑھائی صفحات پر خبث باطنی و شقاوت ازلی کے تحت ان کا نامہ اعمال سیاہ کرنے والا یہ مضمون "دربار داتا" کا نشانہ بنا کر محض اولیاء اللہ کی دشمنی اور بزرگان دین کی کردار کشی پر مبنی ہے ورنہ اس کی اور کوئی ضرورت و مقصد نہ تھا۔ جاہل و منافق مسخرے بہروپیے مضمون نگار کا غیر ذمہ دار جاہل و خلاف شرع ملعون ملنگیوں اور جعلی پیروں کے متعلق یہ میراثیانہ مضمون نہ اہل سنت کے لیے کوئی حجت و دلیل ہے نہ محکمہ اوقاف اس کا جواب دہ ہے اور نہ ہی ع گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا کے "داتا دربار" پر اس کا کوئی الزام و ذمہ داری ہے۔ اگرچہ محکمہ اوقاف کی سرکاری حیثیت سے جہاں تک ہو سکے ماحول کی تطہیر ضروری ہے بہر حال کسی بد اخلاق و بد کردار کی منافقت و جعلسازی کی بنا پر "داتا دربار" و علماء اہل سنت و محکمہ اوقاف کو نشانہ بنانا اور طعن و تشنیع کرنا الدعوۃ و اس کے مستند مضمون نگار کی پرلے درجے کی حماقت ہے۔ ❖ ظالمو۔ کیا ایسے بد اخلاق و بدکردار جرائم پیشہ لوگ مساجد میں ایسے مظالم و قتل و خونریزی اور چوری چکاری کا ارتکاب نہیں کرتے۔ کیا مکہ معظمہ و بیت اللہ شریف کی حدود میں بدبخت لوگ جیب تراشی چوری چکاری و فساد انگیزی نہیں کرتے؟ کیا فیصل مسجد میں حیاباختہ ماڈرن مردوں عورتوں کا جمگھٹا اور فوٹو بازی کا ارتکاب نہیں ہوتا؟ کیا اس بنا پر مساجد و مکہ معظمہ و مقامات مقدسہ کو ملعون کرنا جہالت و حماقت نہیں؟ ولکن الوہابیتہ قوم لا یعقلون۔

صد افسوس: الدعوۃ کے ظالم و کذاب مضمون نگار کو اپنے جیسے بے حیا ملعون ملنگیوں سے ملاقاتیں کرنے اور ان سے انٹرویو لینے کا موقع تو مل گیا مگر اسے اپنے اندھے پن کے باعث داتا دربار میں حاضری دینے والے صدر تارڑ اور گورنر صفدر جیسے حضرات و علماء و مشائخ و پابند صوم و صلوٰۃ و قرآن خوانی کرنے والے حضرات نہ نظر آئے نہ ان سے انٹرویو لینے کی توفیق ہوئی اور نہ اندر جا کر نمازیوں کی کثرت دیکھی

استغفر اللہ۔ رسول اللہ سے انکار۔ ہندو مددگار۔ ختم ناجائز اور مٹھائیاں جائز

جیسا کہ "رضائے مصطفےٰ" میں لکھا گیا تھا۔ کہ "الدعوۃ والارشاد" کے ترجمان وہابی "مجلہ الدعوۃ" کے نزدیک "یا رسول اللہ مدد" شرک ہے۔ مگر روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ مئی ۹۷ء کی اشاعت میں "الدعوۃ والارشاد" کے امیر حافظ محمد سعید کا جو انٹرویو شائع ہوا ہے ● اسمیں انہوں نے کہا ہے۔ کہ کشمیر میں اسوقت ہماری مدد کرنے والے ہندو بھی ہیں" (جنگ) ہندو کیوں مدد کرتے ہیں۔ (حافظ سعید) وہ سمجھتے ہیں کہ بھارتی فوج دہشت گردی کرتی ہے۔ جبکہ مجاہدین اچھے اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں"۔

مذکورہ انٹرویو:۔ کے اقتباس سے نجدی وہابی توحید اور "الدعوۃ والارشاد" کے موحدانہ ذہنیت وخود ساختہ مذہب کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے استدلال سے محبوبِ خدا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی امداد کی نفی کرنے اور اسے شرک قرار دینے والوں کے سربراہ کیسی فراخدلی وبے تکلفی کے ساتھ ہندوؤں مشرکوں سے مدد حاصل کرنا اور ان کا مددگار ہونا تسلیم کر رہے ہیں ● کیسی ان لوگوں کی "موحدانہ" یا منافقانہ ذہنیت ہے کہ بظاہر جن کا کلمہ پڑھ کر اپنی مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کی مدد اور ان کو مددگار تسلیم کرنا تو ان کے لئے وبال جان اور شرک کا ارتکاب ہے۔ اور جو واقعی ہندو مشرک اور دشمنان اسلام واہل اسلام ہیں۔ ان کی مدد حاصل کرنے اور انہیں مددگار تسلیم کرنے میں انہیں اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور غیر اللہ سے مدد شرک کی خلاف ورزی وشرک کا کوئی اندیشہ نہیں۔ ان کی اسی معاندانہ روش کے باعث ہی تو اعلحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ؎ وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سربسر ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

اور انہیں منکرین شانِ رسالت کے متعلق یہ کہنا بھی بجا ہے۔ کہ

؎ بتوں سے تجھکو امیدیں رسول اللہ سے ناامیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

ختم ناجائز مٹھائی جائز:۔ "الدعوۃ والارشاد" نے بمصداق "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" بظاہر بدعتوں کے خلاف جہاد کے باوجود خود ایک عجیب وغریب بدعت کو رواج دے کر بدعات کی وعید وانجام کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ اور وہ اسطرح کہ ماہنامہ "الدعوۃ" افسانوی رنگ میں اپنے شہداء کی جو داستانیں شائع کرتا ہے۔ اسمیں تسلسل وتواتر کے ساتھ یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ فلاں فلاں شہید نے یہ وصیت کی اور اس کے گھر والوں نے اس کی شہادت کی خوشی میں ایسا ایسا کیا۔ چند حوالے ملاحظہ کریں اور اس جدید نجدی وہابی تحریک کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ؎ ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

پہلا حوالہ:۔ (ابو علی کی شہادت پر) مہمانوں کیلئے کھانے کا وافر بندوبست کیا گیا تھا۔ گوشت روٹی کے علاوہ پلاؤ کی بھی کافی دیگیں پکائی گئی تھیں۔ شہید کے والد نے کہا۔ مجھے آج بہت خوشی ہے۔ آپ میرے شہید بیٹے کی دعوت ولیمہ میں شریک ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کی شادی جنت میں حوروں سے کر دی ہے"۔ (الدعوۃ مارچ ۹۷ء ص ۸)

دوسرا حوالہ:۔ ابوبکر شہید کی وصیت۔ ہم (لوگ) اللہ کی عبادت کے ساتھ غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔ ختم قل گیارہویں دسواں چالیسویں کرتے ہیں۔ جن کا قرآن وحدیث میں کوئی ذکر نہیں۔ یہ سب بدعات ہیں۔ اور بدعت گمراہی اور جہنم میں لیجانے والی ہے۔۔۔ یہ رسمیں سب مولویوں نے اپنے پیٹ کی خاطر نکالی ہیں (ماہنامہ الدعوۃ ص ۱۰ جون ۹۶ء)

تیسرا حوالہ:۔ شہید کے ورثاء نے آنے والے مہمانوں کے لئے

زردے پلاؤ کی دیگیں پکائی تھیں ... شہید کے گھر والوں نے مہمانوں کی دودھ سوڈا مٹھائی اور چائے سے تواضع کی ... والدہ کو جب بیٹے کی شہادت کی خبر ملی۔ تو انہوں نے دو رکعت نفل پڑھے۔ اور کہا۔ کہ میرا بیٹا مجھے وصیت کر گیا تھا۔ کہ میری شہادت پر دو رکعت نفل پڑھنا۔ (الدعوۃ جون ۹۶ء متفرق صفحات و بیانات)

فرقہ در فرقہ:۔ "الدعوۃ والارشاد" کے ترجمان "الدعوۃ" کے مذکورہ حوالہ جات کو ایک نظر پھر ملاحظہ فرمائیں۔ کہ ● انہی حوالہ جات میں جہاں ختم قل۔ گیارہویں شریف و ختم دسواں چالیسواں کو قرآن و حدیث میں ذکر نہ ہونے کے باعث بدعت اور پیٹ کی خاطر رسمیں قرار دیا گیا ہے ● وہاں انہی حوالہ جات کے مطابق "الدعوۃ" کے شہیدوں کی حوروں کے ساتھ شادی کے باعث ولیمۂ شہادت قرار دے کر خوشی منائی جا رہی ہے ● کہیں شہادت پہ دو رکعت نفل کہیں گوشت، پلاؤ، کہیں زردہ پلاؤ، دودھ سوڈا، مٹھائی اور چائے۔ حالانکہ یہ سب امور سراسر محدثات و بدعات ہیں۔ اور قرآن و حدیث میں ان کا بھی کوئی ذکر نہیں ● مگر یہ عجیب الٹی نجدی گنگا اور خانہ ساز شریعت ہے۔ کہ اہل اسلام و اہل سنت کے معمولات کو تو وہابی بدعت و ناجائز اور پیٹ پرستی کا سامان قرار دیتے ہیں ● اور خود ختمات مبارکہ سے کہیں بڑھ کر وہابیوں کے پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے کھانے پینے کا اہتمام کیا جا رہا ہے اور وہ بھی "شہداء" کی لاشوں کی خوشی اور ان کی دعوت ولیمہ کی تقریب کے نام پر۔ مگر یہاں شرک و بدعت کا کوئی خطرہ نہیں۔ پیٹ پرستی کے طعنہ کا کوئی اندیشہ نہیں ● کیسی ستم ظریفی ہے کہ میلاد مصطفےٰ کی خوشی و شیرینی اور مرحوم اہل اسلام کا ختم شریف و بزرگان دین کا عرس تو بدعت و ناجائز اور وہابیوں کے مُردوں اور "شہیدوں" کی حوروں کے ساتھ نام نہاد شادی و ولیمہ اور خوشی منانا اور پرتکلف کھلانا پلانا "عمل بالحدیث" و کار ثواب ؟ مسلمانو! انہیں پہچانو اور خبردار رہو

"الدعوۃ" اپریل ۹۷ء کی اشاعت میں "احیاء موتیٰ" کی کرامات اولیاء کا انکار کرتے ہوئے نہایت بیباکی کے ساتھ لکھتا ہے۔ کہ "مُردوں کو زندہ کرنے کا اختیار تو نبی کو بھی نہیں تھا۔" تو ولی کو کیسے ہو سکتا ہے) معلوم ہوتا ہے۔ کہ شانِ رسالت و ولایت سے عداوت کے باعث "الدعوۃ" والوں کا اللہ کے قرآن اور پیغمبر خدا کے اعلان پر بھی ایمان نہیں رہا۔ جنہوں نے فرمایا اور اللہ نے اپنے پاک کلام میں اس کو بیان فرمایا۔ کہ "میں (عیسیٰ) مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ اللہ کے اذن سے۔" (پ ۳ رکوع ۱۳) جب عیسیٰ روح اللہ کی یہ شان ہے۔ تو محمد رسول اللہ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) کی خداداد شان کا کیا کہنا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

رسول اللہ:۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کردار کشی و خداداد کمالات و اوصاف کی مخالفت کرتے ہوئے "الدعوۃ" نے مزید لکھا ہے۔ کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) غیب نہیں جانتے۔ اپنی جان اور دوسروں کے نفع نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتے... جو نفع نقصان نہ دے سکے۔ اس کو پکارنا ظلم و شرک ہے۔ جب کوئی سننے والا اور فریاد پوری کرنے والا ہی نہیں۔ تو اس کو پکارنا بے سود اور حماقت ہے۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

ایسے گستاخ لوگوں کی شقاوت و بدنصیبی میں کیا شبہ ہے۔ جو یارسول اللہ پکارنے کو طاغوت و بتوں کو پکارنے کی طرح شرک و کفر قرار دیں۔ اور اپنے نبی اور طاغوت و بت میں اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عاشقوں مومنوں اور مشرکوں کافروں میں کوئی فرق و امتیاز نہ کریں کیا ان پر "ختم اللہ علیٰ قلوبھم" کی خدائی مہر لگ جانے میں کوئی شبہ ہے؟ ظالمو۔ نبی کا کلمہ پڑھنے کے باوجود اگر تمہارے بقول وہ نقصان کا اختیار نہیں رکھتے تو ان کے نفع پہنچانے کی نفی تم نے کیسے کر دی اگر وہ کوئی نفع بھی نہیں پہنچا سکتے تو پھر ان کا کلمہ کیوں پڑھتے ہو؟

گالی گولی سے جو دلیل و تہذیب کے ساتھ جواب دو

جہاد اور جھوٹ کی کیا مناسبت ہے ؟

رضائے مصطفےٰ [illegible] میں بعنوان "بشکل رہبر راہزن" بحوالہ "سلفیہ اہلحدیث رائزنگ انجینئرز" شائع ہو چکا ہے کہ "الدعوۃ والارشاد" کی طرف سے کس قدر دھوکہ دیا جاتا ہے اور کیسی کیسی جھوٹی کہانیاں شائع کی جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے "بشکل رہبر راہزن" کے عنوان سے "الدعوۃ والارشاد" والوں کے کردار سے دوسروں کو بالعموم اور "اہلحدیث" کو بالخصوص خبردار کیا ہے۔

تازہ واقعہ : ۷ ۔ ۲ اپریل کو "الدعوۃ والارشاد" کے مرکز مرید کے میں علماء کونشن کے نام سے ایک اجتماع منعقد ہوا جس کے پراپیگنڈا کے لیے دیگر اخبارات بالخصوص روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد میں پروگرام سے پہلے ہی یہ اعلان کرلیا گیا کہ

۲۰۰۰ بریلوی 'دیوبندی 'اہلحدیث وشیعہ علماء متحد ہو گئے۔

جبکہ منعقدہ اجتماع کے بعد ۲۸ ۔ اپریل کے اخبارات و اسی روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد میں یوں پراپیگنڈا کرلیا گیا کہ

"تمام مکاتب فکر کے ۵۰۰۰ علماء کا مرید کے میں اکٹھ"

اہل علم و انصاف غور فرمائیں کہ جہاد کا لیبل لگا کر کیسے جھوٹے پراپیگنڈا سے عوام واخبارات کو ورغلایا جارہا ہے اور کتنا غلط تاثر دیا جارہا ہے کہ اجتماع کے دن "دو ہزار علماء متحد ہو گئے" اور اجتماع کے بعد یکدم تین ہزار کی تعداد بڑھا کر پورے پانچ ہزار علماء کا اکٹھ ظاہر کیا گیا۔ کیا دو کے بعد تین چار کی گنتی ہوتی ہے یا دو سے یکدم پانچ ہزار کا نمبر آتا ہے۔ مقام غور ہے کہ اس قدر فراڈ اور جھوٹا پراپیگنڈا اس قدر ہیرا پھیری اور اتنی بڑی ڈنڈی مارنا کیا یہی الدعوۃ والارشاد کا کردار اور تشخص ہے ؟ کیا یہی اسلامی جہاد کے خدوخال ہیں ؟ جو مجاہدین وشہداء فی سبیل اللہ ہوتے ہیں وہ تو جذبہ اخلاص و خلوص سے سرشار رضائے خدا و رضائے مصطفےٰ کے طالب ہوتے ہیں نہ کہ ایسی ریاکاری و کمپنی کی مشہوری اور جائز و ناجائز پراپیگنڈا ان کا مشن ہوتا ہے۔ ولاحول والا قوۃ الا باللہ

سفید جھوٹ : پھر یہ کتنا بڑا سفید جھوٹ ہے کہ "دیوبندی بریلوی اہلحدیث وشیعہ متحد ہو گئے" حالانکہ "الدعوۃ والارشاد" کے نزدیک بریلوی شیعہ اور حنفی کہلانے والے دیوبندی مشرکانہ عقائد و نظریات کے حامل ہیں۔ تو کیا مشرکوں کا مدعو کرنا ان کا میزبان بننا اور ان کا تعاون و سہارا حاصل کرنا جائز ہے ؟ یہ محض اخباری پراپیگنڈا اور نمبر بنانے کی کوشش نہیں تو اور کیا ہے ؟ خبردار ایسے جھوٹے لوگوں کے ہاں نہ کوئی سچا بریلوی جاسکتا ہے نہ ان سے متحد ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی گیا تو وہ سچا بریلوی نہیں کوئی غیر ذمہ دار و غیر نمائندہ صلحکلی شخص ہو گا۔ اہلسنت کا منکرین نعرۂ رسالت سے کوئی تعلق نہیں۔ خبردار۔ ہوشیار۔ احتیاط

"اہلحدیث" کی برسی و قیام : جیسا کہ رضائے مصطفےٰ میں مدلل طور پر لکھا گیا تھا کہ امیر جمعیت "اہلحدیث" پروفیسر ساجد میر نے قیام تعظیمی کے ساتھ قومی ترانہ سنا۔ اسی طرح روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۲۔ اپریل کی رپورٹ اور تصویر کے مطابق "نوائے وقت" کے بانی حمید نظامی کی ۳۸ ویں برسی کے موقع پر امیر جمعیت "اہلحدیث" برسی کے پروگرام میں شریک ہیں اور خطاب بھی کر رہے ہیں۔"

یہ ہے "اہلحدیث" کہلانے والے نجدی وہابی علماء کا عقیدہ و کردار اور دورنگی توحید کا مظاہرہ کہ رسول اللہ ﷺ کے میلاد مبارک میں شرکت و سلام و قیام اور اولیاء کرام کے اعراس مبارکہ کو تحریری و تقریری طور پر بدعت و ناجائز قرار دیتے ہیں اور اپنی من مرضی سے جہاں چاہیں برسی وغیرہ تقاریب میں شامل بھی ہوتے ہیں اور قیام تعظیمی کے ساتھ قومی ترانہ بھی سنتے ہیں۔ ان کا یہ دوغلہ پن رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان اور اولیاء کرام کے مقام کی دشمنی نہیں تو اور کیا ہے ؟ بہر حال علماء اہلحدیث و دیوبند کے کردار نے ثابت کر دیا کہ اصولی و تحقیقی طور پر مسلک اعلیٰحضرت ہی برحق ہے اور اس کے بالمقابل علماء نجد و دیوبند کا گستاخی و آبائی مسلک باطل اور دوغلہ پالیسی پر مبنی ہے۔ اسی لیے ہمارا یہ نعرہ ہے کہ ۔

دین کے ایمان و حرمت کے نگہباں زندہ باد

زندہ باد اے مفتی احمد رضا خاں زندہ باد

ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" چوک دارالسلام گوجرانوالہ

بفضلہ تعالیٰ ۴۲ سال سے دینی تبلیغی خدمات میں مصروف ہے۔

چندہ سالانہ ۱۰۰ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر خریدار بنیں۔

بشکل رہبر راہزن

(دوسروں کی زبان سے)

اے راہی منزل رستے میں لٹ جائے نہ تیرا زادِ سفر
صیاد ہزاروں تاک میں ہیں اور دام پھیلائے بیٹھے ہیں

منجانب: سلفیہ "اہلحدیث" رائزنگ انجینئرز پاکستان

مرکز الدعوۃ والارشاد کے نام سے اہلحدیثوں میں ایک تحریک اٹھی ہے جو کہ بظاہر بہت نیک صالح مجاہد اور توحید پرست لوگوں پر مشتمل ہے۔ میں خود بھی اس تحریک سے بڑا متاثر رہا ہوں لیکن ہماری بد قسمتی کہ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور نکلے" اس تحریک کے پیچھے میں نے اسلام دشمن بڑے بڑے ہاتھوں کو دیکھا۔ کسی بھی اسلامی تحریک کے راستے میں روڑے اٹکانے کو میں جرم عظیم سمجھتا ہوں لیکن جب میں اس تحریک میں صالح مخلص، راسخ العقیدہ لیکن تمام حالات سے بے خبر نوجوانوں کو اپنی زندگیاں ضائع کرتے دیکھتا ہوں۔ تو میرا دل بھر آتا ہے اور میرا فرض ہو جاتا ہے کہ میں شوق شہادت کے ان متوالوں کو اپنے مفادات کی بھینٹ چڑھانے والے "بشکل راہبر، راہزنوں" کی تصویر کا دوسرا رخ اور دشمن کے خطرناک عزائم سے آگاہ کروں۔ شہادت بلاشبہ ایک اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائے لیکن مومن کی قیمتی جان کو بلاوجہ ضائع ہوتے دیکھ کر انہیں ان لوگوں سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ جمہوریت کے یہ دشمن جانتے ہیں کہ کشمیر کا فیصلہ واشنگٹن میں بیٹھ کر کلنٹن اور بطروس غالی نے کرنا ہے اور جمہوریت کی حالی کشمیر کا مقدر ہے تو پھر قوم کے مخلص اور نیک لوگوں کو بھڑکا کر قتل کروانے کے پیچھے کون سے عوامل ہیں۔ یہ مقامی اہلحدیثوں کے ساتھ مل کر جہاد کیوں نہیں کرتے؟ کروڑوں روپے کی جائیدادیں کہاں سے بنیں؟؟؟ شیخ ابو عبدالعزیز کن ہاتھوں میں کھیل کر دعوہ والوں کو استعمال کر رہا ہے۔ ان لمبی لمبی داڑھیوں، بڑھے اور بکھرے ہوئے گرد آلود بالوں اور ننگی پنڈلیوں کے تقویٰ کے پیچھے کیا چھپا ہے؟ (ع ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ)

قارئین! خدا کے لیے اس مضمون کو تعصب سے بالاتر ہو کر پڑھیں اور سوچیں کہ یہ لوگ ہمیں کہاں دھکیلنا چاہتے ہیں؟

جھوٹ ہی جھوٹ اور جھوٹی کہانیاں : مجلہ الدعوۃ میں

غازیوں اور شہیدوں کی جھوٹی کہانیاں اس قدر مبالغہ آرائی کے ساتھ لکھی جاتی ہیں کہ کشمیری مجاہدین یا کشمیر کے حالات جاننے والے لوگ یہ پڑھ کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں کہ ان مجاہدین کی راہنمائی کبھی بلی کر رہی ہے، کبھی ریچھ، کبھی سانپ پہرہ دے رہا ہوتا ہے۔ کبھی ریچھ کے پہرے میں نمازیں ادا کی جا رہی ہیں اور کبھی تمام کپڑے گولیوں سے چھلنی ہو جاتے ہیں۔ کپڑوں میں سوراخ ہی سوراخ ہو جاتے ہیں اور جسم پر خراش تک نہیں آتی۔ کبھی ایک مکے سے بیسیوں بھارتی فوجیوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور کبھی ان کے خنجر ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کے رخ بدل دیتے ہیں۔ کبھی ان کے نام سنتے ہی دشمن کانپ کر بھاگ اٹھتے ہیں۔ کبھی ریچھ ان کی میزبانی کر رہا ہے اور کبھی بندر۔ کبھی ہزاروں فٹ بلند پہاڑوں سے گرتے ہیں۔ کپڑے تار تار ہو جاتے ہیں خود بھی خوف سے بے ہوش ہو جاتے ہیں لیکن جسم پر خراش تک نہیں آتی اور کئی لوٹ آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ آخر اہلحدیث عوام کو یہ کب تک دھوکے میں رکھیں گے؟ وہ نوجوان جو آج ان کے سنہری جال کے شکار میں پھنسے ہیں۔ ان میں مجھ جیسے سینکڑوں تو تائب ہو چکے ہیں اور جو باقی موجود ہیں ان کے لیے عربی کا یہ شعر کہوں گا۔

ترجمہ: جب صحرا کا گرد و غبار چھٹ جائے گا تو پھر تجھے معلوم ہو گا کہ تو گھوڑے پہ سوار تھا یا گدھے پر؟ (ماخوذ از پمفلٹ۔ تحریر اشفاق گوندل)

نوٹ: رضائے مصطفےٰ خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں، ادب و احترام سے رکھیں اور ردی میں استعمال ہونے سے بچائیں۔ (ادارہ)

شیر کی بہادری کتّے کی وفاداری اور بے عقلوں کی ناسمجھی

جیساکہ - رسالہ "الدعوۃ" کے رد میں "رضائے مصطفےٰ" میں سگ مدینہ کہلانے کے متعلق لکھا گیا تھا۔

کہ بفضلہٖ تعالےٰ "رضائے مصطفےٰ" نے "الدعوۃ" ہی کے رد میں رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ کی اشاعت میں مدلّل و مسکت جواب دیا تھا۔ بعنوان۔

"جواب لو۔ جواب دو۔ رسالہ "الدعوۃ والحدیث" کو دعوت جواب" مگر غیر مقلدین وہابی کچھ ایسے ڈھیٹ اور بقول "مولوی اسماعیل ذلیل" اتنے ذلیل واقع ہوئے ہیں۔ کہ نہ علم و عقل کی کوئی بات سنتے ہیں نہ خود کوئی ٹھکانے کی بات کرتے ہیں اور بے سوچے سمجھے اپنی ہی ہانکتے چلے جاتے ہیں۔ **چنانچہ**۔ ہمارے چیلنج کا جواب دینے کی بجائے "الدعوۃ" کی طرح "الحدیث" نے بھی "سگ مدینہ و سگ مصطفےٰ" کہلانے کا مذاق اڑایا ہے۔ لہذا انہیں سمجھانے کی خاطر ہم نے یہ انداز اپنایا ہے۔ کہ شاید اسی طرح غیر مقلدین کے ہوش ٹھکانے آئیں۔

اصولی بات:۔ یہ ہے۔ کہ سگ مدینہ سگ مصطفےٰ لکھنا و کہلوانا کوئی فرض و واجب اور لازم و ضروری نہیں محض ازروئے عجز و تواضع بزرگان دین و بعض عشاق نے ایسا لکھا ہے اور جو بات عجز و تواضع کے طور پر کہی جائے۔ اسے انہی الفاظ میں قائل کی طرف لوٹانا بے ادبی و گستاخی شمار ہوتا ہے۔ تواضع کنندہ کیلئے تواضع خوبی ہے برائی نہیں۔ اور اسے قائل کی طرف لوٹانا خوبی نہیں بلکہ بے ادبی و برائی ہے۔

● جیسے نجد و دیوبند و منصورہ کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے کتاب "صراط مستقیم" کے آغاز میں اپنے آپ کو "عاجز ذلیل اسماعیل" لکھا ہے۔ مگر کبھی کسی وہابی مودودی نجدی دیوبندی نے مولوی اسماعیل دہلوی کو "مولانا اسماعیل ذلیل" نہیں لکھا کیوں؟ اس لئے کہ مولوی اسماعیل کا اپنے آپ کو ایسا لکھنا بطور تواضع ہے۔ جبکہ کسی دیوبندی وہابی کا اسماعیل پر یہ لفظ لوٹانا بے ادبی و گستاخی خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے کبھی کوئی وہابی اسماعیل کے لئے لفظ ذلیل زبان پہ نہیں لایا۔

دوسری بات:۔ یہ ہے۔ کہ جسطرح شیر کے وصف بہادری کے پیش نظر بزرگوں غازیوں مجاہدوں مناظروں کو شیر کہدیا جاتا ہے۔ اور اسے کوئی برا نہیں مناتا اور نہ ہی دائرۂ انسانیت سے خارج قرار دیتا ہے۔ اسی طرح کتے کی عاجزی و اپنے مالک سے محبت و وفاداری اور اس کی پہرہ داری کے وصف کے باعث بعض عشاق و بزرگان دین اپنے لئے تواضعاً "سگ مصطفےٰ اور سگ مدینہ" وغیرہ کے الفاظ استعمال کر لیتے ہیں۔ نہ وہ کسی اور کو ایسا کہنے کی تلقین کرتے ہیں اور نہ ہی دوسرے کیلئے ان کی اتباع میں ایسا کہلانا ضروری ہے۔

● مگر اس حقیقت کی وضاحت کے باوجود جو نجدی دیوبندی وہابی ان عشّاق و بزرگان کیلئے سگ کا لفظ لوٹاتے اور ان کے حق میں یہ الفاظ دہراتے ہیں۔ وہ یقیناً بے دین اور بے ادب گستاخ لوگ ہیں۔ مذکورہ۔ **تمہیدی گفتگو**۔ کے بعد معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ عارف و عاشق جامی علیہ الرحمۃ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا۔ "یارسول اللہ۔ جس طرح کتے دیوار کے سایہ میں بیٹھتے ہیں۔ کتوں کی طرح مجھے بھی اپنی دیوار کے سایہ میں کتوں کے ساتھ جگہ عنایت فرمائیں" مولانا جامی نے تو جو کہنا تھا کہہ دیا۔ مگر

امیر الوہابیہ:۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے مولانا جامی کا فارسی شعر نقل کرکے آجکل کے وہابیوں کی طرح مولانا جامی کی تحقیر و تمسخر کی بجائے۔ الٹا "عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ اور قدس سرہٗ" کے الفاظ کے ساتھ انہیں یاد کیا ہے۔ اور اپنے کو کتوں سے بھی کمتر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "میں (سگ مدینہ کی) اس نسبت سے بھی کمتر نسبت والا ہوں"۔ یعنی سگِ مدینہ کی نسبت بھی مجھ سے افضل و اعلیٰ ہے) ملخصاً۔ (کتاب "سراجاً منیرا" صد ۱۹-۲۵ ۱۰۲) وہابی یہاں کیوں خاموش ہیں

شیر پنجاب:۔ غیر مقلد مولوی ثناء اللہ وہابی امرتسری کو "سردار اہلحدیث و شیر پنجاب" کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کی سوانحعمری "سیرت ثنائی" میں مولوی عبد المجید سوہدروی وہابی نے کتاب کے اندر اور باہر ٹائیٹل پر بھی نقل کیا ہے۔ "شیر پنجاب سردارِ اہلحدیث مولانا ابوالوفا ثناء اللہ فاضل امرتسری" ایک مرثیہ کا شعر بھی ملاحظہ ہو۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ

آہ شیر خدا ثناء اللہ

نازشِ دارِ علم دیوبند

شیر پنجاب تھا ثناء اللہ (سیرت ثنائی صد ۴۱۲)

للہ انصاف:۔ شیر ایک درندہ و موذی حیوان ہے لیکن اگر مولوی ثناء اللہ کی بہادری ظاہر کرنے کیلئے اسے "شیر خدا اور شیر پنجاب" کہنا روا ہے تو بطور عجز و تواضع سگِ مصطفےٰ اور سگ مدینہ کہنے پر نجد و دیوبند کیوں لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔ اور ان پر شرک و بدعت اور تحقیر و تمسخر کے دورے پڑنے کیوں شروع ہو جاتے ہیں؟۔

چیلنج:۔ کوئی نجدی وہابی جواب دے۔ کہ ایک حیوان شیر کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف اور خطۂ پنجاب کی طرف کس لحاظ سے قابل تعریف و جائز ہے۔ اور دوسرے حیوان کتے کے لفظ کی نسبت حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے پیارے شہر مدینہ کی طرف کیوں قبیح و ناروا ہے؟ بحکم قرآن و حدیث "ایمان و انصاف" سے بتائیں۔ کہ دونوں حیوانوں اور ان کے ناموں کی نسبت و اضافت میں از روئے حسن و قبح وجہ فرق کیا ہے؟ ہے کوئی نجدی وہابی دیوبندی مودودی جو "رضائے مصطفےٰ" کے چیلنج کا جواب دے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اعلیحضرت فاضل بریلوی کی نسبت و برکت سے۔

"رضائے مصطفےٰ" کے سامنے کی تاب کس میں

فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

ہمارے تفصیلی چیلنج و جواب کے بعد:۔ واضح ہو گیا۔ کہ وہابیہ کے رسالہ الدعوۃ اگست ۱۹۹۶ء میں اور نام نہاد رسالہ "اہلحدیث" ماہ ستمبر میں "سگ مدینہ اور سگ مصطفےٰ" کہلانے پر میرا ثیانہ انداز میں جو طعن و تمسخر کیا گیا ہے۔ وہ سراسر جہالت و حماقت اور بے دینی و بے ادبی پر مبنی ہے۔

یادگار لطیفہ:۔ نبیرۂ امیر ملت حضرت صاحبزادہ پیر سید اختر حسین صاحب مرحوم (علی پور سیداں) ایک مرتبہ سانگلہ ہل تشریف لے گئے۔ تو ایک وہابی نے سوال کیا۔ کیا کتے کے پیچھے نماز جائز ہے؟ فرمایا۔ کتے کے پیچھے تو کوئی بھی نماز نہیں پڑھتا۔ کہنے لگا۔ مولانا عنایت اللہ بریلوی (خطیب سانگلہ ہل) کہتے ہیں۔ "میں غوث پاک کا کتا ہوں" اور لوگ ان کو نماز بھی پڑھاتے ہیں فرمایا۔ اچھا یہ بات ہے۔ تو پہلے آپ یہ بتائیں کہ کیا شیر کے پیچھے نماز جائز ہے؟ کہنے لگا۔ نہیں۔ فرمایا۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو وہابی لوگ شیر پنجاب بھی کہتے ہیں اور ان کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ کہنے لگا۔ یہ اور بات ہے۔ انہیں بہادر سمجھ کر مجازاً شیر کہا جاتا ہے۔ اس لئے ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔ فرمایا۔ جو تاویل آپ نے اپنے مولوی کے شیر ہونے کے متعلق کی ہے۔ اسی تاویل سے سگِ غوث الوریٰ کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مولانا عنایت اللہ صاحب بھی غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نیاز مندی و غلامی کے باعث بطور تواضع مجازاً ہی اپنے آپ کو سگِ غوث الوریٰ کہتے ہیں۔ اس فی البدیہہ جواب پر وہابی مبہوت ہو گیا اور مزید کچھ نہ کہہ سکا۔

اف توبہ سستی شہرت کے حصول کے لیے شرمناک کذب بیانی و لاف زنی

نام نہاد "لشکر طیبہ" کے سربراہ حافظ محمد سعید نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ "بھارت کے بعد ہمارا ہدف اسرائیل ہے۔" (روزنامہ خبریں لاہور ۱۰ جولائی ۲۰۰۰ء) ہماری دعا ہے کہ کاش ایسا ہو جائے پھر اس سے بڑھ کر عالم اسلام و اہل پاکستان کے لیے اور کیا خوشخبری ہو سکتی ہے؟ لیکن جن لوگوں کو قدرت نے عقل و تدبر اور انصاف و سچائی سے بہرہ ور فرمایا ہے ان کے نزدیک حافظ صاحب کا یہ اور اس قسم کے دیگر مبالغہ آمیز ہوائی اعلانات و بیانات کا حقیقت و مشاہدہ سے کوئی تعلق نہیں اور فی الحقیقت صرف اور صرف سستی شہرت اور سیاسی و دنیاوی مفادات کے حصول کے لیے اس قسم کا جھوٹا پراپیگنڈا تسلسل کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ چونکہ نجدی دیوبندی وہابی عقیدہ کے مطابق (معاذ اللہ) خدا تعالیٰ بھی مکر کرتا اور جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس لیے فرقہ وہابیہ وہابی لشکر طیبہ جیسے وہابیوں کے لیے مکر و فریب اور جھوٹ بولنے میں کوئی قباحت و عار نہیں۔ جیسا کہ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے رسالہ یکروزہ میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ اس لیے کہ اگر ایسا نہ ہو تو لازم آئے گا کہ قدرت انسانی قدرت ربانی سے زائد ہے۔ (ملخصاً)

فالی اللہ المشتکی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

بہر حال مذکورہ قسم کا جھوٹا پراپیگنڈا امیر لشکر طیبہ کا مشن ہے اس لیے کبھی دہلی کے لال قلعہ اور کبھی واشنگٹن کے صدارتی محل پر پرچم لہرانے کی ہوائیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ حالانکہ نظر بظاہر اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ تعجب ہے کہ سرینگر تو ابھی فتح نہیں ہوا اور کارگل سے مجاہدین و فوج کی واپسی کا متنازعہ مسئلہ ابھی تازہ بتازہ ہے اور امیر لشکر طیبہ ان تمام حقائق و شواہد کے برعکس اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ

"بھارت کے بعد ہمارا ہدف اسرائیل ہے"

خدا جانے مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ کب حل ہوگا۔ بھارت کب تسخیر ہوگا اور پھر امیر لشکر طیبہ اسرائیل کو کب ہدف بنائیں گے۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

یاد رہے کہ قبل ازیں اگست ۱۹۹۹ء کے مجلہ "الدعوۃ" میں بھی یہ اعلان شائع کیا گیا تھا کہ

اگر کفار نے عزتیں لوٹیں یا مسجدیں گرائیں
ہم دنیا کے ہر خطے میں ان کا قتل عام کریں گے

لیکن کفار کے کئی مسجدیں گراتے اور خواتین کی مسلسل بے حرمتی کرنے کے علاوہ بالخصوص بابری مسجد کی شہادت کا اتنا بڑا حادثہ جانگداز رونما ہوا۔ مگر لشکر طیبہ کے ترجمان کے اعلان کے مطابق کون کونسے "ہر خطے" میں کفار کا قتل عام کیا گیا ہے؟ لہذا جس طرح یہ اعلان جھوٹا ثابت ہوا اسی طرح بھارت کے بعد اسرائیل کو ہدف بنانے کا اعلان بھی محض جھوٹا پراپیگنڈا اور عوام کو ورغلانے اور چندہ بٹورنے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ ورنہ اگر لشکر طیبہ کی اتنی ہی قوت اور پاور ہے تو پہلے انہیں سرینگر کو ہدف بنا کر اور بنگلہ دیش کو واپس لوٹا کر اور حسب سابق متحدہ پاکستان بنا کر اسلامیان پاکستان کا مشکور ہونا چاہیے۔ لشکر طیبہ کی مذکورہ کیفیت و صورت حال پر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا درج ذیل شعر کتنا فٹ بیٹھتا ہے۔

تو کار زمیں رانکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

لمحۂ فکریہ: امیر لشکر طیبہ کے جھوٹے پراپیگنڈا اور اس قسم کی لاف زنی افواج پاکستان کی بھی توہین و تحقیر ہے۔ کہ جو کام اور اعلان افواج پاکستان نے نہیں کیا۔ لشکر طیبہ کی طرف سے ایسے اعلانات کئے جا رہے ہیں۔ کیا لشکر طیبہ کی پاور افواج پاکستان سے بھی بڑھ کر ہے یا افواج پاکستان کی موجودگی میں اس کی کوئی ضرورت ہے؟

شاید امیر لشکر طیبہ کے اسی قسم کے اعلانات وبیانات کیلیے بڑھک بازی مجنوں کی بڑ اور شیخ چلی کی تعلی کے محاورے ضرب المثل ہیں۔

الحاصل جس طرح جہاد فی سبیل اللہ اور کفار اشرار پر غلبہ و تسلط کا جذبہ بہت عمدہ ہے۔ اسی طرح مسلمان کے لیے زبان و اخلاق کی پاکیزگی حقیقت بیانی اور سچا بول بولنا بھی بہت لازمی چیز ہے۔ بڑھک بازی مجنون کی بڑ اور شیخ چلی جیسے دعوے کسی سچے مسلمان اور ذمہ دار رہنما کے شایان شان نہیں۔ علاوہ ازیں جس طرح پست ہمتی و بزدلی قابل مذمت ہے۔ اسی طرح لاحاصل بلند بانگ دعوں پر پورا نہ اتر سکنا اور خواہ مخواہ مایوسی پھیلانا اور افواہ بازی و جھوٹا پراپیگنڈا کرنا بھی بہت سنگین جرم ہے اور پہلے تول پھر بول اور کلمو الناس علی قدر عقولھم بھی بڑی ضروری چیز ہے۔

بہر حال جو لوگ واقعی جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ صادقہ رکھتے ہیں انہیں اس میں کذب بیانی لاف زنی اور مغالطہ آفرینی و جھوٹے پراپیگنڈا کی آمیزش کر کے مخلوق خدا کو دھوکہ نہیں دینا چاہیے اور انہیں غلط تاثر دے کر ان سے چندہ بٹور کر دینی قومی امانت کو اپنی اور اپنی پارٹی کی تشہیر و نمود و نمائش اور اپنی آسائش و تکلفات پر خرچ نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ "لشکر طیبہ" کا یہ عام معمول ہے کہ ویسے تو سنی بریلوی مسلمانوں کو مشرک و بدعتی گردانتے ہیں لیکن دربدر پھر کر انہیں جہاد کے نام پر غلط تاثر دے کر ان سے چندہ بٹورتے اور آئے دن جگہ جگہ کیمپ لگا کر مانگتے پھرتے ہیں جبکہ تحریری و تقریری طور پر وعظ یہ کرتے رہتے ہیں کہ غیر اللہ سے مانگنا اور انہیں مددگار جاننا شرک ہے۔ تف ہے۔ ایسی دورنگی توحید پر جس میں شہرت و نمائش اور ذاتی و پارٹی مفادات کے لیے دوغلہ پالیسی کے تحت سادہ لوح مسلمانوں کا استحصال کیا جائے۔

خبردار۔ ہوشیار۔ احتیاط

بے شک اگر کوئی واقعی مخلص ہے اور صحیح عقیدہ و صحیح نیت رکھتا ہے تو بے شک اس کا جہاد فی سبیل اللہ بڑی نیکی و عبادت ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ۔

اس کے لاکھ سجدے بھی کام آ نہیں سکتے
عظمت محمد ﷺ سے قلب جس کا خالی ہے

اور اس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ۔

اللہ اللہ چاہے کتنا کرے
اہلسنت نہیں تو کچھ بھی نہیں
عشق حضرت نہیں تو کچھ بھی نہیں
عشق احمد نہیں تو کچھ بھی نہیں

جبکہ ڈاکٹر اقبال نے بھی یہ فرمایا ہے کہ۔

جان ایمان مغز قرآں روح دیں
ہست حب رحمۃ للعلمین

یعنی رسول اللہ ﷺ کی دل میں عظمت و ادب جان ایمان و روح عبادات ہے لہذا لشکر طیبہ کے وہابیوں کی طرح اگر کسی کے دل میں عشق رسول و عظمت حبیب نہیں تو محض جہاد وغیرہ نعرہ و دکھلاوا قابل قبول نہیں۔ یہ لوگ اپنے مجلہ "الدعوۃ" میں اپنے مردوں اور مقتولوں کے متعلق تو بار بار لکھتے ہیں کہ "وہ شفاعت کرائیں گے، ستر ستر افراد کو جنت میں لے جائیں گے لیکن رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ باطلہ رکھتے ہیں کہ ﴿ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ﴾ ﴿ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا ﴾ ﴿ میں اپنی جان تک کے بھی نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسروں کا کیا کر سکوں ﴾ ﴿ میں آپ ہی ڈرتا ہوں دوسروں کو کیا بچاؤں ﴾ ﴿ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔ (وغیرہ ذالک من الخرافات حوالہ تقویۃ الایمان)

الاعتصام (۱۷ جنوری) کی نظم "یہ آستانے" کے جواب میں

(از سید عارف محمود مجور رضوی۔ گجرات)

سب سے برے جہاں میں ہیں دوستو وہابی — دل میں ہے ان کے کینہ باطن میں ہے خرابی

ہمسر نبی کو جانیں گستاخ کس قدر ہیں — بوجہل سے ہے ان کو اک نسبتِ ترابی

• میلاد کا تو حلوہ جائز نہیں ہے لیکن — دیوالی کی پوریاں تو کھاتے ہیں یہ شتابی

• میلادِ مصطفےٰ کی محفل تو ٹھہری بدعت — توحید کیا یہی ہے "اندرا" کی ہم رکابی

مرزائے قادیاں نے پائی ہے ان سے گھٹی — قاسم نانوتوی نے مرزا کو دی ہے چابی

کھا کھا کے کوّے اندھا گنگوہی ہو گیا ہے — لکھا ہے کوّے کھانا جس نے امر ثوابی

قتیل دہلوی نے کافر کیا ہے سب کو — ہیں کفر کی مشیں کی زد پہ ولی صحابی[عہ]

• انگریز کی اطاعت ایمانِ نجدیت ہے — دیکھو بٹالوی کی لکھی ہوئی "کتابی"

• ملائے دہلوی[عہ] نے رکھی جو میم گھر میں — بدلے میں اس کے پائی جاگیر بے حسابی

اِن کا خدا ہے جھوٹا ان کا نبی ہے مردہ — ان کا ہے دین یارو نوٹوں کی بازیابی

توہینِ مصطفےٰ تو اِن کا دھرم ہے یارو — علمِ نبی گھٹانا اب بھی ہے ان کی تابی

اِن کی منافقت کی تاریخ ہے بھیانک — ان کی رگوں میں جاری ہے خونِ بے حجابی

• جب ہو مفاد اپنا بن بدعتی بھی جائیں — سب شرک جائز ٹھہرے بایامِ انتخابی

ان کے بڑوں کے چہرے بگڑے ہیں زندگی میں — منہ تک نہیں دکھاتے جب بھی مریں وہابی

شاہ احمد رضا ہو تیری تربت ریاضِ جنت — کیا خوب کر گئے ہو ان سب کی بے نقابی

مجور تیرے نشتر جینے نہ ان کو دیں گے

کیونکہ تیرے نشانے دراصل ہیں عقابی

عہ الحیات بعد الممات (نذیر حسین دہلوی)

عہ کتاب الاقتصاد ... حسین

یا اللہ جل جلالہ   ۷۸۶/۹۲   یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہوشیار اے سنی مسلمان ہوشیار

جہاد فی سبیل اللہ اور جہاد کشمیر میں مجاہدانہ کردار ادا کرنے کے لیے

سنی نوجوان متوجہ ہوں

اور جہاد کی ٹریننگ جنگی سازوسامان کے طریقہ استعمال کی تربیت

اور دیگر تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے

درج ذیل پتوں پر رابطہ قائم کریں۔

مرکزی دفتر آل جموں وکشمیر سنی جہاد کونسل والبرق مجاہدین
جامع مسجد نقشبندیہ بی بلاک ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

دفتر تحریک جہاد کوٹلی آزاد کشمیر (اکاؤنٹ نمبر ۱۔۲۹۰۹)

دفتر تحریک جہاد بزم رضویہ ۷ ۱۴/۳ اداتا نگر بادامی باغ لاہور

دفتر تحریک جہاد جامع مسجد شان مدینہ ٹینکی والی جی ٹی روڈ کامونکی ضلع گوجرانوالہ